فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن

مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن

مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات

فعولن فعولن فعولن فعولن

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن

غزلیاتِ غالب کا عروضی تجزیہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن

مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن

مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات

فعولن فعولن فعولن فعولن

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن

مصنّفہ : صغیر النّساء بیگم

نام کتاب : ________ غزلیات غالب کا عروضی تجزیہ

مصنّف : ________ صغیر النساء بیگم

مرتّب : ________ ڈاکٹر محمد نور الدین سعید

تعلیم : ________ ادیب فاضل، منشی فاضل، مدراس یونیورسٹی

وطن : ________ بنگلور

کتابت : ________ وکیل الرحمٰن ملک، محمد طاہر قاسمی

تعداد : ________ 1000

طباعت : ________ یونائیٹڈ پریس نئی دہلی

قیمت : ________ /75 روپے

سن اشاعت : ________ ستمبر 1984ء

تقسیم کار : ________ مکتبہ جامعہ، جامعہ نگر، نئی دہلی

انجمن ترقی اُردو (ہند) اُردو گھر، راؤز ایونیو، نئی دہلی

ایجوکیشنل بک ہاؤس، شمشاد مارکیٹ، علی گڑھ

الیاس ٹریڈرز، شاہ علی بنڈا روڈ، حیدر آباد

اُردو لائبریری سنٹر، سٹی مارکیٹ، بنگلور

فہرست عنوانات

فہرست غزلیات

ب

ت

ج

چ

د

ر

ز

س

ش

ع

ف

ک

گ

ل

م

ن

و

ہ

ی

●

پیش لفظ

محترمہ صغیر النساء بیگم سے میں کبھی ملا نہیں ہوں لیکن ان کی دختر نیک اختر ڈاکٹر فہمیدہ بیگم،
ڈائرکٹر ترقی اردو بیورو کی معرفت، "غزلیات غالب کا عروضی تجزیہ" کے کچھ حصے دیکھنے کا حسن اتفاق
ہوا۔ صغیر النساء بیگم چونکہ ڈاکٹر فہمیدہ بیگم کی والدہ ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بزرگ خاتون
ہوں گی لیکن اس بزرگی کے باوجود انھیں پڑھنے لکھنے اور جم کر کام کرنے کا شوق ہے۔ اگلے وقتوں
میں بعض سر پھرے مرد تو عروض بازی کے رسیا ہوتے تھے لیکن خواتین اس دشت ظلمات میں
کبھی بادیہ پیمائی کرتے ہیں۔ مصنفہ کے فرزند ارجمند ڈاکٹر محمد نور الدین سعید، استاد اردو گورنمنٹ
کالج بنگلور نے "حضرت خواجہ بندہ نواز سے منسوب دکنی رسائل" کے عنوان سے تحقیقی مقالہ لکھا
اور میسور یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری لی۔ میں نے ان سے مقالہ منگا کر دیکھا اور استفادہ
کیا۔ اس میں انھوں نے بدلائل ثابت کیا ہے کہ خواجہ بندہ نواز نے اردو میں کوئی نثری رسالہ
نہیں لکھا۔ مجھے اس سے اتفاق ہے لیکن آپ کہیں گے کہ غالب اور عروض کے سلسلے میں خواجہ
صاحب کے دکنی رسائل کہاں سے آٹپکے۔ درست فرمایا۔ میرے کہنے کا مدعا محض یہ ہے کہ ایں خانہ
تمام آفتاب است یعنی صغیر النساء بیگم صاحبہ کے گھر میں سنجیدہ علمی ماحول ہے۔

مجھ جیسے نہایت نحس اور بے رس آدمی نے ایک بار اقبال کے اردو کلام کا عروضی مطالعہ کیا
جو کسی جگہ شائع ہوا۔ ڈاکٹر فہمیدہ بیگم راوی ہیں کہ مادر مہربان نے اسے پسند کیا اور ستائش کی۔
مجھے وہم ہوتا ہے کہ اسی مضمون کو دیکھ کر آں محترمہ کو خیال آیا ہوگا کہ غالب کی غزلیات کی تقطیع
کر دی جائے۔ انھوں نے غزل کے پہلے مصرع یا پہلے شعر کا وزن لکھنے پر اکتفا نہیں کی بلکہ تمام غزلیات
کے ہر مصرع کا وزن لکھ دیا۔ اس طرح گویا پوری غزلیات غالب کا مجموعہ شائع کر دیا۔ غزل کے
وزن کی نشاندہی مفید ہو سکتی ہے لیکن ہر مصرع کی تقطیع کرنا میرے نزدیک کار زائد ہے۔ اتنی
محنت، وقت، کاغذ اور زر کے صرفے کی کیا ضرورت تھی۔ بہر حال وہ اگر تفصیل سے محنت کرنے
کی قائل ہیں تو میں اعتراض کرنے والا کون؟ میں تو زیادہ سے زیادہ یہ مطالبہ کر سکتا ہوں کہ وہ
مقدمے میں نشاندہی کر دیں کہ انھوں نے دیوانِ غالب کے کس نسخے کو پیش نظر رکھا ہے کیونکہ

مختلف ایڈیشنوں میں بعض الفاظ میں تھوڑا سا اختلاف ملتا ہے۔

اردو کے مشہور شعراء کے کلام میں سب سے ٹیڑھا وزن غالب کی ذیل کی غزل میں ملتا ہے

آ کہ مری جان کو قرار نہیں ہے

جو شخص عروض میں بالکل گنا اور رچا نہ ہو وہ اس غزل کا وزن نہیں بھانپ سکتا ہے۔ میں
نے بعض مدعیان عروض دانی سے اس غزل کا وزن پوچھ کر انھیں مات دی ہے۔ اس غزل کا
وزن بحر منسرح میں ہے۔

مفتعلن فاعلات مفتعلن فع (یا فاع)

یہ اردو کے مشہور وزن مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات کا قصر ہے۔ اسی سے ملتا جلتا
بحر بسیط مطوی کا وزن مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن ہے۔ بسیط میں تحدید یہ ہے کہ فاعلن کی
جگہ فاعلات نہیں آسکتا جب کہ منسرح میں جائز ہے۔ غالب نے مختصر کیے ہوئے وزن کو گھر
سے استعمال نہیں کیا۔ میری رائے میں تو چوپٹ کر دیا ہے۔ میں فاعلات کے بعد وقفہ پسند کرتا
دیکھیے انشا نے ایسا کر کے وزن کو نہ صرف قابل فہم بلکہ مترنم بنا دیا۔

کوئی نہیں آس پاس خوف نہیں کچھ ہوتے ہو کیوں بے حواس خوف نہیں کچھ

اگر کوئی دوسرے رکن فاعلات کی ت کو متحرک کر کے اگلے رکن کے شروع میں ملا دے تو
جائز ہے۔ فارسی میں اس کی مثالیں ملتی ہیں لیکن اردو کی حد تک میں اسے پھوہڑ پن کہوں گا
غالب نے کتاب دیکھ لی، ترنم کا تقاضا نظر انداز، بلکہ گوش انداز کر دیا۔ محبوب
سے خطاب اور اس وزن میں، معلوم ہوتا ہے کہ کوئی درس نظامی سے فارغ التحصیل
ادھیڑ عمر کا فرنگی محلی مولوی اپنی محبوبہ کو بلا رہا ہے۔

آ کہ مری جان کو قرار نہیں ہے

کوئی کھلنڈرا تو محبوبہ کو اس معیار الاشعاری وزن میں پر چائے گا نہیں۔ بہر حال یہ
یہ دیکھ کر پھڑک اٹھا کہ صغیر النساء صاحبہ نے اس کا واک وزن کو صحیح صحیح طریقے حل کر دیا۔

بحر مجتث کا مشہور وزن ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

اس کا طویل تر وزن ہے مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن لیکن اردو میں عام طور

مستعمل نہیں۔ غالب کی دو غزلیات اس وزن میں ہیں۔

عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہیں ہم آگے

حذر کرو مرے دل سے کہ اس میں آگ دبی ہے

بحر الفصاحت میں نجم الغنی نے پہلی غزل کے ساتھ عجب ستم کیا ہے۔ انھوں نے اس کے تین شعر لکھ کر اسے بحر ہزج مثمن مقبوض سالم

مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن

سے ناپ دیا اس کے آگے لکھتے ہیں

اس کی تقطیع بحر مجتث مخبون میں بھی ہو سکتی ہے۔

میں عرض کرتا ہوں کہ ان کی تقطیع صرف بحر مجتث مخبون میں ہونی چاہیے ان کے منقول میں تینوں شعروں کی تقطیع دونوں اوزان میں ممکن ہے لیکن انھیں پوری غزل دیکھنی چاہیے تھی۔ ذیل کے تین مصرعوں کے بارے میں وہ کیا کہیں گے۔

وگرنہ ہم بھی اٹھاتے تھے لذت ستم آگے

کہ اس کے در پہ پہنچتے ہیں نامہ برسے ہم آگے

یہ عمر بھر جو پریشانیاں اٹھائی ہیں ہم نے

ان مصرعوں کی تقطیع کب بحر ہزج کے وزن مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن میں ہو سکتی ہے۔ دوسرے رکن مفاعیلن کا تقاضا کہاں پورا ہوتا ہے یہاں مجتث کا فعلاتن ہی آسکتا ہے۔ کسی نظم یا غزل کا وزن اس کے دو چار مصرعوں کو دیکھ کر متعین نہیں کیا جا سکتا بلکہ تمام مصرعوں کو ملحوظ کر کے ایسا وزن دریافت کرنا ہوتا ہے جس پر ہر مصرع تولا جا سکے اس طرح یہ غزل بحر مجتث ہی میں ہے، ہزج میں نہیں۔ فاضل مصنف نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے۔

انھوں نے مختلف غزلوں کی تقطیع میں یہ دو وزن لکھے ہیں۔

عـ۱ بحر الفصاحت ص ۱۸۴ راجہ رام کی بکڈپو لکھنؤ سنہ ندارد

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

ان دونوں کے آخری رکن کو فاعلان کیوں کیا جائے، فاعلات کیوں نہیں۔ سالم وزن کا آخری رکن فاعلاتن ہے اس سے فاعلات اخذ کرنا سامنے کی بات ہے ظاہراً صغیر النساء صاحبہ نے بحر الفصاحت کو سامنے رکھا ہے جس میں دونوں اوزان کا آخری رکن فاعلان لکھا ہے لیکن میرے سامنے عروض کی چند دوسری کتابیں ہیں یعنی قواعد العروض از قدر بلگرامی، چراغ سخن از یاس یگانہ اور جوہر العروض از جوہر مرادآبادی۔ ان تینوں میں آخری رکن "فاعلات" لکھا ہے۔ ان میں اول الذکر دونوں کتابیں مستند ہیں اس طرح میری رائے میں فاعلات ہی مرجح ہے۔ روم کے مولوی صاحب نے بھی تو کہا تھا۔

من نہ دانم فاعلاتن فاعلات

ختم کلام پر میں کہوں گا کہ جناب مصنفہ عروض میں کامل اور طاق ہیں۔ انھوں نے غالب کی جملہ غزلوں کی تقطیع کر کے عروض میں تھوڑا دخل رکھنے والوں کو سہولت فراہم کی ہے ہو سکتا ہے وہ اسے پڑھ کر اور مصرعوں کی تقطیع پر انگلی پھیر کر عروض میں اور زیادہ درک و دخل پا جائیں۔ یہی اس کتاب کی افادیت ہے۔

حیدرآباد — دستخط

۵/ مئی ۱۹۸۴ء — گیان چند

کتاب کے بارے میں

فن عروض کا حاصل کرنا آسان بھی ہے اور مشکل بھی۔ آسان اس معنی میں کہ اس کی بنیاد زبان کے فطری اصولوں پر ہے اور مشکل اس معنی میں کہ اس میں کئی باریکیاں اور نزاکتیں ہیں جن پر دسترس حاصل کرنے کے لیے مشق اور مناسبت دونوں درکار ہیں۔ گذشتہ چند برسوں سے عروض کی مرکزی اہمیت اور فن شاعری سے اس کے تعلق کے بارے میں احساس عام ہو چلا ہے۔ یہ صورتِ حال بہت خوش آئند ہے، کیونکہ مغربی تعلیم اور بعض غلط ادبی نظریات کے زیرِ اثر ہم لوگ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ ہمارا عروض از کار رفتہ اور غیر ضروری ہے۔ اس غلط فہمی نے شاعری اور شاعروں دونوں کو نقصان پہنچایا۔ ہمارے کلاسیکی شعرا کی بہت سی خوبیاں اس لیے پردۂ خفا میں رہ گئیں کہ ہم لوگ ان کے کلام کا عروضی تجزیہ کرنے سے قاصر تھے۔ اس پس منظر میں دیکھیں تو جناب صغیر النساء بیگم کی زیرِ نظر تصنیف غیر معمولی اہمیت کی حامل نظر آتی ہے۔ غالب ہمارے سب سے بڑے شاعر ہیں، اور ان کے فن و فکر دونوں نے ان کے بعد تمام نسلوں کو متاثر کیا ہے۔ لہٰذا غالب کی غزلوں کا عروضی تجزیہ ایک ایسی ضروری کارگذاری تھی جس کو انجام دینے کے لیے جناب صغیر النساء بیگم ہم سب کے شکریے کی مستحق ہیں۔

جناب صغیر النساء بیگم کو عروض پر کامل دستگاہ ہے۔ انھوں نے غالب کے اشعار کی بحروں کے تعین کے سلسلے میں پوری مہارت کا ثبوت دیا ہے۔ ممکن ہے ان کی بعض رایوں اور فیصلوں سے ہم اتفاق نہ کریں لیکن اس میں کوئی کلام نہیں کہ ان رایوں اور فیصلوں کو بعض مستند اساتذہ کی پشت پناہی حاصل ہے۔ انھوں نے عروض کے اصولوں کو بڑی سختی سے برتا ہے اور ان تمام چیزوں کو اپنی توجہ کے دائرے میں منضبط کیا ہے جنھیں ہم آسانی کی خاطر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ تقطیع کرنے کا جو طریقہ انھوں نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے وہ کلاسیکی کتابوں میں بیان کیے ہوئے طریقوں کے علی الرغم خاصا آسان ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کی پذیرائی علمی اور طالب علمانہ، دونوں حلقوں میں یکساں ہوگی۔

نئی دہلی ۲۰ ستمبر ۱۹۸۴ء

شمس الرحمٰن فاروقی

ڈاکٹر م۔ ن۔ سعید

فن عروض

چند بنیادی باتیں

عروض آہنگ شعر کے متعین کرنے کے نظام اور قواعد کا نام ہے۔ یہ فن وہ مسلمہ سانچے فراہم کرتا ہے جن پر ہر شعر کا آہنگ ڈھال کر موزوں بنایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ وہ کسوٹی ہے جس پر ہر شعر کے آہنگ کو پرکھا جاتا ہے۔

عروض شعر کا تیکنیکی معیار متعین کرتا ہے۔ جب تک شعر آہنگ کے اعتبار سے مسلمہ معیار پر پورا نہیں اترتا، تیکنیکی نقطۂ نظر سے اسے شعر تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ شعر میں بنیادی اہمیت لَے یا آہنگ کو حاصل ہے۔ یہی لَے یا آہنگ ہی شعر کی پہچان ہے اور اس کا امتیازی وصف و لازمہ بھی۔ یہی آہنگ اسے نثر سے ممتاز کرتا ہے اور شعر میں کہی ہوئی بات کی تاثیر کو دوچند کرتا ہے۔

کارکردگی کے اعتبار سے عروض اس طریقہ ہائے کار کا نظام ہے۔ جس کے ذریعہ شعر کا آہنگ دریافت کیا جاتا ہے۔ اور اس کی موزونیت و ناموزونیت کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ اس کی پہچان کے لیے ماہرینِ عروض نے نظامِ عروض کو ایسے ترازو سے تشبیہ دی ہے جس کے ایک پلڑے میں شعر اور دوسرے میں مقررہ اوزان رکھے گئے ہوں اگر دونوں میں پوری پوری مطابقت ہو تو شعر موزوں ہے۔ اگر اس کے خلاف ہو تو ناموزوں اور ساقطِ وزن ہے۔

بحر

ان خاص الفاظ کو کہتے ہیں، جن پر شعر کو تولا اور جانچا جاتا ہے کہ شعر کا وزن ٹھیک ہے یا نہیں۔ بحر کو وزن بھی کہتے ہیں۔

بحر جتنی اچھی ہوگی شعر میں اتنی ہی موسیقیت اور ترنم زیادہ ہوگا۔ مگر بعض بحروں میں یہ خوبی نہیں اس لیے وہ مقبول و مروج نہیں۔

ارکانِ بحر

بحر جن اجزا سے بنتی ہے، ان کو ارکان اور اس کے ہر حصہ کو رکن کہتے ہیں۔ ارکان کو افاعیل امثال اور اوزان بھی کہتے ہیں۔

بنیادی وزن فَعَلْ ہے۔ اس میں بعض حروف اضافہ کر کے دس اوزان وضع کیے گئے ہیں ان سب کو ملا کر ارکان افاعیل بھی کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

	رکن	خانے	
۱	فعولن	فَ عُ وْ | لُ نْ	ان دونوں کو پانچ حرفی ارکان کہا جاتا ہے
۲	فاعلن	فَ اْ | عِ لُ نْ	
۳	مفاعیلن	مُ فَ اْ | عِ یْ | لُ نْ	ان آٹھ ارکان کو سات حرفی ارکان کہا جاتا ہے۔
۴	مفعولات	مَ فْ | عُ | وْ | لَ اْ تُ	
۵	فاعلاتن	فَ اْ | عِ لَ اْ | تُ نْ	
۶	فاع لاتن	فَ اْ عِ | لَ اْ | تُ نْ	
۷	مستفعلن	مُ سْ | تَ فْ | عِ لُ نْ	
۸	مس تفع لن	مُ سْ | تَ فْ عِ | لُ نْ	
۹	متفاعلن	مُ تَ | فَ اْ | عِ لُ نْ	
۱۰	مفاعلتن	مُ فَ اْ | عِ لَ | تُ نْ	

چونکہ چوکور خانوں میں اوزان کے حروف کو الگ الگ لکھا گیا ہے اس لیے اس کی وضاحت ضروری ہے۔

۱۔ چوکور خانوں کے ہر حرف پر کوئی نہ کوئی علامت ہے۔ جیسے

زَبر، زِیر، پیش، جزم

i۔ جن حروف پر زبر، زیر اور پیش ہے ان کو متحرک کہتے ہیں۔

ii۔ جن حروف پر جزم ہے ان کا نام ساکن ہے۔

۲۔ چوکور خانوں میں حروف کی تقسیم دو طریقوں سے کی گئی ہے۔

i۔ بعض خانوں میں دو حروف ہیں۔

ii۔ بعض خانوں میں تین حروف ہیں۔

i۔ دو حروف والے لفظ کو "سبب" کہتے ہیں۔

(الف) اگر کسی سبب میں پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو اسے سبب خفیف کہتے ہیں جیسے

لُنْ۔ لُ نْ ، گُلْ۔ گُ۔ لْ

فَاْ۔ فَ اْ ، دَبْ۔ دَ بْ

(ب) اگر کسی سبب میں دونوں حروف متحرک ہوں تو اسے سبب ثقیل کہا جاتا ہے۔

متفا۔ مُ۔ تَ۔فَ اْ ، سرِرہ۔ سَ رِ رَہ

سبب ثقیل صرف ترکیب کے ساتھ آتا ہے۔

ii۔ تین حرفی لفظ کو "وتد" کہتے ہیں۔

(۱) اگر کسی وتد میں پہلے دو حرف متحرک اور تیسرا ساکن ہو تو اسے وتد مجموع کہا جاتا ہے۔ جیسے

فعو۔ فَ عُ۔ وْ ، قلم۔ قَ لَ مْ

علن۔ عِ لُ نْ ، جگر۔ جِ گَ رْ

(ب) اگر پہلا اور تیسرا حرف متحرک اور درمیانی حرف ساکن ہو تو اسے وتد مفروق کہتے ہیں جیسے

فاعلن۔ فَ اْ عِ لُ ن ذکرِ رب ذِ کْ رِ رَب

فاعلا۔ فَ اْ عِ لَ اْ جاہِ حب جَ اْ ہِ حَ ب

وتدِ مفروق کسی ترکیب یعنے اضافت سے جوڑے گئے دو الفاظ میں ہی آتا ہے۔

اوپر کی مثالوں سے چند باتیں سامنے آتی ہیں۔

(۱) وزن کے رکن میں جتنے حروف ہیں، مقابل دیے ہوئے لفظ میں بھی اتنے ہی حروف ہیں۔

(۲) ساکن حرف کے مقابل میں ساکن حرف ہی آیا ہے

(۳) متحرک حرف کے مقابل متحرک حرف ہی آیا ہے

خواہ زبر کے مقابل پیش آئے

یا

زیر کے مقابل زبر آئے

یا

پیش کے مقابل زبر آئے

لیکن ضروری ہے کہ متحرک حرف کے مقابل متحرک ہی آئے۔

بحریں

ایک شعر الفاظ کا خوش آہنگ مجموعہ ہوتا ہے۔ اوپر دیے ہوئے اوزان وہ ٹکڑے ہیں جن کو الگ چار چار کبھی تین تین جوڑنے سے یہ آہنگ حاصل ہوتا ہے۔ وزن کے ٹکڑوں کو الگ الگ ڈھنگ سے جوڑ کر ان کو الگ نام دیے گئے ہیں جنھیں بحریں کہا جاتا ہے۔ مثلاً

مفاعیلن کے چار چار ٹکڑے جوڑ کر دو حصے بنائے گئے ہیں۔

(۱) مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن (۲) مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن

غالب کا ایک شعر ہے سے

(۱) اسد بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے (۲) تو مشق ناز کر خون دو عالم میری گردن پر

غالب کا یہ شعر کھلی ہوئی شکل میں اس طرح آتا ہے

(۱) مَ فَ اَ عِ ی لُ نْ اَ سَ دْ بِ سْ مِ لْ اسد بسمل	مَ فَ اَ عِ ی لُ نْ ہَ کِ سْ اَ نْ دَا ہے کس اندا	مَ فَ اَ عِ ی لُ نْ زِ کَ اَ قَ اَ تِ لْ زکا قاتل	مَ فَ اَ عِ ی لُ نْ سَ کَ ہْ تَ اَ ہَے سے کہتا ہے
(۲) مَ فَ اَ عِ ی لُ نْ تُ مَ شْ قِ نَا تو مشق نا	مَ فَ اَ عِ ی لُ نْ زْ کَ رْ خُ نِ دُو زکر خونِ	مَ فَ اَ عِ ی لُ نْ دُ عَ اَ لَ مْ مِ ے دو عالم مے	مَ فَ اَ عِ ی لُ نْ رِ گَ رْ دَ نْ پَ رْ ری گردن پر

دوسرے الفاظ میں اوزان کا یہ مجموعہ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

غالب کے ان الفاظ کے مجموعے یعنی

اسد بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے   تو مشق ناز کر خون دو عالم میری گردن پر

سے پوری پوری مطابقت رکھتا ہے۔

اوزان اور شعر کے الفاظ میں

(۱) متحرک حرف کے مقابل متحرک حرف آیا ہے۔

(۲) ساکن حرف کے مقابل ساکن حرف آیا ہے۔

(۳) شعر کے تمام الفاظ وزنوں کے آٹھ الفاظ میں برابر برابر تقسیم ہو گئے ہیں۔ اس لیے شعر موزوں ہے۔

اوپر کے شعر میں "مفاعیلن" آٹھ بار آیا ہے جب۔ کوئی اوزان آٹھ آٹھ بار یا چھ چھ بار خاص آہنگ پیدا کرتے ہیں تو سب کو ملا کر بحر کہتے ہیں۔

دیوان غالب میں کل نو بحریں استعمال ہوئی ہیں۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

بحر کا نام	وزن
بحر رمل۔	فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن ÷ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن
بحر ہزج۔	مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن ÷ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن
بحر رجز۔	مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن ÷ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن
بحر متقارب۔	فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ فعولن ÷ فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ فعولن
بحر مضارع۔	مفاعیلن۔ فاع لاتن مفاعیلن۔ فاع لاتن ÷ مفاعیلن۔ فاع لاتن مفاعیلن۔ فاع لاتن
بحر مجتث۔	مس تفع لن، فاعلاتن۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن ÷ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔
بحر مقتضب۔	مفعولات۔ مستفعلن۔ مفعولات۔ مستفعلن ÷ مفعولات۔ مستفعلن۔ مفعولات۔ مستفعلن
بحر منسرح	مستفعلن۔ مفعولات۔ مستفعلن۔ مفعولات ÷ مستفعلن۔ مفعولات۔ مستفعلن۔ مفعولات
بحر خفیف	فاعلاتن۔ مس تفع لن فاعلاتن ÷ فاعلاتن مس تفع لن۔ فاعلاتن۔

اوپر کی پہلی چار بحروں میں ایک ہی وزن آٹھ بار آیا ہے۔ ان بحروں کو جن میں ایک ہی وزن کی تکرار ہو مفرد بحر کہتے ہیں۔

پانچ سے لے کر آٹھویں بحر تک دو مختلف اوزان ساتھ ساتھ چار چار بار آئے ہیں۔ نویں بحر میں "فاعلاتن" چار بار اور مس تفع لن دو بار آیا ہے۔ جب کبھی بحر میں ایک سے زیادہ مختلف وزن ساتھ ساتھ آئیں تو ایسی بحر کو مرکب بحر کہتے ہیں۔ پانچ سے نو تک تمام بحریں مرکب بحریں ہیں۔

اگر کسی بحر میں آٹھ فقرے ہوں تو اسے مثمن کہتے ہیں۔ ایک تا آٹھ بحریں مثمن ہیں۔

کسی بحر میں چھ وزن ہوں تو ا ۔ مسدس کہتے ہیں۔ نویں بحر مسدس الاصل ہے۔

زحاف

اوپر بحروں کی جو شکلیں دی گئی ہیں وہ اصلی شکلیں ہیں۔ ان میں سے کسی ایک بحر کے آہنگ میں کوئی شعر کہا جائے تو کہتے ہیں کہ یہ شعر اس بحر میں کہا گیا ہے۔ مثلاً ؎

ہمہ ناامیدی ہمہ بدگمانی	میں دل ہوں فریب وفاخوردگاں کا
فعولن۔فعولن۔فعولن۔فعولن	فعولن۔فعولن۔ فعولن۔فعولن

یہ شعر بحر متقارب میں کہا گیا ہے اس میں وزن کی شکل "فعولن" اصلی حالت میں موجود ہے۔ یہ شعر سالم بحر میں ہے۔

کبھی کبھی شعر کا آہنگ ۔ سالم بحر سے پوری طرح مطابق نہیں ہوتا۔ جیسے اس شعر میں ؎

پلا ساقیا مجھ کو جام شراب	وہ پانی کہ ہو جس میں موتی کی آب
فعولن۔فعولن۔فعولن۔فعولن	فعولن۔فعولن۔ فعولن۔فعولن

اس شعر کے آہنگ میں مصرعوں کے آخری رکن فعولن کے "ن" کے لیے گنجائش ہی نہیں ہے اس طرح فعولن اپنی اصلی شکل کھو کر صرف "فعول" کی شکل میں باقی رہ گیا ہے۔ فعولن کی اس بدلی ہوئی شکل کو ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں کہ اس بحر میں "زحاف" آیا ہے۔ یعنی رکن کی اصلی شکل بدل گئی ہے۔ جس بحر میں وزن کی تبدیلی سے زحاف آیا ہو۔ اس بحر کو مزاحف بحر کہتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں رکن میں کسی قسم کی تبدیلی کو زحاف کہا جاتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ زحاف کی ضرورت کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سالم بحریں محدود تعداد میں ہیں۔ شعر کے لیے جو مختلف آہنگ استعمال ہوتے ہیں اتنے زیادہ ہیں کہ صرف سالم بحروں میں سما نہیں سکتے۔ اس لیے بحر کو شعر کے آہنگ کے مطابق کرنے کے لیے اوزان میں تبدیلی کر لی جاتی ہے۔

اوزان میں تبدیلی من مانے طور پر نہیں کی جاتی۔ ارکان کی تبدیلی کے لیے چند قاعدے مقرر ہیں۔ ہر رکن میں جب کوئی خاص تبدیلی کی جاتی ہے تو اس تبدیلی کو ایک خاص نام بھی دیا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل مصنف نے آگے دی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مصنّف

میں نے غزلیات غالب کے عروضی تجزیے کا خاکہ ۱۹۴۱ء میں بنایا تھا بحروار غزلوں کو تقسیم کر لینے کے بعد صرف مصرع اول کی تقطیع کی تھی، مگر اس کی طباعت کی طرف توجہ نہ دی گئی، مسودہ یوں ہی پڑا رہا، ضرورت مند طالب العلم کبھی کبھی اس کے مطالعے سے فائدہ اٹھا لیتے اور خوش ہو جاتے۔ اپنی ملازمت سے سبک دوشی کے بعد خیال آیا کہ کیوں نہ غزلوں کے تمام اشعار کا عروضی تجزیہ کر دیا جائے، تاکہ طالب العلم اور فن عروض کے شائقین غزلوں کی بحروں کے ساتھ ساتھ اس کی مزاحف صورتوں سے بھی بھرپور واقفیت حاصل کر لیں، اور عہد جدید میں اس فن سے کسی حد تک جو بے اعتنائی برتی جا رہی ہے، ممکن ہے وہ دور ہو جائے۔

میرے دونوں بچوں ڈاکٹر فہمیدہ اور ڈاکٹر نورالدین سعید نے بھی اس خیال کی تائید کی لہٰذا میں نے یہ کام ۱۹۷۹ء میں مکمل کر لیا، اتفاق بات ہی سمجھیے کہ ادھر مسودہ مکمل ہو گیا، ادھر کرناٹک اردو اکیڈمی نے پہلی مرتبہ کرناٹک کے اردو ادیبوں اور شاعروں کی کتابوں کی اشاعت کے لیے مالی اعانت کا اشتہار نکالا میں نے مسودہ شامل کر دیا جیسے ہی کتاب کی منظوری اور مالی امداد کی اطلاع اکیڈمی کے ممبروں کو ہوئی، بعض فاضل اراکین نے اس کتاب کی اشاعت کے خلاف مہم سی شروع کر دی۔ میری بچی ڈاکٹر فہمیدہ بیگم صدر اکیڈمی پر اخباروں کے ذریعہ اقربا نوازی کے بیجا الزامات لگانے شروع کر دیے، ریاستی اکیڈمی جو علم و ادب کی پرورش گاہ ہوتی ہے، اس کے اس رویے نے

مجھے خاصہ دکھ پہنچایا۔

دوسرا اس سے زیادہ جان کاہ واقعہ یہ ہوا کہ اس ہنگامے کے دوران اکیڈمی کے ایک فاضل رکن اور سابق وزیر اس کتاب کا مسودہ بہ غرض مطالعہ یا بہ غرض تجسس دفتر سے لے گئے، پھر شب و روز یاد دہانی اور ان کے در پر جبہہ سائی کرنے کے باوجود مسودہ نہ لوٹایا۔ وہ مسودہ اب تک ان کی ملکیت بنا ہوا ہے، حج بیت اللہ کو جانے سے پہلے آخری بار بھر کوشش کی گئی، کہ مسودہ حاصل ہو جائے، لیکن اس بندہ خدا کو توفیق نہ ہوئی کہ امانت لوٹائی جاتے۔

فن عروض سے واقف حضرات جانتے ہیں کہ یہ کتنے دماغ سوزی کا کام ہے اور وہ بھی پوری غزلیات کا عروضی تجزیہ۔ بہر حال میں نے بچوں کے اصرار پر از سر نو تمام غزلیات کے تجزیے کا کام شروع کیا اور شب و روز کی محنت شاقہ کے بعد اسے پورا کر لیا، خدا کا شکر ہے کہ یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

میری نہایت ایمان دارانہ کوشش رہی ہے کہ اس کتاب میں بحروں کی تحلیل سے لے کر حرکات تک پورا متن ہر طرح کی فروگذاشت سے پاک ہو، تاہم اس امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا، کہ کہیں کہیں کوئی غلطی غیر ارادی طور پر جگہ پا گئی ہو، کتاب کا بے عیب ہونا چونکہ میری خواہش ہے اس لیے کسی قسم کی کمزوری میرے علم میں لائی گئی تو میں بہت شکر گذار ہوں گی اور دوسرے ایڈیشن کے موقع پر اس پر غور کیا جائے گا۔

آخر میں مجھے اپنی لخت جگر ڈاکٹر فہمیدہ اور نور نظر محمد نور الدین سعید کا ذکر کرنا ہے جن کی مسلسل اصرار اور حوصلہ افزائی نے بہتر برس کی پیرانہ سالی میں میری روح کو گرمائے رکھا اور یہ کام تکمیل پر پہنچا، کتاب کی ترتیب میں سعید نے میرا بہت ہاتھ بٹایا اور فہمیدہ نے کتابت و طباعت کے سلسلے میں بہت سی مشکلیں صبر کے ساتھ برداشت کیں، مولا ان بچوں کو سعادت دارین سے نوازے۔

میں ڈاکٹر گیان چند جین اور جناب شمس الرحمان فاروقی کی شکر گزار ہوں جنھوں نے کتاب کے کئی صفحے ملاحظہ فرمانے کی زحمت اٹھائی، اپنا قیمتی وقت اس کام کے لیے صرف کیا، اور اپنی موقر رائے عنایت فرمائی۔

صغیر النساء بیگم۔ نئی دلی ستمبر ۱۹۸۴ء

مقدمہ

ابتدا میں غزلیات غالب کا عروضی تجزیہ صرف اپنے شوق کی خاطر کیا تھا، مگر عروض کے میدان میں ایسے کام کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر زیادہ تفصیل سے کام کرنے کا فیصلہ کیا جس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ایسا تفصیلی کام عروض کے میدان میں نظر سے نہیں گزرا، ایک لحا[ظ] سے یہ عروضی تجربہ اپنی نوعیت کا پہلا تجربہ ہی سمجھنا چاہیے اس کا ایک اور سبب یہ بھی رہا کہ گذشتہ دہوں میں ادب میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، شعر عروضی پابندی سے آزا[د] اور آزاد سے نثر نما ہو گیا ہے، شعر کے اس سفر میں عروض جیسا سست قدم رفیق گرد و غبار میں اٹ کر بہت پیچھے رہ گیا ہے، اگر نیا شعر عروض کی رفاقت کو گوارا نہیں کرتا تو یہ اس کے اختیار اور مرضی کی بات ہے، لیکن یہی رجحان کلاسیکی شعر کی موسیقی، اس کے آہنگ اور اس کے صوتی رچاؤ کے شعور پر خاک ڈالنے کی جسارت کرنے لگے تو میرا خیال ہے کہ ہمارے ادب اور اس کی جمالیاتی قدروں کا بڑا نقصان ہوگا، چنانچہ اس شعور کی آبیاری کرنے اور فن عروض کو اس کا حقیقی مقام برقرار رکھنے کے لیے میں نے غالب کا سہارا لیا ہے۔ کیوں کہ مانوس شعر سے عروض تک پہنچنا نامانوس عروض سے شعر تک پہنچنے سے زیادہ دلچسپ، مفید اور آسان ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں فن عروض کی چند مبادیات کو بھی شامل کر لیا گیا ہے نہ صرف شامل کیا۔ بلکہ اسلوب بیان میں بھی احتیاط برتی ہے، ثقیل الفاظ اور خاص خاص اصطلاحات سے پرہیز بھی کیا ہے، اور مسلسل بیان کی جگہ بحری محرکات فراہم کی گئی ہیں، تاکہ عروض کی تفہیم میں آسانی ہو، عروضی تجزیے میں سالم بحروں کے تجزیے کو مزاحف بحروں کے

برابر کا درجہ دیا گیا ہے، ماہرین عروض کی نظر میں یہ تکرار غیر ضروری ہے لیکن اس عمل کے پیچھے یہی خیال کار فرما ہے، کہ مبتدی کو فن عروض کی تفہیم میں بڑی مدد ملے گی،

مجھے یہ خوش فہمی بھی ہے کہ میری یہ ناچیز تصنیف عروض غالب کے تفصیلی مطالعہ میں مدد دے گی میں نے محض غزلیات کے عروضی تجزیے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ غزلیات غالب کے مکمل عروضی اعداد و شمار بھی فراہم کر دیے ہیں، ان سے بہ یک نظر یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے، کہ غالب کی سب سے پسندیدہ بحریں کون سی ہیں۔ کس مزاج کی غزلیں کن بحروں میں کہی گئی ہیں۔ آیا غالب کے کلام نے بحروں کے مزاج کو متاثر کیا ہے، کس خاص بحر میں کتنی غزلیں کہی گئی ہیں، اور کس خاص بحر میں کس قدر اشعار کہے گئے ہیں، اشاریے اور فہرستوں میں یہ اہتمام کیا گیا ہے، کہ کسی بھی غزل یا بحر کی نشان دہی فوراً ہو سکے، غرض مجموعی طور پر ہر ممکن پہلو سے کتاب کو مفید بنانے کی کوشش کی گئی ہے،

ہماری کلاسیکی شاعری نے عروض کو بجا طور پر شعر کا ایک اہم جز تصور کیا اور اسی قدر سنجیدگی سے اسے برتا بھی ہے، مواد، فکر اور فلسفے کے نقطۂ نظر سے اردو شاعری میں بتدریج ارتقا ہوا، لیکن ہر مرحلے پر اس کی قدر مشترک عروض ہی رہی ہے، عروضی رچاؤ نے اردو شعر کو اس کے اولین دور سے ہی جو وزن، وقار ٹھہراؤ اور استحکام بخشا ہے اس کی وجہ سے صدیوں پرانے شعر اور جدید شعر میں شاید ہی فصل زمانی نظر آتا ہو، جیسا کہ صرف پچیس سال پہلے کی نثر اور موجودہ نثر میں واضح فرق ہے موزونیت اور ناموزونیت کی بحث سے قطع نظر شاعری کے تسلسل اور ترنم کو برقرار رکھنے میں عروض نے جو کام کیا ہے، اس کی وقعت کبھی گھٹائی نہیں جا سکتی عروض اس کے سوا اور کیا ہے، کہ شعر کے متعدد آہنگوں کو تحریری صورت میں متعین کرنے کا ہنر ہے بحریں دراصل حروف علت اور حروف صحیح کے مرکبات کی وہ مختلف صورتیں ہیں، جو آپسی ربط سے متعدد آہنگ پیدا کرتی ہیں، اور یہ آہنگ شعر کے الفاظ کے ساتھ مل کر دھیمے پن، زور و شدت، شکوہ جلال، نرم روی اور روانی وغیرہ کی کیفیات کو متحرک کرنے میں مدد کرتی ہیں، ہماری شاعری میں بعض بحریں مخصوص موضوعات کے لیے جو مختص کی ہوئی ملتی ہیں، وہ اسی عروضی شعور کا نتیجہ ہیں، مثلاً مثنوی کے لیے بحر متقارب اور رباعی کے لیے بحر ہزج کی، اس طرح نثر یا شعر کی موسیقیت کا معاملہ پہلے سے طے کر لیا گیا ہے۔

ہماری مسلمہ کلاسیکی شاعری کے ہاں فن عروض کی پختگی دیکھتے ہوئے اعتراف کرنا [illegible] ہے، کہ انھوں نے کس قدر جگر کاوی کی ہوگی ان کے کلام کی عروضی خوبیاں محض اتفاق نہیں [illegible] ہے، بلکہ اس کے پیچھے برسوں کی محنت اور غور و فکر کار فرما ہے، غالب کا بھی یہی حال [illegible] غالب مفکر، شاعر، جدت پسند اور صاحب اسلوب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک [illegible] ماہر عروض بھی تھے، ان کی غزلیات کے مکمل تجزیے کم سے کم یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے [illegible] بحروں کے انتخاب میں بھی غالب نے اپنے وقت پسند مزاج کا ثبوت دیا ہے [illegible] اردو کی سب سے معروف بحر، بحر رمل کا استعمال ان کے ہاں سب بحروں سے زیا[illegible] ہے، اس کے ساتھ ہی بحر مضارع جیسی ثقیل بحر تقریباً اسی قدر استعمال ہوتی ہے، [illegible] سے زیادہ غزلیں جو سالم بحریں لکھی گئی ہیں، وہ ہزج میں ملتی ہیں، اس بحر میں انھوں نے مثمن [illegible] مسدس بحروں کے "۵۳" غزلیں لکھی ہیں، جن میں "۲۴" سالم ہیں، ایک ہی وزن میں لکھی جا[illegible] والی سب سے زیادہ غزلوں میں، بحر مضارع، مکفوف، محذوف یا مقصور کا ذکر ضروری [illegible] جس میں انھوں نے "۴۶" غزلیں لکھی ہیں، بحر رمل میں انھوں نے کل "۸۴" غزلیں کہی [illegible] جن میں "۲۶" غزلیں رمل مثمن محذوف یا مقصور میں ہیں، بحر رمل مثمن مخبون کے سا[illegible] آنے والے زحافات مخبون مقصور، مخبون محذوف، ابتر، اور ابتر مسبغ کو اگر ایک [illegible] وزن شمار کر لیا جائے تو اس میں کل "۳۰" غزلیں ہیں،

"غزلیات غالب درج ذیل نو بحروں میں کہی گئی ہیں"

رمل، مضارع، ہزج، مجتث، مقتضب، خفیف، متقارب، منسرح اور رجز ہیں [illegible] غزلیات کے علاوہ ان کا باقی کلام قصیدہ، قطعہ، رباعی، سہرا وغیرہ وہ سب انھیں بحرو[illegible] میں لکھا گیا ہے،

ان سب بحروں کی تفصیل حسب ذیل ہے،

۱۔ بحر رمل۔ اصلی ارکان۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن غالب نے بحر رمل میں سب سے زیادہ غزلیں کہی ہیں، ان کے کلام کا ایک تہائی۔ سے زیادہ حصہ اسی بحر میں ہے،

رمل کی مثمن بحریں انھوں نے "۴۷" اور مسدس بحریں ۹۰ غزلیں کہی ہیں۔

مثمن بحریں

(۱) بحرِ رمل مثمن محذوف - فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن،
(۲) بحرِ رمل مثمن محذوف یا مقصور - فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن/فاعلان،
(۳) بحرِ رمل مثمن مخبون، محذوف، مخبون مقصور، محذوف مقطوع مخبون مسکن مقصور
فاعلاتن، فعلاتن، فعلاتن، فَعِلُنْ، فَعْلُنْ، فِعلان، فعْلان
(۴) بحرِ رمل مثمن مشکول، فَعِلاَت، فاعلاتن، فَعِلاَت، فاعلاتن

مسدس بحریں

(۱) بحرِ رمل مسدس محذوف/محذوف یا مقصور - فاعلاتن، فاعلاتن فاعلن/فاعلان / ۴ غزلیں
(۲) بحرِ رمل مسدس مخبون محذوف، مخبون مقصور، محذوف مقطوع، مخبون مسکن مقصور/ ۶ غزلیں

۲ بحرِ مضارع

اصلی ارکان مفاعیلن، فاع لاتن، مفاعیلن، فاع لاتن
غالبؔ نے بحرِ رمل کے بعد اس بحر میں سب سے زیادہ غزلیں یعنی ۷۰ کہی ہیں اس بحر میں ان کے کہے ہوئے اشعار کی تعداد "۳۶۸" ہے جو کل اشعار "۱۴۵۶" کا چوتھائی حصّہ ہے یہ بحر تقریباً تمام تر زحافات اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور کے ساتھ ہی استعمال ہوتی ہے،

(۱) بحرِ مضارع مثمن اخرب، مفعول، فاع لاتن، مفعول، فاع لاتن -
(۲) بحرِ مضارع، اخرب، مکفوف مقصور/ محذوف/ محذوف یا مقصور
مفعول، فاع لاتُ، مفاعیلُ، فاع لن / فَاعِ لان

۳- بحرِ ہزج

اصلی ارکان، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن،
غالبؔ کی پسندیدہ بحروں میں بحرِ ہزج کا درجہ تیسرا ہے، اس بحر میں غالب کی

کل "۵۳" غزلیں ملتی ہیں، اشعار کے اعتبار سے اس بحر میں "۲۸۹" اشعار ہیں جو کل ا
کا ⅕ حصّہ بنتے ہیں، قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ سالم بحروں میں کہی ہوئی غالبؔ کی سب
زیادہ غزلیں اسی بحر میں ملتی ہیں،

مثمن بحریں

(۱) بحرِ ہزج سالم، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن،
(۲) بحرِ ہزج اخرب - مفعول مفاعیلن، مفعول، مفاعیلن
(۳) بحرِ ہزج اخرب، مکفوف مقصور، مفعول مَفَاعِیل، مَفَاعِیلُ، فعولن/فعولان

مسدس بحریں

(۱) بحرِ ہزج مسدس محذوف یا مقصور - مفاعیلن، مفاعیلن، فعولن/فعولان
(۲) بحرِ ہزج مسدس - اخرب، محذوف، مقبوض، اشتر -
مفعول، مفاعلن، فعولن، مفعول، فاعلن، فعولن
اخرب، مقبوض، محذوف، اخرب، اشتر، محذوف

۴- بحرِ مجتث

اصلی ارکان، مستفعلن، فاع لاتن، مستفعلن، فاع لاتن
بحرِ مجتث میں کل ۲۳ غزلیں ہیں، اور اس میں کل اشعار غزلیات کا ⅒ حصّہ ہیں
"۱۴۵۶"/ ۱۴۰ - سب غزلیں زحاف مخبون کے ساتھ کہی گئی ہیں، اور ضمنی زحاف، مخبون
مقصور، مخبون محذوف، محذوف مقطوع اور مخبون مسکن مقصور ایک ایک سے لے کر چار
چار تک آتے ہیں،

(۱) مجتث مثمن مخبون - مفاعلن، فعلاتن، مفاعلن، فعلاتن
(۲) مجتث مثمن مخبون، مخبون محذوف/ مخبون مقصور/ ابتر/ ابتر مسبغ

۵۔ بحر خفیف

اصل ارکان۔ فاعلاتن، مستفعلن، فاعلاتن

یہ بحر مسدس الاصل ہے اردو شعرا نے اسے تمام طور پر مزاحف میں استعمال کیا ہے، بنیادی زحاف مخبون کے علاوہ اس میں ضمنی زحاف مخبون مقصور، مخبون محذوف، ابتر اور ابتر مسبغ بھی آئے ہیں کسی ایک ہی غزل میں ان زحافات کا جمع کرنا جائز ہے، اس بحر میں غالب کی نو غزلیں ملتی ہیں۔ یہ سب کی سب نہایت ہی رواں اور مقبول غزلیں ہیں، اور اس بحر کی کم از کم '۵'، غزلیں گائی گئی ہیں،

۶۔ متقارب

اصلی ارکان، فعولن، فعولن، فعولن، فعولن

تمام غزلیں سالم ہیں، اور اس بحر میں صرف ۳ غزلیں ہیں

۷۔ بحر رجز

اصلی ارکان. مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن

اس بحر میں بھی غالب کی صرف '۲' غزلیں ہیں اور دونوں ردیف نون. میں ہیں، اور زحافات مخبون، مطوی اور مخبون کے ساتھ آتی ہیں،

(۱) رجز۔ مخبون، مطوی اور مخبون مذال کے ساتھ آئی ہیں۔

مفتعلن مفاعلن، مفتعلن، مفاعلن / مفاعیلان

۸۔ بحر منسرح

اصلی ارکان. مستفعلن، مفعولات، مستفعلن، مفعولات

اس بحر میں غالب کی صرف ایک ہی غزل ہے جس کا مطلع ہے

گر میری جان کو قرار نہیں ہے۔ طاقت بیداد انتظار نہیں ہے

بحر منسرح مثمن مطوی منحور۔ مفتعلن فاعلات، مفتعلن فع

۹۔ بحر مقتضب

ماہرین عروض نے غزلیات غالب کے بحروں کا ذکر کرتے ہوئے اکثر اس بحر کو ان کے استعمال شدہ بحروں میں شمار نہیں کیا ہے، عروضیوں نے اس بحر میں کہی ہوئی غزلوں کو بحر ہزج مثمن اشتر میں شامل کر لیا ہے، حالانکہ ان کی تین غزلیں بحر مقتضب میں ہیں،

(۱) سید مبارک علی نے "عروض اور غالب"۔ "شاعر اور غالب" نمبر صفحہ۔ ۱۹۱ - ۹۴ پر فرمایا ہے،

"مجموعی طور پر مرزا غالب کے اردو دیوان میں آٹھ بحریں ملتی ہیں، جو سالم اور مزاحف صورتوں میں ہیں، ان آٹھ بحروں میں چار بحریں مفرد ہیں اور چار مرکب۔ ہزج۔ رمل۔ متقارب مفرد ہیں۔ اور مضارع مجتث، خفیف اور منسرح مرکب ہیں"

"ہزج مثمن اشتر میں صرف دو غزلیں نظر آتی ہیں۔ یہ دونوں بہت ہی عمدہ غزلیں ہیں اس بحر میں لطیف نغمگی ملتی ہے"

(۲) علامہ اخلاق دہلوی نے بھی "فن شاعری" میں مذکورہ بحر میں کہی ہوئی غزلوں کا شمار ہزج مثمن اشتر میں کیا ہے،

بحر مقتضب کے ذکر میں اسی کتاب کے ۱۴۸ صفحہ پر فرماتے ہیں، "اردو میں یہ وزن مروج و مقبول نہیں ہے"

اور بحر ہزج مثمن اشتر کے ذکر میں صفحہ "۷۶" پر تقطیع کے لیے مشق نمبر "۴" میں یہ تین اشعار پیش کیے ہیں،

(۱) عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا۔ درد کی دوا پائی درد لادوا پایا

(۲) دوست دار دشمن ہے اعتماد دل معلوم۔ آہ بے اثر دیکھی نالہ نارسا پایا

(۳) ذکر اس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا۔ بن گیا رقیب آخر جو تھا رازداں اپنا

پہلا شعر تو ہزج اشتر کے وزن پر ٹھیک آسکتا ہے، لیکن دوسرے شعر کی تقطیع کرتے ہوئے وزن میں تبدیلی ہو جاتی ہے، فاعلن، مفاعیلن، فاعلن، مفاعیلن

دوست دا	ر دشمن ہے	اعتما	د دل معلوم	مسبغ
فاعلن	مفاعیلن	فاعلن	مفاعیلن	مفاعیلان۔

اس تقطیع میں م کے لیے جگہ نہیں اور عروضی قاعدے کے مطابق شاید سالم رکن میں تسبیغ لانا ٹھیک نہیں، تقطیع غزل کے تمام اشعار کو لے کر کی جائے تو ٹھیک ہے ورنہ غلطی کا احتمال ہو سکتا ہے،

اب اسی مصرعے کو مقتضب کے وزن میں لیجیے،

دوست دار	دشمن ہے	اعتماد	دل معلوم
فاعلات	مفعولن	فاعلات	مفعولان

چونکہ مفعولن مزاحف رکن ہے، اس میں تسبیغ لایا جا سکتا ہے اور ارکان ٹھیک ہیں

(۳) محمد عبدالرؤف صاحب عشرت نے بھی شاعری کی دوسری کتاب میں ہزج مثمن کی تشریح کرتے ہوئے اسی بحر کا یہ شعر پیش کیا ہے،

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا - درد کی دوا پائی دردِ لادوا پایا

ویسے یہ شعر ہزج مثمن اشتر میں بھی ٹھیک ہو سکتا ہے،

(۴) نجم الغنی صاحب نے اپنی کتاب بحرالفصاحت کے صفحہ ۲۴۱، ۲۴۰ پر مذکورہ دونوں بحروں کے سلسلہ میں کئی شاعروں کے اشعار کی تقطیع کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"بحر مقتضب، مثمن، مطوی، مقطوع۔ فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

پھر غالب کے دو اشعار پیش کیے ہیں:-

"عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا - درد کی دوا پائی دردِ لادوا پایا

غالب کا یہ شعر ہزج مثمن اشتر میں بھی ٹھیک آتا ہے

"مگر خیال رہے کہ مقتضب مثمن مطوی، مقطوع میں کبھی مفتعلن مطوی ہو کر یعنی مفتعلن بن کر اور کبھی سالم بھی آ جاتا ہے، اور یہی ہزج مثمن اشتر اور بحر مقتضب مطوی مقطوع میں باعث تمیز ہے"

پھر مہری شیرازی کے شعر کی تقطیع کرتے ہوئے دونوں بحروں کا فرق ثابت کیا ہے، اسی سلسلہ میں خان آرزو نے شیخ علی حزیں کے اشعار پر جو بحر ہزج اشتر کے بنائے گئے ہیں اعتراض کا ذکر کرنے کے بعد آخری فیصلہ کیا ہے،

"مابہ الامتیاز بحر ہزج مثمن اشتر اور بحر مقتضب مثمن مطوی مقطوع میں مفتعلن مطوی و مفتعلان مطوی مسبغ وغیرہ کا آ جانا ہے"

اگرچہ ان دونوں بحروں کے ارکان الگ الگ ہیں، لیکن دونوں کے اوزان میں کبھی کبھ
یکسانیت آ جاتی ہے، اور زحافات کی وجہ سے تغیر ہو جاتا ہے اس لیے غزل کے تمام اشع
کی تقطیع کر لی جائے تو یہ مشکل رفع ہو جاتی ہے،

غرض مذکورہ بالا بیانات کی روشنی میں واضح ہو گیا کہ غالب کی غزلیات "۸" بحروں مے
نہیں "۹" بحروں میں کہی گئی ہیں اور نویں بحر ہے مقتضب جس میں تین غزلیں اور کل ۱۸ اشع
ہیں اپنے اسی فیصلہ کے مطابق میں نے ان تین غزلوں کا عروضی تجزیہ کیا ہے اور اس تجز
کے مطابق ان تین غزلوں کو بحر مقتضب میں کہی ہوئی غزلیں ثابت کیا لہٰذا غزلیات غالب
کل نو بحروں میں کہی گئی ہیں۔ آٹھ بحروں میں نہیں۔

میں نے عروضی تجزیہ کے لیے دیوان غالب مرتبہ مالک رام والا نسخہ پیش نظر رکھا ہے
لہٰذا غزلوں کی ترتیب تجزیہ میں اسی کے مطابق ملے گی۔

تقطیع اور اس کا طریقہ

عروض میں تقطیع اس عمل کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ شعر کے آہنگ کو مقررہ بحر کے آہنگ پر پرکھا جاتا ہے۔ تقطیع کے ذریعے یہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا شعر کا آہنگ بحر کے آہنگ سے پوری پوری مطابقت رکھتا ہے یا نہیں۔ دوسرے الفاظ میں کسی بحر میں حروف اور حرکات کا جو صوتی مقدار ہے کیا شعر کے حروف و حرکات کی صوتی مقدار بھی اسی قدر اور اسی ترتیب سے آئی ہے۔ اگر بحر اور شعر کے حروف و حرکات کی آپسی صوتی مقدار سو فی صدی برابر ہے تو شعر عروضی نقطۂ نظر سے صحیح ہے۔ اگر شعر کے حروف و حرکات میں کمی یا اضافہ ہو گیا ہے تو ایسے شعر کو ساقط وزن یا وزن سے گرا ہوا کہتے ہیں۔ یقیناً ایسے شعر کا آہنگ بگڑا ہوا ہوتا ہے۔

یہ شعر دیکھیے۔

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالبؔ — تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں

یہ شعر بحر متقارب میں ہے جس کا وزن یہ ہے۔

فعولن۔ فعولن فعولن۔ فعولن — فعولن۔ فعولن فعولن فعولن

اس شعر میں جس قدر حروف اور حرکات ہیں۔ اسی قدر حروف اور حرکات بحر متقارب کے وزن میں بھی ہیں۔ ان حروف اور حرکات کو الگ الگ کر کے دیکھنے سے یہ بات زیادہ واضح ہو جائے گی۔

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالبؔ

بَ نَ اْ کَ رْ	فَ قِ یْ رُ وْ	کَ اَ ہَ مْ بھے	سْ غَ اْ لِ بْ
فَ عُ وْ لُ نْ	فَ عُ وْ لُ نْ	فَ عُ وْ لُ نْ	فَ عُ وْ لُ نْ

تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں

تَ مَ اْ شَ اْ	ئے اَ ہْ لِ ئے؟	کَ رَ مْ دَ ئے	کھْ تَ ئے ھَ ئے ں
فَ عُ وْ لُ نْ	فَ عُ وْ لُ نْ	فَ عُ وْ لُ نْ	فَ عُ وْ لُ نْ

اس تقطیع سے ظاہر ہے کہ غالب کے شعر میں جس قدر حروف اور حرکات ہیں، بالکل اسی قدر
کے وزن میں بھی ہیں اس لیے غالب کا یہ شعر صحیح اور عروض کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے۔ لیکن یہ
سچ ہے کہ اس شعر کے بعض حروف شمار نہیں کیے گئے ہیں۔ مثلاً شعر کے پہلے مصرعہ کے دوسر
رکن میں "فقیروں" کی "ں" اور تیسرے رکن میں لفظ "کا" کی الف شمار سے باہر ہو گئی ہے۔ دوسر
مصرعے میں اسی طرح چوتھے رکن میں "ہیں" کا نونِ غنہ شمار نہیں کیا گیا۔ ان سب حرفوں پر ما کا
لگا یا گیا ہے یعنی یہ حروف شمار سے خارج کر دیے گئے ہیں۔ آخر کیوں؟

اس کے علاوہ بعض حروف پر سوالیہ نشان لگا ہے۔ "بھیس" کے "س" پر "اہل" کے بعد ایک
بڑھا دی گئی ہے جو لکھنے میں نہیں آتی۔ اہلِ کرم لکھتے ہیں نہ کہ "اہلے" اسی طرح "دیکھتے" کی کھ ساکن پڑھ
جاتی ہے نہ کہ "دیکھتے" آخر یہ املا کا فرق کیسے ہو گیا؟

اوپر جو سوالات پوچھے گئے ہیں ان کا جواب ہمیں تقطیع کے اصولوں میں ملتا ہے۔ ان اصولوں
رہ نمائی کے بغیر نہ صحیح تقطیع کرنا ممکن ہے اور نہ شعر کی بحر کی صحیح صحیح نشاندہی کرنا ہی ممکن ہے۔ تقطیع
یہ اصول حسب ذیل ہیں۔

تقطیع کے اصول

۱۔ تقطیع میں ساکن حرف کے مقابل ساکن اور متحرک حرف کے مقابل متحرک لایا جاتا ہے۔ حرکات
میں زبر، زیر اور پیش میں امتیاز نہیں کیا جاتا۔ حرف پر کوئی بھی حرکت ہو کافی ہے۔ البتہ ساکن حرف
مقابل ساکن حرف ہی لایا جاتا ہے یعنی جس پر جزم کی علامت ہو۔

۲۔ تقطیع میں شعر کے الفاظ کے معنے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ الفاظ ایسے بے معنی ٹکڑوں میں
دیے جا سکتے ہیں جو بحر کے ارکان میں برابر تقسیم ہو سکیں۔

۳۔ تقطیع کے دوران

i بعض حروف شمار نہیں کیے جاتے

ii بعض حروف دو دو شمار کیے جاتے ہیں۔ iii بعض حرکات حروف شمار کی جاتی ہیں۔

۱۷۔ بعض ساکن حروف متحرک کر لیے جاتے ہیں۔
۷۔ بعض متحرک حروف ساکن بنا لیے جاتے ہیں۔
ان سب کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

i۔ حروف جو شمار نہیں کیے جاتے

اِن حروف کو مکتوبی حروف یا غیر ملفوظی حروف کہتے ہیں۔ یہ لکھے جاتے ہیں اور پڑھے نہیں جاتے۔ اس لیے تقطیع میں گر جاتے ہیں۔ یہ حروف حسب ذیل ہیں۔

(الف) لفظ کے آخر میں آنے والی ہائے ہوّز۔ جیسے رفتہ۔ پیوستہ۔ جامہ۔ نامہ۔ قرینہ وغیرہ۔
(ب) لفظ کے درمیان آنے والی واؤ معدولہ جیسے خواہش۔ خویش۔ خوددار۔ خواری وغیرہ
(ج) دو الفاظ کو ملانے والی واؤ عاطفہ اگر مختصر ادا ہو رہی ہو جیسے ملک و مال۔ شور و شر وغیرہ
(د) عربی الفاظ کا الف جو پڑھنے میں نہ آئے جیسے بالکل۔ بالفرض۔ بالمثل۔ بالفصل وغیرہ
(ہ) عربی الفاظ کا الف لام بھی جو پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے عبدالرشید وغیرہ
(و) عربی الفاظ کی ی اور الف بھی جو نہیں پڑھی جاتی جیسے فی الوقت۔ فی الواقع وغیرہ
(ز) خالص اُردو کے الفاظ جیسے کیا۔ نیولا۔ پیار۔ کیوں۔ کی "ی" شمار نہیں ہوتی۔
(ح) اُردو الفاظ کا نونِ غُنّہ جو اپنے پہلے حرف میں مل گیا ہو شمار نہیں ہوتا۔ جیسے بھنور۔ کنواں۔ بندھا وغیرہ۔
(ط) خالص اردو کا وہ نونِ غنہ بھی شمار نہیں ہوتا جو کسی حرفِ علت یعنی واؤ۔ الف اور ی کے بعد آئے جیسے آنچ۔ اندھیرا۔ کہیں۔ ہیں۔ گونگا۔ جھونکا وغیرہ
(ی) اُردو فارسی کے بعض الفاظ کے حروفِ علت شعر میں اپنی مخصوص نشست یا اپنی خفیف یا طویل ادائیگی کے اعتبار سے کبھی شمار ہوتے ہیں اور کبھی گرا دیے جاتے ہیں۔ ان کے بارے میں اوپر کی صورتوں کی طرح کوئی کلیّہ وضع نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔
(الف) ۱۔ الف سے شروع ہونے والا کوئی لفظ شعر کے درمیان ہو اور اس سے پہلے کوئی ساکن حرف ہو تو ایسا الف گرایا جا سکتا ہے اور اس کی حرکت پہلے والے ساکن حرف کو دے دی جاتی ہے جیسے
'پُرافشاں'

تیر بھی سینۂ بسمل سے پر افشاں نکلا

یہاں افشاں کا الف گر گیا اور پر کی ر متحرک ہو گئی ہے۔
۲۔ اردو کے حروف تشبیہ جیسے کا۔ سا۔ جیسا اور ضمائر جیسے میرا۔ تیرا۔ تمھارا وغیرہ آخری الف بھی ضرورت پر گرایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اسماء اور افعال کا آخری حرفِ الف بھی شعری ضرورت پر گرایا جا سکتا ہے۔
(واؤ) اردو کے الفاظ جیسے دیکھو، بولو، جو، سو، تو، اور تُو، جگنو وغیرہ کی مجہول اور معروف واؤ بھی ضرورتاً گرائی جا سکتی ہے۔
(ی) اسی طرح اردو کے الفاظ جیسے ہے۔ کے۔ تھے۔ نے سے اور کسی، جیسی، ویسی، ہوتی۔ دھوتی وغیرہ کی مجہول اور معروف "ی" بھی ضرورتاً گرائی جا سکتی ہے۔ لفظ اگر "یں" یا "وں" پر ختم ہو رہا ہو تو یہ حروف بھی گرائے جا سکتے ہیں جیسے وہیں۔ نہیں۔ یہیں کی "یں" اور آنکھوں، نظروں وغیرہ کا نونِ غنہ۔
(ک) عروضیوں نے اردو کی ہکار آوازوں جیسے بھ پھ تھ ٹھ اور اسی قبیل کی باقی آٹھ آوازوں کو ہمیشہ دو آوازیں شمار کیا ہے۔ چنانچہ وہ "ھ" کو الگ کر دیتے ہیں اور تقطیع میں "شمار" نہیں کرتے۔ تقطیع کرتے ہوئے وہ گھر، ادھر، بھر وغیرہ کو گر، ادر اور بر لکھتے ہیں۔ یہ طریقہ بے وجہ اردو عروض کا اپنی حیثیت کی نفی کرنے کے برابر ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ حروف کو تقطیع کے دوران ان کی اصل اور صحیح صورت میں یعنی گھ، دھ اور بھ وغیرہ میں لکھا جائے اور انھیں ایک حرف شمار کیا جائے۔

ii حروف جو لکھے نہیں جاتے لیکن شمار کیے جاتے ہیں۔

ایسے حروف کو ملفوظی یا غیر مکتوبی کہا جاتا ہے۔ ان حروف میں سے بعض حرف ایک بار لکھے جاتے ہیں اور انھیں دو شمار کیا جاتا ہے کیونکہ پڑھنے میں وہ دو بار ادا ہوتے ہیں یہ حروف حسب ذیل ہیں۔
(الف) جن حروف پر تشدید ہوتی ہے وہ دو بار پڑھے جاتے ہیں جیسے شدّت (شددت) ان کو دو حروف شمار کیا جاتا ہے۔ پہلے حرف کو ساکن اور دوسرے کو متحرک۔
(ب) جو الف ممدودہ کسی لفظ میں آتی ہے اسے بھی دو حرفی شمار کرتے ہیں جیسے آم (ا ا م) یہاں پہلے حرف کو متحرک اور دوسرے کو ساکن شمار کرتے ہیں۔

iii حرکات جو حروف شمار کی جاتی ہیں

بعض حرکات اپنی ادائیگی کی طوالت کے باعث ایک مکمل حرف کا رتبہ اختیار کر لیتی ہیں اور تقطیع میں پورا حرف شمار ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ تنوین الف سمیت یا بغیر الف کے پورا ایک حرف شمار

ہوتی ہیں۔ یہ سب حرکات حسب ذیل ہیں۔

(الف) اضافت کی علامت یعنی زیر جب خوب کھینچ کر پڑھی جائے تو اسے ایک ساکن حرف شمار کرتے ہیں۔ جیسے نورِ نظر۔ (نورے نظر) لختِ جگر (لختے جگر)

(ب) جس واؤ پر ہمزہ ہوتا ہے وہ ایک پورے حرف کا رتبہ رکھتا ہے اور متحرک واؤ شمار ہوتا ہے جیسے چاؤش (چاؤوش)

(ج) خالص اردو کے جن الفاظ میں ی پر ہمزہ ہوتا ہے وہ متحرک "ی" شمار ہوتی ہے جیسے کئی (کِ ی ی)

(د) عربی الفاظ کی تنوین یعنی دو زبر/ دو زیر/ دو پیش ایک ساکن حرفِ نون شمار ہوتی ہے جیسے فوراً (فوران) صمٌ بکمٌ (صمم بکمم) نسلٍ (نسلین)

۱۷۔ ساکن حروف جو متحرک بن جاتے ہیں

تقطیع کا بنیادی فعل چوں کہ شعری آہنگ کا تعین کرتا ہے اس لیے تقطیع کے دوران لفظ کے معنے پر توجہ نہیں دی جاتی۔ عام طور پر لفظ کے ٹکڑے کرنے کے علاوہ متحرک حروف ساکن اور ساکن حروف متحرک کر لیے جاتے ہیں تاکہ شعر کے الفاظ اور حرف بحر کے ارکان کے حروف سے مطابقت اختیار کر سکیں۔ یہ تبدیلیاں حسب ذیل طریقے سے عمل میں آتی ہیں۔

۱۔ جب کسی لفظ کے آخر میں دو ساکن ساتھ ساتھ آجائیں تو پہلا حرف ساکن ہی رہتا ہے لیکن دوسرا متحرک ہو جاتا ہے۔ اوپر دیے ہوئے مصرعہ

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب

میں "بھیس" کی 'س' اس لیے متحرک ہو گئی ہے کہ وہ ساکن حرف کے بعد آتی ہے۔

۲۔ جب کسی لفظ کے آخر میں بیک وقت تین ساکن حرف آجائیں تو پہلا ساکن حرف برقرار رہتا ہے دوسرا متحرک ہو جاتا ہے اور تیسرا گر جاتا ہے یعنی ادا نہیں ہوتا اور تقطیع میں شمار نہیں ہوتا جیسے دوست، نشست، راست وغیرہ کی 'ت' گر جاتی ہے۔ مصرعہ "تو دوست کسی کا بھی ستم گر نہ ہوا تھا" میں "دوست" کا تلفظ "دوس" ہے

۳۔ اگر مصرعہ کے آخر میں تین تین ساکن جمع ہو جائیں تو پہلا ساکن برقرار رہتا ہے اور دوسرا اور تیسرا دونوں گر جاتے ہیں۔ یا دوسرا ساکن زحاف کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جیسے

آمدِ خط سے ہوا ہے سرد جو بازارِ دوست۔

"ست" گر گیا ہے اور مصرعہ "دو" پر ختم ہو گیا ہے۔ اگر دوست کے 'س' کو مصرعہ میں شامل رکھنا چاہیں تو 'فاعلن' 'فاعلان' سے بدل جاتا ہے۔

۱۸ متحرک حروف جو ساکن بن جاتے ہیں

کبھی کبھی شعر کا متحرک حرف، رکن کے ساکن حرف کے مقابل میں آجاتے ہیں تو از خود ساکن بن جاتا ہے۔ مثلاً یہ مصرعہ

تم نے بات نہ مانی میری۔

فعلن۔ فعلن۔ فعلن۔ فعلن کے وزن پر ہے۔ اس میں "بات" میں دو ساکن آنے کی وجہ سے 'ت' متحرک ہو گئی اور اس نے فَعْلُنْ کے "ن" پر ڈ کو کھینچ لیا جس سے متحرک "ن" ساکن "ن" سے بدل گیا۔

تقطیع پر عبور حاصل کرنے کے لیے تمام بحروں اور ان کے متعلقہ زحافات کا اچھی طرح ذہن نشین کر رکھنا بے حد ضروری ہے۔ بحریں اور زحافات ذہن میں نقش ہوں تبھی کسی شعر پر یکے بعد دیگرے کسی ممکن بحر کو آزمایا جا سکتا ہے اور جستجو سے صحیح بحر اور زحافات کی نشاندہی کی جا سکتی ہے اس کے علاوہ دوران تقطیع گرنے والے حروف کا بھی بھرپور علم ہونا چاہیے۔ اور یہ بھی کہ کن حالات میں ساکن متحرک اور متحرک ساکن بن جاتا ہے ورنہ ایک حرف کی کمی بیشی یا اس کی حیثیت سے ناعلمی صحیح بحر کی نشان دہی میں رکاوٹ ثابت ہوتی ہے۔

بہر حال تقطیع کی مشق ہی عروض کی جان ہے۔ لگاتار مشق کرتے رہنے سے عروض کے نکات و غوامض پر بھی عبور ہو جاتا ہے اور اس فن میں کامل مہارت پیدا ہو جاتی ہے۔

غزلوں کی بحروار فہرست

۱- بحرِ رمل کی مزاحف بحریں

کل بحریں: ۸۴ — کل اشعار: ۵۱۹

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
			ا مثمن بحریں	
			۱- بحرِ رمل مثمن محذوف	
			فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن	
۱	۱	۱۶	نالۂ دل میں شب اندازِ اثر نایاب تھا	
۲	۲	۲۹	قطرۂ مے بس کہ حیرت سے نفس پرور ہوا	۷
۳	۳	۴۰	شب کہ وہ مجلس فروزِ خلوتِ ناموس تھا	۲
۴	۴	۷۵	جادۂ رہ خور کو وقتِ شام ہے تارِ شعاع	۴
۵	۵	۹۱	رحم سے کھل جاؤ بہ وقتِ مے پرستی ایک دن	۵
۶	۶	۹۵	برشگالِ گریۂ عاشق ہے دیکھا چاہیے	۲
۷	۷	۱۰۴	ہوگئی ہے غیر کی شیریں زبانی کارگر	۱
۸	۸	۱۴۷	رحم کر ظالم کہ کیا بودِ چراغِ کشتہ ہے	۲

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعۂ اول	تعدادِ اشعار
۹	۹	۱۴۸	چشمِ خوباں خامشی میں بھی نوا پرواز ہے	۳
۱۰	۱۰	۲۰۱	کیوں نہ ہو چشمِ بُتاں محوِ تغافل کیوں نہ ہو	۳
۱۱	۱۱	۲۰۳	دیکھ کر در پردہ گرمِ دامن افشانی مجھے	۹
۱۲	۱۲	۲۰۴	یاد ہے شادی میں بھی ہنگامۂ یارب مجھے	۵
۱۳	۱۳	۲۲۱	کوہ کے ہوں بارِ خاطر گر صدا ہو جائیے	۲
۱۴	۱۴	۲۲۴	آمدِ سیلاب طوفانِ صدائے آب ہے	۲
				۴۸

۲۔ بحرِ رمل مثمن مشکول

فَعِلاتُ، فاعلاتن، فعلات۔ فاعلاتن

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعۂ اول	تعدادِ اشعار
۱۵	۱	۲۱	یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا	۱۱
۱۶	۲	۱۶۹	جو نہ نقدِ داغِ دل کی کرے شعلہ پاسبانی	۳
				۱۴

۳۔ بحرِ رمل مثمن محذوف یا مقصور

فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن/فاعلان

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعۂ اول	تعدادِ اشعار
۱۷	۱	۱	نقش فریادی ہے کس کی شوخیٔ تحریر کا	

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعۂ اول	تعدادِ اشعار
۱۸	۲	۵	دل مرا سوزِ نہاں سے بے محابا جل گیا	۶
۱۹	۳	۱۴	بزمِ شاہنشاہ میں اشعار کا دفتر کھلا	۱۰
۲۰	۴	۱۵	شب کہ برقِ سوزِ دل سے زہرۂ ابر آب تھا	۸
۲۱	۵	۱۹	شب خمارِ شوقِ ساقی رستخیز اندازہ تھا	۵
۲۲	۶	۲۰	دوست غمخواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا	۷
۲۳	۷	۲۶	گر نہ اندوہِ شبِ فرقت بیاں ہو جائے گا	۷
۲۴	۸	۴۳	رشک کہتا ہے کہ اس کا غیر سے اخلاص حیف	۶
۲۵	۹	۵۴	آمدِ خط سے ہوا ہے سرد جو بازارِ دوست	۱۱
۲۶	۱۱	۷۸	زخم پر چھڑکیں کہاں طفلانِ بے پروا نمک	۷
۲۷	۱۲	۸۲	غم نہیں ہوتا ہے آزادوں کو بیش از یک نفس	۵
۲۸	۱۳	۸۸	آبرو کیا خاک اس گل کی کہ گلشن میں نہیں	۱۱
۲۹	۱۴	۱۰۶	دل لگا کر لگ گیا ان کو بھی تنہا بیٹھنا	۲
۳۰	۱۵	۱۱۲	سب کہاں، کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں	۱۶
۳۱	۱۶	۱۲۸	رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو	۳
۳۲	۱۷	۱۴۰	درد سے میرے ہے تجھ کو بے قراری ہائے ہائے	۱۲
۳۳	۱۸	۱۴۴	ایک جا حرفِ وفا لکھا تھا وہ بھی مٹ گیا	۷
۳۴	۱۹	۱۵۴	دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجائے ہے	۱۰
۳۵	۲۰	۱۵۸	سادگی پہ اس کی مرجانے کی حسرت دل میں ہے	۷
۳۶	۲۱	۱۷۴	پا بہ دامن ہو رہا ہوں بسکہ میں صحرا نورد	۳

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۳۷	۲۲	۱۹۳	چاک کی خواہش اگر وحشت بہ عریانی کرے	۵
۳۸	۲۳	۲۰۸	لاغر اتنا ہوں کہ گر تو بزم میں جا دے مجھے	۴
۳۹	۲۴	۲۱۲	نشہ ہا شاداب رنگ و ساز ہا مستِ طرب	۲
۴۰	۲۵	۲۱۳	عرضِ نازِ شوخیِ دنداں برائے خندہ ہے	۴
۴۱	۲۶	۲۱۴	حسنِ بے پروا خریدارِ متاعِ جلوہ ہے	۲
				۱۶۵

۴- بحر رمل مثمن مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر

فاعلاتن، فعِلاتن، فعِلاتن، فعْلُنْ

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۴۲	۱	۳۲	گھر ہمارا جو نہ روتے بھی تو ویراں ہوتا	۳
۴۳	۲	۴۵	سرمۂ مفت نظر ہوں مری قیمت کیا ہے	۲
۴۴	۳	۱۵۱	زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب	۱
۴۵	۴	۱۵۷	اگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ غالب	۱
				۷

۵- بحر رمل مثمن مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر مخبون مقصور

فاعلاتن، فعِلاتن، فعِلاتن، فعْلُن / فعِلان

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۴۶	۱	۶	شوق ہر رنگ رقیبِ سر و ساماں نکلا	۶
۴۷	۲	۳۰	جب بہ تقریبِ سفر یار نے محمل باندھا	۴

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۴۸	۳	۱۸۵	نقشِ نازِ بتِ طنّاز بہ آغوشِ رقیب	۲
				۱۳

۶- بحر رمل مثمن مخبون، مخبون محذوف، محذوق مقطوع یا ابتر

فاعلاتن، فعِلاتن فعِلاتن، فعِلن / فعْلُن

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۴۹	۱	۹	دہر میں نقشِ وفا وجہِ تسلّی نہ ہوا	۷
۵۰	۳	۱۳۶	گھر میں تھا کیا کہ ترا غم اسے غارت کرتا	۱
۵۱	۴	۱۷۱	نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلی نہ سہی	۷
				۱۵

۷- بحر رمل مثمن، مخبون، مخبون مقصور

فاعلاتن، فعِلاتن، فعِلاتن فعِلان

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۵۲	۱	۷۰	وسعتِ سعیِ کرم دیکھ کہ سر تا سرِ خاک	۲
				۲

۸- بحر رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع یا ابتر مخبون مسکن مقصور یا ابتر مسبغ

فاعلاتن ، فعِلاتن، فعِلاتن، فعْلُن / فعْلان

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۵۳	۱	۵۳	مند گئیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں غالب	۱
				۱

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
			۹۔ بحرِ رمل مثمن مخبون مخبون مقصور مخبون محذوف محذوف مقطوع یا ابتر	
			فاعلاتن ، فَعِلاتن ، فَعِلاتن ، فَعِلان / فَعِلُن / فَعْلُن	
۵[illegible]	۱	۴۹	عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا	۱۰
۵[illegible]	۲	۵۰	پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب	۱۲
۵[illegible]	۳	۷۳	مژدہ اے ذوقِ اسیری کہ نظر آتا ہے	۷
۵[illegible]	۴	۱۹۱	ہر قدم دوریٔ منزل ہے نمایاں مجھ سے	۱۱
۵[illegible]	۵	۱۹۲	نکتہ چیں ہے غمِ دل اس کو سنائے نہ بنے	۹
				۴۹
			۱۰۔ بحرِ رمل مثمن مخبون مخبون مقصور مخبون محذوف مخبون مسکن مقصور یا ابتر مسبغ	
			فاعلاتن ۔ فَعِلاتن ، فَعِلاتن ، فَعِلان / فَعِلُن ، فَعْلان	
۵[illegible]	۱	۱۵۵	گرمِ فریاد رکھا شکلِ نہالی نے مجھے	۴
				۴
			۱۱۔ بحرِ رمل مثمن مخبون مخبون محذوف مقطوع یا ابتر مخبون مسکن مقصور یا ابتر مسبغ	
			فاعلاتن ۔ فَعِلاتن ، فَعِلاتن ، فَعِلُن / فَعْلُن / فَعْلان	
۶[illegible]	۱	۲۳	درخورِ قہر و غضب جب کوئی ہم سا نہ ہوا	۹
۶۱	۲	۵۸	حُسنِ غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد	۹
۶[illegible]	۳	۱۲۴	وہاں پہنچ کر جو غش آتا پئے ہم ہے ہم کو	۱۱
۶[illegible]	۴	۲۱۸	باغ پاکر خفقانی یہ ڈراتا ہے مجھے	۵
				۳۴

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
			۱۲۔ بحرِ رمل مثمن مخبون مخبون مقصور محذوف مقطوع یا ابتر ، مخبون مسکن مقصور	
			فاعلاتن فَعِلاتن ، فَعِلاتن ، فَعِلان / فَعْلُن / فَعْلان	
۶۴	۱	۱۸	بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا	۹
۶۵	۲	۷۹	آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک	۷
۶۶	۳	۹۰	مہرباں ہو کے بلا لو مجھے چاہے جس وقت	۳
				۹
			۱۳۔ بحرِ رمل مثمن مخبون مخبون مقصور مخبون محذوف محذوف مقطوع یا ابتر مخبون مسکن مقطوع یا ابتر مسبغ	
			فاعلاتن ، فَعِلاتن ، فَعْلُن / فَعِلُن / فَعِلان / فَعْلان	
۶۷	۱	۳۵	وہ مری چینِ جبیں سے غمِ پنہاں سمجھا	۸
۶۸	۲	۳۷	ہوئی تاخیر تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا	۱۱
۶۹	۳	۸۷	کی وفا ہم سے تو غیر اس کو جفا کہتے ہیں	۹
۷۰	۴	۹۳	مانعِ دشت نوردی کوئی تدبیر نہیں	۷
۷۱	۴	۱۰۱	ذکر میرا بہ بدی بھی اسے منظور نہیں	۹
۷۲	۵	۱۰۲	نالہ جز حُسنِ طلب اے ستم ایجاد نہیں	۷
۷۳	۶	۱۷۶	حُسنِ مہ گرچہ بہ ہنگامِ کمال اچھا ہے	۱۰
۷۴	۷	۱۷۸	شکوے کے نام سے بے مہر خفا ہوتا ہے	۱۳
				۷۴

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
			۱۱ مسدس بحریں	
			۱۴- بحرِ رمل مسدس محذوف	
			فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن	
	۱	۱۸۱	غیر لیں محفل میں بوسے جام کے	۷
				۷
			۱۵- بحرِ رمل مسدس محذوف یا مقصور	
			فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن / فاعلان	
	۱	۴۷	جور سے باز آئیں پر باز آئیں کیا	۷
	۲	۱۶۱	کوئی دن گر زندگانی اور ہے	۶
	۳	۱۹۰	چاہیے اچھوں کو جتنا چاہیے	۷
				۲۰
			۱۶- بحرِ رمل مسدس مخبون، مخبون مقصور، محذوف مقطوع یا ابتر	
			فاعلاتن، فَعِلاتن، فَعِلان /	
	۱	۷۱	کیوں کر اس بت سے رکھوں جان عزیز	۳
				۳

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
			۱۷- بحرِ رمل مسدس مخبون، مخبون مقصور، مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر	
			فاعلاتن، فَعِلاتن، فَعِلن / فَعِلان / فَعْلُن	
۸۰	۱	۳۶	پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا	
۸۱	۳	۱۸۴	کب وہ سنتا ہے کہانی میری	
			۱۸- بحرِ رمل مسدس مخبون، مخبون مقصور، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون مسکن مقصور یا ابتر مسبغ	
			فاعلاتن، فَعِلاتن، فَعِلان / فَعْلُن / فَعْلان	
۸۲	۱	۱۰۹	تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں	
۸۳	۲	۱۴۹	عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی	
			۱۹- بحرِ رمل مسدس مخبون، مخبون مقصور، مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون مسکن مقصور یا ابتر مسبغ	
			فاعلاتن، فَعِلاتن، فَعِلن / فَعِلان / فَعْلُن / فَعْلان	
۸۴	۱	۹۶	عشق تاثیر سے نومید نہیں	

بحرِ رمل کے کل اشعار کی تعداد : ۵۱۹

۲۔ بحرِ مضارع کی مزاحف بحریں

بحرِ مرکب: اصلی ارکان، مفاعیلن، فاع لاتن، مفاعیلن، فاع لاتن، شعر میں دوبار

کل بحریں: ۵۷ کل اشعار: ۳۶۸

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
			ا۔ مثمن بحریں	
			۱۔ بحرِ مضارع مثمن، اخرب	
			مَفْعُولُ، فَاعِ لَاتُن، مَفْعُولُ، فَاعِ لَاتُن	
۸۵	۱	۳۱	میں اور بزمِ مے سے یوں تشنہ کام آؤں	۳
۸۶	۲	۱۳۸	حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی	۲
				۵
			۲۔ بحرِ مضارع مثمن اخرب، مکفوف، مقصور	
			مفعولُ، فاع لاتُ، مفاعیلُ، فاع لان	
۸۷	۱	۸۰	گر تجھ کو ہے یقینِ اجابت دعا نہ مانگ	۲
				۲

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
			۳۔ بحرِ مضارع مثمن اخرب، مکفوف، محذوف	
			مفعولُ، فاعِ لاتُ، مفاعیلُ، فاع لن	
۸۸	۱	۳۴	اک ذرّہ زمیں نہیں بے کار باغ کا	۷
۸۹	۲	۴۱	آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے	۲
۹۰	۳	۱۲۹	از مہر تا بہ ذرّہ دل و دل ہے آئینہ	۱
۹۱	۴	۱۵۳	رفتارِ عمر قطعِ رہِ اضطراب ہے	۷
۹۲	۵	۱۸۸	سیماب پشت گرمیٔ آئینہ دے ہے ہم	۲
۹۳	۶	۱۸۹	ہے وصل ہجر عالمِ تمکین و ضبط میں	۲
۹۴	۷	۲۲۲	مستی بہ ذوقِ غفلتِ ساقی ہلاک ہے	۳
۹۵	۸	۲۳۰	آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے	۷
				۳۱
			۴۔ بحرِ مضارع مثمن اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور	
			مفعولُ، فاعِ لاتُ، مفاعیلُ، فاعِ لن / فاعِ لان	
۹۶	۱	۳	جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار	۶
۹۷	۲	۷	دھمکی میں مر گیا جو نہ بابِ نبرد تھا	۷
۹۸	۳	۱۳	محرم نہیں ہے تو ہی نوا ہائے راز کا	۷
۹۹	۴	۱۷	اک ایک قطرے کا مجھے دینا پڑا حساب	۵
۱۰۰	۵	۴۲	عرضِ نیازِ عشق کے قابل نہیں رہا	۸

ر	تعداد	شمار غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
۱	۶	۴۶	غافل بہ وہمِ نازِ خود آرا ہے ورنہ یاں	۵
۱۰	۷	۵۵	گلشن میں بندوبست بہ رنگِ دگر ہے آج	۴
۱۰	۸	۵۶	لو ہم مریضِ عشق کے تیماردار ہیں	۱
۱۰	۹	۶۰	گھر جب بنالیا ترے در پر کہے بغیر	۹
۱۰	۱۰	۶۱	کیوں جل گیا نہ تابِ رخِ یار دیکھ کر	۱۲
۱۰	۱۱	۶۸	فارغ مجھے نہ جاں کہ مانند صبح مہر	۳
۱۰	۱۲	۷۷	ہیم رقیب سے نہیں کرتے وداعِ ہوش	۲
۱۰	۱۳	۸۱	ہے کس قدر ہلاکِ فریبِ گل	۹
۱۰	۱۴	۸۴	مجھ کو دیارِ غیر میں مارا وطن سے دور	۲
۱۱	۱۵	۸۵	لوں وام بختِ خُفتہ سے اک خوابِ خوش ولے	۱
۱	۱۶	۸۹	عہدے سے مدحِ ناز کے باہر نہ آسکا	۴
۱۱	۱۷	۹۲	ہم پر جفا سے ترکِ وفا کا گماں نہیں	۱۲
۱۱	۱۸	۹۸	ملتی ہے خوئے یار سے نار التہاب میں	۱۳
۱۱	۱۹	۹۹	کل کے لیے کر آج نہ خسّت شراب میں	۱۱
۱۱	۲۰	۱۰۰	حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں	۱۰
۱۱	۲۱	۱۰۳	دونوں جہاں دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا	۳
۱۱	۲۲	۱۱۱	دائم پڑا ہوا ترے در پہ نہیں ہوں میں	۸
۱۱	۲۳	۱۱۳	دیوانگی سے دوش پہ زنار بھی نہیں	۱۰
۱۱	۲۴	۱۱۹	کعبے میں جا رہا تو نہ دو طعنہ کیا کہیں	۴
۱۲	۲۵	۱۲۰	وارستہ اس سے ہیں کہ محبت ہی کیوں نہ ہو	۱۰

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعۂ اول	تعداد
۱۲۱	۲۶	۱۲۲	دھوتا ہوں جب سے پینے کو اس سیم تن کے پانو	۸
۱۲۲	۲۷	۱۲۳	واں اس کو ہولِ دل ہے تو یاں میں ہوں شرمسار	۲
۱۲۳	۲۸	۱۲۵	تم جانو تم کو غیر سے جو رسم و راہ ہو	۷
۱۲۴	۲۹	۱۳۰	ہے سبزہ زار ہر در و دیوار غم کدہ	۲
۱۲۵	۳۰	۱۳۱	صد جلوہ روبرو ہے جو مژگاں اٹھائیے	۴
۱۲۶	۳۱	۱۳۲	مسجد کے زیرِ سایہ خرابات چاہیے	۹
۱۲۷	۳۲	۱۳۹	کیا تنگ ہم ستم زدگاں کا جہان ہے	۸
۱۲۸	۳۳	۱۴۱	سرگشتگی میں عالمِ ہستی سے یاس ہے	۶
۱۲۹	۳۴	۱۴۲	گر خامشی سے فائدہ اخفائے حال ہے	۷
۱۳۰	۳۵	۱۵۰	ہے آرمیدگی میں نکوہش بجا مجھے	۵
۱۳۱	۳۶	۱۵۲	اس بزم میں مجھے نہیں بنتی حیا کیے	۹
۱۳۲	۳۷	۱۵۹	دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی	۹
۱۳۳	۳۸	۱۶۰	تسکیں کو ہم نہ روئیں قِ نظر ملے	۷
۱۳۴	۳۹	۱۶۸	بے اعتدالیوں سے سبک سب میں ہم ہوئے	۱۰
۱۳۵	۴۰	۱۷۰	ظلمت کدے میں میرے شبِ غم کا جوش ہے	۱۳
۱۳۶	۴۱	۲۱۱	رونے سے اور عشق میں بے باک ہو گئے	۷
۱۳۷	۴۲	۲۱۵	جب تک دہانِ زخم نہ پیدا کرے کوئی	۱۲
۱۳۸	۴۳	۲۱۹	روندی ہوئی ہے کوکبۂ شہریار کی	۳
۱۳۹	۴۴	۲۲۹	جس جا نسیم شانہ کشِ زلفِ یار ہے	۱۰

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرع اول	تعداد اشعار
۱۴۰	۴۵	۲۳۲	منظور تھی یہ شکل تجلی کو طور کی	۹
۱۴۱	۴۶	۲۳۴	مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کیے ہوئے	۱۷
				۳۳۰

بحر مضارع کے کل اشعار کی تعداد: ۳۶۸

۳- بحر ہزج اور اس کی سالم اور مزاحف بحریں

مفرد بحر۔ اصلی ارکان: مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

کل بحریں: ۵۳ کل اشعار: ۲۸۹

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرع اول	تعداد اشعار
			۱۔ مثمن بحریں	
			۱- بحر ہزج مثمن سالم	
			مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن	
۱۴۲	۱	۲	جراحت تحفہ، الماس ارمغاں، داغِ جگر ہدیہ	۱
۱۴۳	۲	۸	شمارِ سبحہ مرغوبِ بتِ مشکل پسند آیا	۳
۱۴۴	۳	۱۰	ستائش گر ہے زاہد اس قدر جس باغِ رضواں کا	۱۲
۱۴۵	۴	۱۱	نہ ہوگا یک بیاباں ماندگی سے ذوق کم میرا	۲
۱۴۶	۵	۱۲	سراپا رہنِ عشق و ناگزیرِ الفتِ ہستی	۲
۱۴۷	۶	۲۴	اسد ہم وہ جنوں جولاں گدائے بے سر و پا ہیں	۱
۱۴۸	۷	۲۵	پئے نظر کرم تحفہ ہے شرم نارسائی کا	۸
۱۴۹	۸	۳۳	نہ تھا کچھ تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا	۳

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
۱۵۰	۹	۴۸	لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی	۲
۱۵۱	۱۰	۶۲	لرزتا ہے مرا دل زحمتِ مہرِ درخشاں پر	۸
۱۵۲	۱۱	۶۴	صفائے حیرتِ آئینہ ہے سامانِ زنگ آخر	۲
۱۵۳	۱۲	۶۵	جنوں کی دشت گری کس سے ہو جب ہو نہ عریانی	۶
۱۵۴	۱۳	۶۶	ستم کش مصلحت سے ہوں کہ خوباں تجھ پہ عاشق ہیں	۱
۱۵۵	۱۴	۷۴	نہ لیوے گر خسِ جوہر طراوت سبزۂ خط سے	۲
۱۵۶	۱۵	۱۰۵	قیامت ہے کہ سن لیلیٰ کا دشتِ قیس میں آنا	۲
۱۵۷	۱۶	۱۱۴	نہیں ہے زخم کوئی بخیہ کے قابل مرے تن میں	۹
۱۵۸	۱۷	۱۱۸	حسد سے دل اگر افسردہ ہے گرمِ تماشا ہو	۳
۱۵۹	۱۸	۱۲۱	قفس میں ہوں گر اچھا بھی نہ جانیں میرے شیون کو	۱۲
۱۶۰	۱۹	۱۲۷	کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنجِ فغاں کیوں ہو	۱۱
۱۶۱	۲۰	۱۳۳	بساطِ عجز میں تھا ایک دل اک قطرہ خون وہ بھی	۷
۱۶۲	۲۱	۱۳۷	غمِ دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اٹھانے کی	۷
۱۶۳	۲۲	۱۴۶	مری ہستی فضائے حیرت آبادِ تمنا ہے	۴
۱۶۴	۲۳	۱۶۶	جنوں تہمت کشِ تسکیں نہ ہو گر شادمانی کی	۳
۱۶۵	۲۴	۱۶۷	نکوہش ہے سزا فریادیٔ بیدادِ دلبر کی	۵
۱۶۶	۲۵	۱۷۳	ہجومِ غم سے یاں تک سرنگونی مجھ کو حاصل ہے	۳
۱۶۷	۲۶	۱۸۳	تغافل دوست ہوں میرا دماغِ عجز عالی ہے	۲
۱۶۸	۲۷	۱۹۵	تپش سے میری وقفِ کشمکش ہر تارِ بستر ہے	۶
۱۶۹	۲۸	۱۹۶	نظر ہے رشتۂ الفت رگِ گردن نہ ہو جائے	۲

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
۱۷۰	۲۹	۲۰۵	حضورِ شاہ میں اہلِ سخن کی آزمائش ہے	۱۰
۱۷۱	۳۰	۲۰۶	کبھی نیکی بھی اس کے جی میں گر آ جائے ہے مجھ سے	۸
۱۷۲	۳۱	۲۲۰	ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پر دم نکلے	۱۰
۱۷۳	۳۲	۲۲۳	لبِ عیسیٰ کی جنبش کرتی ہے گہوارہ جنبانی	۱
۱۷۴	۳۳	۲۲۶	سیاہی جیسے گر جائے دمِ تحریر کاغذ پر	۱
۱۷۵	۳۴	۲۲۷	ہجومِ نالہ حیرت عاجزِ عرضِ ایک افغاں ہے	۵
				۶۴
			۲۔ بحر ہزج مثمن اخرب	
			مفعولُ، مفاعیلن، مفعولُ، مفاعیلن	
۱۷۶	۱	۱۸۶	گلشن کو تری صحبت از بس کہ خوش آئی ہے	۳
				۳
			۳۔ بحر ہزج مثمن اخرب، مکفوف، مقصور	
			مفعولُ، مفاعیلُ، مفاعیلُ، فعولان	
۱۷۷	۱	۹۴	مت مردمکِ دیدہ میں سمجھو یہ نگاہیں	۱
				۱
			۴۔ بحر ہزج مثمن اخرب، مکفوف، محذوف	
			مفعولُ، مفاعیلُ، مفاعیلُ، فعولن	

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
[illegible]	۱	۱۳۴	بے بزمِ بتاں میں سخن آزردہ لبوں سے	۴
[illegible]	۲	۱۳۵	تا ہم کو شکایت کی بھی باقی نہ رہے جا	۲
[illegible]	۳	۱۴۵	پینس میں گزرتے ہیں جو کوچے سے وہ میرے	۱
[illegible]	۴	۱۷۵	جس بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے	۱۱
[illegible]	۵	۱۸۷	جس زخم کی ہو سکتی ہو تدبیر رفو کی	۵
[illegible]	۶	۱۹۹	ہم رشک کو اپنے بھی گوارا نہیں کرتے	۳
[illegible]	۷	۲۲۵	ہوں میں بھی تماشائی نیرنگِ تمنّا	۱
				۲۷

۵ - بحرِ ہزج مثمن اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور

مفعولُ، مفاعیلُ، مفاعیلُ، فعولن / فعولان

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
[illegible]	۱	۳۹	تو دوست کسی کا بھی ستم گر نہ ہوا تھا	۷
[illegible]	۲	۵۱	افسوس کہ دیداں کا کیا رزق فلک نے	۳
[illegible]	۳	۶۳	ہے بس کہ ہر اک ان کے اشارے میں نشاں اور	۱۱
[illegible]	۴	۶۷	لازم تھا کہ دیکھو مرا رستہ کوئی دن اور	۱۰
[illegible]	۵	۱۶۴	کہتے تو ہو تم سب کہ بتِ غالیہ مُو آئے	۹
[illegible]	۶	۲۰۹	بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے	۱۴
[illegible]	۷	۲۳۱	شبنم ز گلِ لالہ نہ خالی ز ادا ہے	۱۱
[illegible]	۸	۲۳۲	غم کھانے میں بودا دلِ ناکام بہت ہے	۹
				۷۴

۱۱- مسدس بحریں

---

۶ - بحرِ ہزج مسدس محذوف یا مقصور

مفاعیلن، مفاعیلن، فعولن / فعولان

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعۂ اول
۱۹۳	۱	۲۲	ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا

۷ - بحرِ ہزج مسدس اخرب، محذوف، مقبوض، اشتر

مفعولُ، مفاعلن، فعولن، مفعول، فاعلن، فعولن

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعۂ اول
۱۹۴	۱	۱۹۷	فریاد کی کوئی لے نہیں ہے

بحرِ ہزج کے کل اشعار کی تعداد : ۲۸۹

۴۔ بحرِ مجتث کی مُزاحِف بحریں

مرکب بحر؛ اصلی ارکان: مس تفع لن، فاعلاتن، مس تفع لن، فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

کل بحریں: ۲۳ کل اشعار: ۱۴۰

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعِ اول	تعداد اشعار
			أ مثمن بحریں	
			۱۔ بحرِ مجتث مثمن مخبون	
			مفاعلن، فعلاتن، مفاعلن، فعلاتن	
۱۹…	۱	۱۴۳	تم اپنے شکوے کی باتیں نہ کھود کھود کے پوچھو	۲
۱۹…	۲	۱۷۷	عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہیں ہم آگے	۷
				۹
			۲۔ بحرِ مجتث مثمن مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر	
			مفاعلن، فعلاتن، مفاعلن، فَعَلن	
۱۹…	۱	۱۹۸	نہ پوچھ نسخۂ مرہم جراحتِ دل کا	۲

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعِ اول	تعداد اشعار
۱۹۸	۲	۲۱۷	بہت سہی غمِ گیتی شراب کیا کم ہے	۳
				۵
			۳۔ بحرِ مجتث مثمن مخبون، مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر	
			مفاعلن، فَعِلاتن، مفاعلن، فَعْلُن / فَعِلُن	
۱۹۹	۱	۱۱۰	زمانہ سخت کم آزار ہے، بجانِ اسد	۱
۲۰۰	۲	۱۹۴	وہ آکے خواب میں تسکینِ اضطراب تو دے	۵
۲۰۱	۳	۲۱۰	کہوں جو حال تو کہتے ہو مدعا کہیے	۱۱
				۷
			۴۔ بحرِ مجتث مثمن مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون مسکن مقصور یا ابتر مسبغ	
			مفاعلن، فعلاتن، مفاعلن / فَعْلُن / فَعْلان	
۲۰۲	۱	۸۳	بہ نالہ حاصلِ دل بستگی فراہم کر	۱
۲۰۳	۲	۲۰۷	زبسکہ عشق تماشا جنوں عداوت ہے	۴
				۵
			۵۔ بحرِ مجتث مثمن مخبون، مخبون محذوف، مخبون مقصور، محذوف مقطوع یا ابتر	
			مفاعلن، فعلاتن، مفاعلن، فَعِلن / فَعِلان / فَعْلُن	
۲۰۴	۱	۷۶	رخِ نگار سے ہے سوزِ جاودانیٔ شمع	۷
۲۰۵	۲	۲۰۰	کرے ہے بادہ ترے لب سے کسبِ رنگِ فروغ	۴

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
۲۰۶	۳	۲۰۲	دیا ہے دل اگر اس کو بشر ہے کیا کہیے	۹
۲۰۷	۴	۲۲۸	خموشیوں میں تماشا ادا نکلتی ہے	۳
				۲۳

۶۔ بحر مجتث مثمن مخبون مخبون مقصور/محذوف مقطوع یا ابتر/مخبون مسکن مقصور

مفاعلن۔ فعِلاتن۔ مفاعلن۔ فعِلان/ فَعْلن/ فَعْلان

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
۲۰۸	۱	۵۷	نفس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ	۶
۲۰۹	۲	۵۹	بلا سے ہیں جو یہ پیشِ نظر در و دیوار	۱۰
۲۱۰	۳	۶۹	حریفِ مطلبِ مشکل نہیں فسونِ نیاز	۵
۲۱۱	۴	۱۲۶	گئی وہ بات کہ ہو گفتگو تو کیوں کر ہو	۱۰
				۳۱

۷۔ بحر مجتث مثمن مخبون مخبون محذوف/محذوف مقطوع یا ابتر/مخبون مسکن مقصور

مفاعلن۔ فعِلاتن۔ مفاعلن۔ فعِلُن/ فَعْلُن/ فَعْلان

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
۲۱۲	۱	۲۸	گلہ ہے شوق کو دل میں بھی تنگیِ جا کا	۸
۲۱۳	۲	۱۰۷	یہ ہم جو ہجر میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں	۴
				۱۲

۸۔ بحر مجتث مثمن مخبون مخبون مقصور/مخبون محذوف/محذوف مقطوع یا ابتر/مخبون مسکن مقصور

مفاعلن۔ فعلاتن۔ مفاعلن۔ فَعِلن/ فعِلان/ فَعْلن/ فَعْلان

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
۲۱۴	۱	۱۰۸	نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں	۷
۲۱۵	۲	۱۱۵	مزے جہان کے اپنی نظر میں خاک نہیں	۷
۲۱۶	۳	۱۷۹	ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے	۱۰
۲۱۷	۴	۲۳۵	نویدِ امن ہے بیدادِ دوست جان کے لیے	۱۴
				۳۸

بحر مجتث کے کل اشعار کی تعداد: ۱۴۱

۵۔ بحرِ خفیف کی مُزاحِف بحریں

بحر مرکب ہے، اصل ارکان ۔ فاعلاتن ۔ مس تفعِلن ۔ فاعلاتن ، شعر میں دو بار

کل بحریں : ۹   کل اشعار : ۸۴

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعۂ اول	تعدادِ اشعار
			تمام بحریں مسدس ہیں	
			۱۔ بحرِ خفیف مسدس مخبون مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر	
			فاعلاتن ۔ مفاعلن ، فَعِلُن / فَعْلُن	
۲۱۸	۱	۱۸۰	ہیں انھیں چھیڑوں اور کچھ نہ کہیں	۴
				۴
			۲۔ بحرِ خفیف مسدس مخبون مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر مخبون مسکّن مقصور	
			فاعلاتن ، مفاعلن ، فَعِلُن / فَعْلُن / فَعْلاَن	
۲۱۹	۱	۲۱۶	ابنِ مریم ہوا کرے کوئی	۱۰
				۱۰

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعۂ اول	تعدادِ اشعار
			۳۔ بحرِ خفیف مسدس مخبون مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون مقصور	
			فاعلاتن ، مفاعلن ، فَعِلُن / فَعْلُن / فَعِلاَن	
۲۲۰	۱	۸۶	وہ فراق اور وہ وصال کہاں	۸
				۸
			۴۔ بحرِ خفیف مسدس مخبون مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر مخبون مقصور مخبون مسکّن مقصور	
			فاعلاتن ۔ مفاعلن ، فَعِلُن / فَعْلُن / فَعِلان / فَعْلان	
۲۲۱	۱	۲۷	درد منت کشِ دوا نہ ہوا	۱۰
۲۲۲	۲	۷۲	نے گلِ نغمہ ہوں نہ پردۂ ساز	۱۰
۲۲۳	۳	۱۶۲	کوئی امید بر نہیں آتی	۱۰
۲۲۴	۴	۱۶۳	دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے	۱۱
۲۲۵	۵	۱۶۵	پھر کچھ اک دل کو بے قراری ہے	۱۴
۲۲۶	۶	۱۸۲	پھر اس انداز سے بہار آئی	۷
				۶۲

بحرِ خفیف کے کل اشعار کی تعداد : ۸۴

٦۔ بحرِ مقتضب کی مُزاحِف بحریں

بحرِ مرکب: اصلی ارکان، مفعولاتُ، مستفعلن، مفعولات، مستفعلن، شعر میں دو بار

کل بحریں: ۳ — کل اشعار: ۱۸

ار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعا
			تمام بحریں مثمن ہیں	
			۱۔ بحرِ مقتضب مثمن، مطوی، مقطوع	
			فاعلاتُ، مفعولن، فاعلاتُ، مفعولن	
۲۲	۱	۴۴	ذکر اس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا	۸
				۸
			۲۔ بحرِ مقتضب مثمن، مطوی، مقطوع، مقطوع مسبغ	
			فاعلاتُ، مفعولن، فاعلات، مفعولن	
۲۲	۱	۴	کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا	۷
۲۲	۲	۱۵۶	کارگاہِ ہستی میں لالہ داغِ ساماں ہے	۳
				۱۰

بحرِ مقتضب کے کل اشعار کی تعداد: ۱۸

۷۔ بحرِ متقارب کی سالم بحریں

مفرد بحر: اصلی ارکان۔ فعولن، فعولن، فعولن، فعولن شعر میں دو بار

کل بحریں: ۳ — کل اشعار: ۱۲

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعۂ اول	تعداد
			مثمن بحریں	۲
۲۳۰	۱	۳۸	لبِ خشک در تشنگی مردگاں کا	۴
۲۳۱	۲	۵۲	رہا گر کوئی تا قیامت سلامت	۶
۲۳۲	۳	۹۷	جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں	۱۲

بحرِ متقارب کے کل اشعار کی تعداد: ۱۲

۸۔ بحرِ رجز کی مزاحف بحریں

مفرد بحر: اصل ارکان، مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن۔ شعر میں دو بار

کل بحریں: ۲ — کل اشعار: ۱۹

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
			مثمن بحریں	
			۱۔ بحرِ رجز مثمن مخبون، مطوی، مخبون مذال	
			مفتعلن، مفاعلن، مفتعلن، مفاعلن / مفاعلان	
۲۳۳	۱	۱۱۶	دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں	۹
۲۳۴	۲	۱۱۷	غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں	۱۰
				۱۹

بحرِ رجز کے کل اشعار کی تعداد: ۱۹

۹۔ بحرِ منسرح کی مزاحف بحریں

مرکب بحر: اصل ارکان، مستفعلن، مفعولاتُ، مستفعلن، مفعولاتُ۔ شعر میں دو بار

بحر: ۱ — کل اشعار: ۷

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعۂ اول	تعداد اشعار
			بحرِ منسرح مثمن، مطوی، منحور	
			مفتعلن، فاعلاتُ، مفتعلن، فع	
۲۳۵	۱	۱۷۲	آ کہ مری جان کو قرار نہیں ہے	۷
				۷

بحرِ منسرح کے کل اشعار کی تعداد: ۷

...انِ غالب میں مستعمل ہونے والے ارکان اور انکی مزاحف صورتیں

مفرد زحاف

...کا نام	مزاحف نام	مفاعیلُن	فاعلاتُن	فاعِ لاتن	مستفعِلُن	مس تفع لن	مفعولاتُ
...اله	مذال				مستفعِلان		
...ر	ابتر	فع					
...غ	مسبغ	مفاعیلان				مس تفع لن	
...ف	محذوف	فعولن	فاعِلن	فاعِ لن			
...ن	مخبون		فعِلاتن		مفاعلن	مفاعیلن	فعولاتُ
...رم	اخرم	مفعولن					
...ب	اخرب	مفعولُ					
...ر	اشتر	فاعلن					
...ل	مشکول		فعِلاتُ				
...ے	مطوی				مفتعِلن		فاعلاتُ
...ر	مقصور	فعولان	فاعلان	فاع لان			
...ض	مقبوض	مفاعلن					
...طع	مقطوع				مفعولن		

زحاف کا نام	مزاحف نام	مفاعیلُن	فاعلاتُن	فاعِ لاتن	مستفعِلن	مس تفع لن	مفع...
کف	مکفوف	مفاعیلُ	فاعلاتُ	فاعِ لاتُ			
نحر	منحور						فِ...

مرکب زحاف

زحاف کا نام	مرکب نام	فاعلاتن	مستف...
خبن و حذف	مخبون محذوف	فَعِلُنْ	
خبن و قصر	مخبون مقصور	فَعِلَانْ	
حذف و قطع / بتر / خبن و حذف و تسکین / تشعیث و حذف	محذوف مقطوع / ابتر / مخبون محذوف مسکن / مشعث محذوف	فَعْلُنْ	
بتر و تسبیغ / خبن و تسکین و قصر	ابتر مسبغ / مخبون مسکن مقصور	فَعْلَانْ	
تشعیث / خبن و تسکین	مشعث / مخبون مسکن	مَفْعُولُنْ	
خبن و ازاله	مخبون مذال		مَفَاعِلَا...

غزلیات غالب کی بحروں کے زحافات

غالب کی غزلوں میں کل نو بحریں استعمال کی گئی ہیں۔ ان کا ذکر گزشتہ صفحات پر گزر چکا ہے۔ ان بحروں میں یہ سات ارکان آئے ہیں۔

۱۔ فاعلاتن

۲۔ مفاعیلن

۳۔ فاع لاتن

۴۔ مس تفع لن

۵۔ مستفعلن

۶۔ مفعولاتُ

۷۔ فعولن

ان ارکان میں زحافات کے اثر سے جو تبدیلیاں آتی ہیں ان کی تفصیل یہاں دی گئی ہے۔ زحافات (کے) اثر سے ہونے والی تبدیلیوں کو ظاہر کرنے کے لیے بعض نئی علامات سے مدد لی گئی ہے تاکہ زحاف (کا عمل) فوراً سمجھ میں آ سکے۔ ان علامات کی تشریح حسب ذیل ہے۔

□ اصل یا مزاحف رکن سے کوئی حرف یا حروف گرا دیئے گئے ہیں۔

□ اصل یا مزاحف رکن میں کسی حرف (عموماً الف) کا اضافہ کیا گیا ہے۔

← زحاف کے عمل سے گزرنے کے بعد رکن کی صورت کیا ہوئی ہے۔

○ مزاحف رکن کو خوش ادائیگی کے لیے اس کے ہم وزن رکن سے بدل لیا گیا ہے۔

آخر میں تمام مزاحف ارکان کا جدول بھی فوری حوالے کے لیے شامل کر دیا گیا ہے۔

۱۔ رکن فاعلاتن کے زحافات

غالب کی غزلوں میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا رکن فاعلاتن ہے۔ یہ بحرِ رمل بحرِ مجتث اور بحرِ خفیف کا رکن ہے اور غالب کی غزلوں میں کل ۵۰۴۸ بار استعمال ہوا ہے۔ یہ اصل صورت میں کم اور مزاحف صورت میں بہت زیادہ آیا ہے۔

فاعلاتن کو کثیر زحافی رکن کیا جائے تو بالکل صحیح ہے۔ اس میں خفیف سا تغیر بھی ایک نئے یا مرکب زحاف کا باعث بن جاتا ہے۔ غزلیاتِ غالب میں اس رکن پر جن جن زحافات نے تصرف کیا ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مفرد زحاف

۱۔ حذف:۔

رکن کے آخری سبب خفیف کو نکال دینا۔ "فاعلاتن" سے "تن" کو نکال دیا تو "فاعلا" رہا۔ اسے خوش ادائیگی کے لیے "فاعلن" سے بدل لیتے ہیں اور بدلے ہوئے رکن کو محذوف کہتے ہیں

فاعلا [تن] ← فاعلا ← فاعلن

۲۔ خبن

رکن فاعلاتن کے پہلے سببِ خفیف کے ساکن حرف کو نکال دینا۔ "فاعلاتن" سے "فا" کا نکال دینے سے "فعلاتن" باقی رہا۔ اسے مخبون کہتے ہیں۔

ف [ا] علاتن ← فعلاتن

۳۔ قصر

رکن کے آخری سبب خفیف کے ساکن حرف کو گرا کر اس کے پہلے کے متحرک حرف

ساکن کرلینا۔" فاعلاتن" سے "ن" کو نکال دیا تو" فاعلات" باقی رہا۔ اس کی "ت" کو ساکن کرلینے
ے رکن" فاعلات" بن گیا۔ اسے خوش ادائیگی کے لیے" فاعلان" سے بدل لیتے ہیں اور بدلے ہوئے
رکن کو مقصور کہتے ہیں۔

فَاْعِلَاْتُ [نْ] ← فَاْعِلَاْتَ ←——— فَاْعِلَاْتْ ←——— فَاْعِلَاْن

۴۔ کف

رکن کے آخری سبب خفیف کے ساکن حرف کو نکال دینا۔ بچے ہوئے رکن کو مکفوف کہتے ہیں۔
فاعلاتن" سے "ن" نکال دیں تو" فاعلاتُ" بچا رہا۔ یہ مکفوف ہے۔

فَاْعِلَاْتُ [نْ] ← فَاْعِلَاْتُ

مرکب زحاف

۵۔ حذف و قطع

رکن" فاعلاتن" حذف کے تصرف سے" تن" گر کر" فاعلا" ہوا۔ اور" فاعلا" یہ قطع کے
تصرف سے مجموع" عِلَا" کا آخری حرف" الف" گرا دیا گیا تو" فَاعِلَ" باقی رہا۔ اس کے
آخری متحرک حرف" ل" کو ساکن کرنے سے" فَاعِلْ" بنا جسے خوش ادائیگی کے لیے ہم وزن" فَعْلُنْ"
سے بدل لیا گیا۔ اسے" محذوف مقطوع" کہتے ہیں۔

i۔ حذف: فَاْعِلَا [تُنْ] ←——— فَاْعِلَا
ii۔ قطع: فَاْعِلَ [اْ] ←——— فَاْعِلَ ← فَاْعِلْ ← ۔ فعلن

۵ (الف)۔ بتر" محذوف مقطوع" ہی کا دوسرا نام ہے۔ حذف و قطع کے اجتماع کو" ابتر" کہتے ہیں۔
۵ (ب)۔ خبن و حذف و تسکین:۔" محذوف مقطوع" ہی کا ایک اور نام ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ
یہاں" فاعلاتن" پہ تین زحاف تصرف کرتے ہیں لیکن مزاحف رکن وہی" فعلن" ہی حاصل ہوتا ہے۔
اسے مخبون محذوف مسکن کہتے ہیں۔

i۔ خبن۔ فَ [اْ] عِلَاْتُنْ ←——— فَعِلَاْتُنْ
ii۔ حذف۔ فَعِلَا [تُنْ] ←——— فَعِلَا ← فَعِلُنْ
iii۔ تسکین۔ فَعِلُنْ ←——— فَعْلُنْ

۶۔ بتر و تسبیغ

" فاعلاتن" محذوف مقطوع یا ابتر کی وجہ سے" فعلن" بنا۔ (دیکھیے نمبر ۵، ۵ الف اور ۵ ب)
اور اس بدلے ہوئے رکن کے آخری سببِ خفیف میں ساکن حرف" ن" سے پہلے" الف" کے اضافے
سے" فَعْلَان" بنا۔ اسے ابترِ مسبغ کہتے ہیں۔

i۔ بتر: فَاْعِلَاْتُنْ ←——— فَعْلُنْ
ii۔ تسبیغ: فَعْلُنْ ←——— فَعْلَ [اْ] نْ ← فَعْلَاْن

۶ (الف) خبن و تسکین و قصر: بتر و تسبیغ کا ہی دوسرا نام ہے۔ فرق اس قدر ہے کہ اس میں رکن
" فاعلاتن" پر تین زحاف یکے بعد دیگرے تصرف کرتے ہیں اور حاصل وہی" فَعْلَانْ" ہوتا ہے
اسے مخبون مسکن مقصور کہتے ہیں۔

i۔ خبن فَ [اْ] عِلَاْتُنْ ←——— فَعِلَاْتُنْ
ii۔ تسکین فَعِلَاْتُنْ ←——— فَعْلَاْتُنْ
iii۔ قصر فَعْلَاْتُ [نْ] ← فَعْلَاْتُ ←——— فَعْلَاْتْ ←——— فَعْلَاْنْ

۷۔ خبن و حذف

رکن فاعلاتن یہ خبن کے تصرف سے رکن" فَعِلَاْتُنْ" بن گیا اور فَعِلَاْتُنْ یہ حذف کے تصرف
سے" تن" گر کر حرف" فَعِلَاْ" باقی رہ گیا۔ اسے خوش ادائیگی کے لیے ہم وزن" فَعِلُنْ" سے بدل لیا
بدلے ہوئے رکن کو مخبون محذوف کہتے ہیں۔

i۔ خبن فَ [اْ] عِلَاْتُنْ ←——— فَعِلَاْتُنْ
ii۔ حذف فَعِلَا [تُنْ] ←——— فَعِلَاْ ←——— فَعِلُنْ

۸۔ خبن و قصر

رکن" فاعلاتن" خبن کے تصرف سے" فعلاتن" بنا اور قصر کی وجہ سے آخری سببِ خفیف
کی" ن" کو گرا کر متحرک" تُ" کو ساکن کر لیا گیا تو" فعلاتْ" ہوا۔ اسے خوش ادائیگی کی خاطر" فعلان"
سے بدل لیتے ہیں اور بدلے ہوئے رکن کو مخبون مقصور کہتے ہیں۔

i۔ خبن فَ [ا] عِلَاتُنْ ← فَعِلَاتُنْ
ii قصر فَعِلَاتُ [نْ] ← فَعِلَاتْ ← فَعِلَانْ

۹۔ شکل

خبن اور کف کے مل کر تصرّف کرنے کو "شکل" کہتے ہیں۔ اس میں پہلے رکن "فاعلاتن" خبن کی وجہ سے "فعلاتن" بنتا ہے اور پھر "فعلاتن" پر "کف" کے تصرف سے "فعلاتُ" کا زحاف بنتا ہے۔ بدلے ہوئے رکن کو مشکول کہتے ہیں۔

i۔ خبن۔ فَ [ا] عِلَاتُنْ ← فَعِلَاتُنْ
ii۔ کف۔ فَعِلَاتُ [نْ] ← فَعِلَاتُ

۱۰۔ تشعیث

فاعلاتن کے وتدِ مجموع "علا" کا درمیانی متحرک حرف "ل" گرا دیا تو "فاعاتن" باقی رہ گیا۔ اسے خوش ادائیگی کے خاطر ہم وزن "مفعولن" سے بدل لیتے ہیں۔ بدلے ہوئے رکن کو مشعث کہا جاتا ہے۔

فَاعِ [لَا] اتُنْ ← فَاعَاتُنْ ← مَفْعُوْلُنْ

۱۰ (الف) خبن و تسکین

مشعث کا ہی دوسرا نام ہے۔ فرق یہ ہے کہ یہاں وہی مزاحف رکن "مفعولن" دو زحافوں کے تصرف سے حاصل ہوتا ہے۔ فاعلاتن خبن کے اثر سے "فعلاتن" بنتا ہے اور تسکین کے اثر سے متحرک "ع" ساکن بن جاتی ہے۔ اب اس رکن یعنی "فَعْلَاتُنْ" کو ہم وزن "مَفْعُوْلُنْ" سے بدل لیتے ہیں اور بدلے ہوئے رکن کو مخبون مسکن کہتے ہیں۔

i۔ خبن فَ [ا] عِلَاتُنْ ← فَعِلَاتُنْ
ii۔ کف فَعِلَاتُنْ ← فَعْلَاتُنْ ← مفعولُنْ

رکن فاعلاتن کے زحافات ایک نظر میں

فَاعِلُنْ ۔ محذوف
فَعْلُنْ ۔ محذوف مقطوع / ابتر / مخبون محذوف مسکن

فَعِلَاتُنْ ۔ مخبون
فَاعِلَانْ ۔ مقصور
فَاعِلَاتُ ۔ مکفوف
فَعْلَانْ ۔ ابتر مسبغ / مخبون مسکن مقصور
فَعِلُنْ ۔ مخبون محذوف /
فَعِلَانْ ۔ مخبون مقصور
فَعِلَاتُ ۔ مشکول
مَفْعُوْلُنْ ۔ مخبون مسکن / مشعث

۲۔ رکن مفاعیلن کے زحافات

یہ رکن، بحرِ ہزج اور بحرِ مضارع میں آتا ہے۔ مفاعیلن زیادہ استعمال کے اعتبار سے غزلیات غالب کے دوسرے نمبر پر آتا ہے یعنی ۳۴۴۷ بار۔ زحافات کی تعداد کے لحاظ سے بھی اس رکن کا نمبر دوسرا ہے۔ سالم بحر میں کہی گئی غزلوں میں غالب کی سب سے زیادہ غزلیں اسی رکن میں (بحرِ ہزج ۴۲ غزلیں) ملتی ہیں۔ اس رکن میں جو زحافات آئے ہیں ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

مفرد زحاف

۱۔ تسبیغ

رکن مفاعیلن کے آخری سبب خفیف میں "الف" کا زیادہ کرنا جس سے رکن 'مفاعیلان' بن جاتا ہے۔ بدلے ہوئے رکن کو مسبغ کہتے ہیں۔

مَفَاعِیْلُنْ ← مَفَاعِیْلَ [ا] نْ ← مَفَاعِیْلَانْ

۲۔ حذف

رکن کے آخری سبب خفیف کو گرا دینا۔ مفاعیلن سے "لن" گرا دیا تو مفاعی باقی رہ گیا۔ اسے اس کے ہم وزن فعولن سے بدل لیتے ہیں۔ اور بدلے ہوئے رکن کو محذوف کہتے ہیں۔

مَفَاعِیْ [لُنْ] ← مَفَاعِیْ ← فَعُوْلُنْ

۳۔ خرم

رکن کے پہلے وتدِ مجموع یعنی مفا کے پہلے حرف کو نکال دینا جس سے مفاعیلن "فاعیلن" رہ

گیا۔ اس کو ہم وزن "مفعولن" سے بدل لیتے ہیں اور بدلے ہوئے رکن کو اخرم کہتے ہیں۔

مَ فَاعِیلُن ← فَاعِیلُن ← مَفعُولُن

۴۔ قصر

رکن کے آخر آنے والے سبب خفیف کے حرف ساکن کو گرا کر اس سے پہلے کے متحرک حرف کو ساکن کر لینے کو قصر کہتے ہیں۔ مفاعیلن کی نون کو گرا کر "ل" کو ساکن کر لینے سے مفاعیل بنا۔ اسے مقصور کہتے ہیں۔

مَفَاعِیلُ نْ ← مَفَاعِیلُ ← مَفَاعِیلْ

۵۔ قبض

رکن کے پانچویں حرفِ ساکن یعنی مفاعیلن سے "ی" کو نکال دیا تو "مفاعلن" باقی رہا۔ اسے مقبوض کہتے ہیں۔

مَفَاعِ یْ لُن ← مَفَاعِلُن

۶۔ کف

رکن کے ساتویں حرفِ ساکن کو گرا دینا۔ مفاعیلن سے "ن" گرا دی گئی تو مفاعیلُ باقی رہا۔ اسے مکفوف کہتے ہیں۔

مَفَاعِیلُ نْ ← مَفَاعِیلُ

مرکب زحاف

۱۔ بتر

خرم اور جب کے اجتماع کو کہتے ہیں۔ خرم کے اثر سے رکن مفاعیلن کی "م" گر گئی اور جب کی وجہ سے رکن کے دو آخری سبب خفیف گر گئے یعنی مفاعیلن پہلے فاعیلن ہوا اور پھر عیلن "فا" باقی رہ گیا تو اسے ابتر کہتے ہیں۔ "فا" کو "فع" سے بدل لیا۔

ا۔ خرم مَ فَاعِیلُن ← فَاعِیلُن

اا۔ جب فَا عِیلُن ← فَاْ ← فَع

۲۔ خرب

یہ خرم اور کف کے جمع ہونے کا نام ہے۔ خرم کے اثر سے مفاعیلن کی "م" گر گئی اور فاعیلن ز[...] رہا۔ کف کے اثر سے رکن کا آخری "ن" نکل گیا اور رکن "فاعیلُ" ہو گیا۔ اسے "مفعول" سے بد[...] لیتے ہیں۔ اور بدلے ہوئے رکن کو "اخرب" کہتے ہیں۔

ا۔ خرم مَ فَاعِیلُن ← فَاعِیلُن

اا۔ کف فَاعِیلُ نْ ← فَاعِیلُ ← مَفعُولُ

۳۔ شتر

خرم اور قبض کے اجتماع کو کہتے ہیں۔ خرم سے "مفاعیلن" کی "م" گر گئی اور قبض کی وجہ سے "ی" نکل گئی تو "فاعلن" باقی رہا۔ اسے اشتر کہتے ہیں۔

ا۔ خرم مَ فَاعِیلُن ← فَاعِیلُن

اا۔ قبض فَاعِ یْ لُن ← فَاعِلُن

رکن مفاعیلن کے زحافات ایک نظر میں

مَفَاعِیلَان ۔ مسبغ	مَفَاعِلُن ۔ مقبوض
فَعُولُن ۔ محذوف	مَفَاعِیلُ ۔ مکفوف
مَفعُولُن ۔ اخرم	فَع ۔ ابتر
مَفَاعِیلْ ۔ مقصور	مَفعُولُ ۔ اخرب
	فَاعِلُن ۔ اشتر

۳۔ رکن فاع لاتن کے زحافات

یہ رکن صرف بحر مضارع میں آیا ہے اور کل ۱۴۷۲ بار استعمال ہوا ہے۔ یہ کہیں بھی اصل صورت میں استعمال نہیں ہوا۔ اس کے زحافات حسبِ ذیل ہیں جو سب کے سب مفرد ہیں۔

۱۔ حذف

رکن کے آخری سببِ خفیف کا گرا دینا جس سے "فاع لاتن" صرف "فاع لا" ہو کر رہ گیا۔ اس کو فاع لن سے بدل لیتے ہیں اور بدلے ہوئے رکن کو محذوف کہتے ہیں۔

فَاعِ لَا [تُن] ← فَاعِلَا ، فَاعِ لُن

۲۔ قصر

رکن کے آخری حرف کو گرا کر اس سے پہلے کے متحرک حرف کو ساکن کر لیتے ہیں۔ فاع لاتن سے "ن" کو گرا کر "ت" کو ساکن کر لیا تو "فاع لات" باقی رہا۔ اسے مقصور کہتے ہیں۔

فَاعِ لَاتُ [نُ] ← فَاعِ لَاتْ ← فَاعِ لَاتْ

۳۔ کف

فاع لاتن کے ساتویں حرف کو گرا دینا جس سے رکن بدل کر فاع لاتُ رہ گیا۔ اسے مکفوف کہتے ہیں۔

فَاعِ لَاتُ [نُ] ← فَاعِ لاتُ

رکن فاع لاتن کے زحافات ایک نظر میں

فَاعِ لُن۔ محذوف   فَاعِ لَاتْ۔ مقصور   فَاعِ لَاتُ۔ مکفوف

۴۔ رکن مس تفع لن کے زحافات

یہ رکن بحرِ مجتث اور بحر خفیف میں آیا ہے اور کل ۲۸ بار استعمال ہوا ہے۔ غزلیاتِ غالب میں اس کے دو ہی زحافات آتے ہیں۔

۱۔ تسبیغ

رکن کے آخری سبب خفیف میں ایک "الف" کا اضافہ کرنا جس سے رکن "مس تفع لان"

سے بدل جاتا ہے اسے مسبغ کہتے ہیں۔ متصل رکن میں ایسی زحاف کو مذال کہتے ہیں۔

مس تفع ل [ا] ن ← مس تفع لان

۲۔ خبن

رکن کے پہلے سبب خفیف یعنی "مس" سے ساکن حرف 'س' کو نکال دینا جس سے رکن 'متفع لن' رہ گیا۔ اس کو ہم وزن 'مفاعلن' سے بدل لیتے ہیں اور بدلے ہوئے رکن کو مخبون کہتے ہیں۔

مُ [سْ] تَفْعِ لُنْ ← مُتَفْعِ لُنْ ← مَفَاعِلُنْ

رکن مس تفع لن کے زحافات ایک نظر میں

مُس تَفْعِ لَانْ ۔ مسبغ   مَفَاعِلُنْ ۔ مخبون

۵۔ رکن مستفعلن کے زحافات

مستفعلن، بحرِ رجز، بحرِ منسرح اور بحرِ مقتضب کا رکن ہے اور غزلیات غالب میں کل ۱۵۶ بار استعمال ہوا ہے۔ اس میں حسب ذیل زحافات آتے ہیں۔

مفرد زحاف

۱۔ اذالہ

رکن کے آخری وتد مجموع 'علن' میں ایک الف کا اضافہ کرنا جس سے رکن 'مستفعلان' بن جاتا ہے۔ اس کو مذال کہتے ہیں۔ منفصل رکن میں یہی زحاف مسبغ کہلاتا ہے۔

مستفعِل [ا] ن ← مستفعلان

۲۔ خبن

رکن کے پہلے سببِ خفیف کے ساکن حرف 'س' کو گرا دیا تو 'متفعلن' باقی رہا۔ اسے خوش ادائیگی کے لیے ہم وزن 'مفاعلن' سے بدل لیا۔ اسے مخبون کہتے ہیں۔

مُ [سْ] تَفْعِلُنْ ← مُتَفْعِلُنْ ← مَفَاعِلُنْ

۳- قطع

رکن مستفعلن کے آخری وتد مجموع یعنی علن کے 'ن' کو گرا کر 'ل' کو ساکن کر لیا تو مستفعل باقی رہا۔ اسے خوش ادائیگی کے لیے مفعولن سے بدل لیا۔ اس بدلے ہوئے رکن کو مقطوع کہتے ہیں۔

مُسْتَفْعِلُ [ن] ← مُسْتَفْعِلْ ← مُسْتَفْعِلْ ← مَفْعُوْلُنْ

۴- طے

رکن مستفعلن سے دوسرے سبب خفیف یعنی 'تف' کے ساکن حرف 'ف' کو نکال دیا تو مستعلن باقی رہا۔ اسے خوش ادائیگی کی خاطر مفتعلن سے بدل لیا۔ بدلے ہوئے رکن کو مطوی کہتے ہیں۔

مُسْتَ [ف] عِلُنْ ← مُسْتَعِلُنْ ← مُفْتَعِلُنْ

مرکب زحاف

۵- خبن واذالہ

مستفعلن خبن کے اثر سے 'س' کھو کر متفعلن بنا اور اذالہ کے اثر سے وتد مجموع 'علن' میں الف کا اضافہ ہوا اور وہ علان بن گیا۔ بدلا ہوا رکن 'متفعلان' خوش ادائیگی کے لیے ہم وزن مفاعلان سے بدل لیا گیا۔ اسے مخبون مذال کہتے ہیں۔

i- خبن مُ [سْ] تفعِلُن ← مُتَفْعِلُنْ

ii- اذالہ مُتَفْعِلَ [ا] ن ← مُتَفْعِلَانْ ← مَفَاعِلَانْ

مستفعلن کے زحافات ایک نظر میں

مُسْتَفْعِلَانْ -	مذال	مُفْتَعِلُنْ -	مطوی
مَفَاعِلُنْ -	مخبون	مَفَاعِلَانْ -	مخبون مذال
مَفْعُوْلُنْ -	مقطوع		

۶- رکن مفعولات کے زحافات

یہ بحر مقتضب اور بحر منسرح کا رکن ہے۔ بحر مقتضب میں غالب کی تین غزلیں ہیں اور منسرح میں ایک۔ یہ رکن صرف مزاحف آیا ہے اور کل ۱۰۰ بار۔ اس کے زحافات حسب ذیل ہیں۔

۱- طے

رکن کے دوسرے سبب خفیف کے حرف ساکن یعنی 'و' کو گرا دینا جس سے مفعلات بچا۔ اسے بہتر ادائیگی کے لیے فاعلات سے بدل لیا۔ یہ مطوی ہے۔

مفرد زحاف

مَفْعُ [وْ] لَاتُ ← مَفْعُلَاتُ ← فَاعِلَاتُ

مرکب زحاف

۲- جدع ونحر

جدع کی وجہ سے مفعولات کے پہلے دو سبب خفیف یعنی 'مفعو' گرا دیے گئے اور 'تُ' ساکن بنا دی گئی۔ اب 'لاتْ' یہ نحر کے تصرف سے لا کی 'الف' گرا دیا گیا جس سے 'لَتْ' بچا۔ اسے خوش ادائیگی کے لیے فع سے بدل لیتے ہیں۔ بدلے ہوئے رکن کو منحور کہا جاتا ہے

جدع: [مَفْعُوْ] لَاتُ ← لَاتُ ← لَاتْ

نحر: لَ [ا] تْ ← لَتْ ← فَعْ

رکن مفعولات کے زحافات ایک نظر میں

فَاعِلَاتُ - مطوی　　فَعْ - مجدوع منحور

۷- رکن فعولن کے زحافات

یہ بحر متقارب کا رکن ہے۔ اس میں غالب کی صرف تین غزلیں ملتی ہیں۔ یہ رکن صرف سالم

استعمال ہوا ہے اور تمام غزلیات میں صرف ۹۶ بار آیا ہے۔ یہاں غزلیات غالب کی
بحروں میں جس قدر زحافات کے لیے ہیں ان ہی کا ذکر کیا گیا ہے۔

بحر کا تعین

کسی شعر یا غزل کی بحر کی تعین، بحروں اور زحافات کی مکمل آگاہی پر منحصر ہے۔ بحر کی جستجو
رنے والا اگر بحروں اور متعلقہ زحافات سے مانوس نہ ہو تو شعر کی بحر کا تعین قریب قریب ناممکن
ہے۔ بحروں اور زحافات سے بھرپور واقفیت اس وقت ممکن ہے جب انھیں مسلسل برتا جائے۔
م از کم مختلف اوزان کی گونج کا ذہن میں محفوظ رہنا بہت ضروری ہے۔

کسی شعر کی بحر کا تعین کرنے کا ایک ہی آزمودہ اور عملی طریقہ یہ ہے کہ شعر کے الفاظ سے
واذن طور پر ممکنہ اوزان یکے بعد دیگرے گنگناتے جائیں۔ اس گنگناہٹ کے دوران کہیں نہ کہیں
لفاظ کسی وزن کی گرفت میں آجاتے ہیں۔ ایک بار یہ احتمال قوی ہوگیا تو پھر اس وزن کی اصل بحر
شعر کو آزمایا جا سکتا ہے۔ پھر باقاعدہ تقطیع کر کے دیکھا جا سکتا ہے کہ جو وزن گنگنانے کے
وران شعر کے الفاظ سے مطابقت پیدا کر رہا تھا وہ کس مخصوص بحر کا رکن ہے اور آیا وہ شعر اسی
ر میں کہا گیا ہے۔ اس کے بعد تمام زحافات کی نشان دہی کی جا سکتی ہے اور شعر کی بحر کا تعین
یا جا سکتا ہے۔

بحر کا تعین اور زحافات کی نشان دہی ہونے کے بعد غزل یا شعر کی بحر کو پوری تفصیل سے
ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس کی ترتیب یہ ہے۔

۱۔ بحر کا نام
۲۔ بحر کے اصلی ارکان
۳۔ بحر کے ارکان کی تعداد کے اعتبار سے مثمن ہے یا مسدس۔
۴۔ یکے بعد دیگرے زحافات جس ترتیب سے آتے ہوں ان کا ذکر۔
۵۔ اگر زحافات نہ آتے ہوں تو سالم ہونے کا ذکر۔

جیسے بحر رمل۔ اصل ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

(۱) غزل کی بحر: بحرِ رمل مثمن محذوف یا مقصور
(۲) غزل کی بحر: بحرِ ہزج یا مثمن سالم

اگر حرف کسی شعر کی بحر کی نشان دہی کرنی ہے تو صرف اس میں آئے ہوئے زحافات
ذکر کرنا کافی ہے۔ لیکن اگر پوری غزل کی بحر کی نشاندہی کرنی ہے تو غزل میں آئے ہوئے تما
زحافات کا ترتیب کے ساتھ ذکر کرنا ضروری ہے

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دوبار

زحاف

قصر	حذف
مقصور	محذوف
فاعِلَانْ	فاعِلُنْ
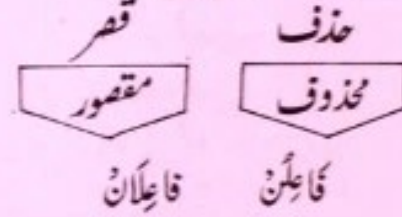
غزل کی بحر

بحر رمل مثمن۔ محذوف یا مقصور

ش فریادی ہے کس کی شوخیٔ تحریر کا　　کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا

علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دِ کاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ　　صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ر بہ بے اختیارِ شوق دیکھا چاہیے　　سینۂ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا

علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہی دامِ شنیدن جس قدر چاہے بچھائے　　مدعا عنقا ہے اپنے عالم تقریر کا

علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

س کہ ہوں غالب اسیری میں بھی آتش زیرپا　　موئے آتش دیدہ ہے حلقہ مری زنجیر کا

علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج　　اصل ارکان　　مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن ایک شعر میں د

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

جراحت تحفہ الماس ارمغاں داغ جگر ہدیہ　　مبارک باد اسدؔ غم خوارِ جانِ دردمند

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن　　مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعی

لیتا ہوں مکتب غم دل میں سبق ہنوز　　لیکن یہی کہ رفت گیا اور بو

مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان　　مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع

ڈھانپا کفن نے داغ عیوب برہنگی　　میں ورنہ ہر لباس میں ننگ وجو

مفعولُ فاع لات مفاعیل فاعلن　　مفعولُ فاع لات مفاعیل فا

تیشہ بغیر مر نہ سکا کوہ کن اسد　　سرگشتۂ خمار رسوم و قیود

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاعلن　　مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

بحر

مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان مفاعیلن۔ فاع لاتن مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن　　زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مفعولُ	مفاعیلُ	فاعلن	فاع لاتُ	فاعِ لانْ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور

قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار　　صحرا مگر بہ تنگی چشم حسود تھا

مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان　　مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

فتگی نے نقش سویدا کیا درست　　ظاہر ہوا کہ داغ کا سرمایہ دود تھا

ول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان　　مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

ا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ　　جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا

ولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن　　مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مقتضب: اصل ارکان، مفعولاتُ، مستفعلن، مفعولاتُ، مستفعلن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

طے قطع قطع و تسبیغ

مطوی	مقطوع	مقطوع مسبغ
فَاعِلَاتُ	مَفْعُوْلُنْ	مَفْعُوْلَانْ

غزل کی بحر

بحر مقتضب مثمن، مطوی، مقطوع، مقطوع مسبغ

لیتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا — دل کہاں کہ گم کیجیے ہم نے مدعا پایا
علاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن — فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

شق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا — درد کی دوا پائی دردِ لا دوا پایا
علاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن — فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

ست دارِ دشمن ہے اعتمادِ دل معلوم — آہ بے اثر دیکھی نالہ نارسا پایا
علاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولَان — فاعلاتُ مفعولن فاعلات مفعولن

ادگی و پرکاری بے خودی و ہشیاری — حسن کو تغافل میں جرأت آزما پایا
علاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن — فاعلاتُ مفعولن فاعلات مفعولن

غنچہ پھر لگا کھلنے آج ہم نے اپنا دل — خوں کیا ہوا دیکھا گم کیا ہوا
فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن — فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعو

حالِ دل نہیں معلوم لیکن اس قدر یعنے — ہم نے بارہا ڈھونڈا تم نے بار
فاعلاتُ مفعولان فاعلاتُ مفعولن — فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعو

شورِ پندِ ناصح نے زخم پر نمک چھڑکا — آپ سے کوئی پوچھے تم نے کیا مز
فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن — فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعول

(۵)

بحر

بحر مفرد ہے بحرِ رمل اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف	قصر
محذوف	مقصور
فاعلن	فاعلان

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن محذوف یا مقصور

ل مرا سوزِ نہاں سے بے محابا جل گیا　　آتشِ خاموش کی مانند گویا جل گیا

لاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ل میں ذوقِ وصل و یادِ یار تک باقی نہیں　　آگ اس گھر میں لگی ایسی کہ جو تھا جل گیا

لاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ں عدم سے بھی پرے ہوں ورنہ غافل بارہا　　میری آہِ آتشیں سے بالِ عنقا جل گیا

لاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

رض کیجے جوہرِ اندیشہ کی گرمی کہاں　　کچھ خیال آیا تھا وحشت کا کہ صحرا جل گیا

لاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ں نہیں تجھ کو دکھاتا ورنہ داغوں کی بہار　　اِس چراغاں کا کروں کیا کارفرما جل گیا

لاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ں ہوں و افسردگی کی آرزو غالبؔ کہ دل　　دیکھ کر طرزِ تپاکِ اہلِ دُنیا جل گیا

لاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ رمل اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو

زحاف

خبن	خبن و قصر	حذف و قطع یا بتر
مخبون	مخبون مقصور	محذوف مقطوع یا ابتر
فَعِلاتُن	فَعِلان	فَعْلُن

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون مقصور

شوق ہر رنگ رقیبِ سروساماں نکلا　　قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں

فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعْلُن　　فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعْ

زخم نے داد نہ دی تنگیِ دل کی یارب　　تیر بھی سینۂ بسمل سے پَرافشاں نـ

فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعْلُن　　فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعْ

بوئے گل نالۂ دل دودِ چراغِ محفل　　جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں

فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعْلُن　　فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعْ

دلِ حسرت زدہ تھا مائدۂ لذّتِ درد　　کام یاروں کا بقدرِ لب و دنداں

فَعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعِلان　　فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعْ

اے نو آموزِ فنا ہمّتِ دشوار پسند　　سخت مشکل ہے کہ یہ کام بھی آساں

فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعِلان　　فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعْ

دل میں پھر گریہ نے اک شور اٹھایا غالبؔ　　آہ جو قطرہ نہ نکلا تھا سو طوفاں نکـ

فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعْلُن　　فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعْ

بحر

بحر مرکب ہے بحر مضارع ۔ اصلی ارکان مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن

خرب — اخرب — مفعولُ

کف — مکفوف — مَفَاعیلُ

زحافات فاع لاتن

حذف — محذوف — فاعِلُن

کف — مکفوف — فاعِلاتُ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

ھمکی میں مر گیا جو نہ بابِ نبرد تھا — عشق نبرد پیشہ طلبگار مرد تھا

فعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

تھا زندگی میں موت کا کھٹکا لگا ہوا — اُڑنے سے پیشتر بھی مرا رنگ زرد تھا

فعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

لیفِ نسخہ ہائے وفا کر رہا تھا میں — مجموعۂ خیال ابھی فرد فرد تھا

عولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ل تا جگر کہ ساحلِ دریائے خوں ہے اب — اس رہگزر میں جلوۂ گل آگے گرد تھا

عولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

اقی ہے کوئی کشمکشِ اندوہِ عشق کی — دل بھی اگر گیا تو وہی دل کا درد تھا

عولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

یاب چارہ سازیِ وحشت نہ کر سکے — زنداں میں بھی خیال بیاباں نورد تھا

عولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

لاشِ بے کفن اسدِ خستہ جاں کی ہے — حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

عولُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر

بحر مفرد ہے بحر ہزج ۔ اصلی ارکان ۔ مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن شعر میں د

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

شمارِ سبحہ مرغوبِ بتِ مشکل پسند آیا — تماشائے بیک کف بردنِ صد دل پسن

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

بہ فیضِ بے دلی نومیدیٔ جاوید آساں ہے — کشاکش کو ہمارا عقدۂ مشکل پسند آ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

ہوائے سیرِ گل آئینۂ بے مہریٔ قاتل — کہ اندازِ بخوں غلطیدنِ بسمل پسند آ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

بحر

حر مفرد ہے۔ بحر رمل ۔ اصلی ارکان ۔ فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف و قطع یا بتر	خبن و حذف	خبن
محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون محذوف	مخبون
فَعْلُن	فَعِلُن	فَعِلاتُن

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن مخبون ۔ مخبون محذوف ۔ محذوف مقطوع یا ابتر

ہر میں نقشِ وفا وجہ تسلّی نہ ہوا ۔ ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہ ہوا

علاتن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فِعْلُن ۔ فاعلاتن فَعِلاتُن فَعِلاتن فِعْلُن

بزۂ خط سے ترا کاکل سرکش نہ دبا ۔ یہ زمرّد بھی حریفِ دمِ افعی نہ ہوا

علاتن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فِعْلُن ۔ فاعلاتن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فِعْلُن

ں نے چاہا تھا کہ اندوہِ وفا سے چھوٹوں ۔ وہ ستمگر مرے مرنے پہ بھی راضی نہ ہوا

علاتن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فِعْلُن ۔ فاعلاتن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فِعْلُن

ل گزرگاہِ خیالِ مے و ساغر ہی سہی ۔ گر نفس جادۂ سرمنزلِ تقویٰ نہ ہوا

علاتن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فَعْلُن ۔ فاعلاتن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فِعْلُن

وں ترے وعدہ نہ کرنے پہ بھی راضی کہ کبھی ۔ گوش منّت کشِ گل بانگِ تسلّی نہ ہوا

لاتن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فِعْلُن ۔ فاعلاتن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فِعْلُن

ں سے محرومیٔ قسمت کی شکایت کیجیے ۔ ہم نے چاہا تھا کہ مر جائیں سو وہ بھی نہ ہوا

لاتن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فَعْلُن ۔ فاعلاتن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فَعْلُن

یا صدمۂ ایک جنبشِ لب سے غالبؔ ۔ ناتوانی سے حریفِ دمِ عیسیٰ نہ ہوا

لاتن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فَعْلُن ۔ فاعلاتن فَعِلاتُن فَعِلاتُن فَعْلُن

نام کا ہے میرے وہ دکھ جو کسی کو نہ ملا ۔ کام میں میرے ہے وہ فتنہ کہ برپا نہ ہو

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعْلُن ۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعْل

ہر بنِ مو سے دمِ ذکر نہ ٹپکے خوں ناب ۔ حمزہ کا قصہ ہوا عشق کا چرچا نہ ہو

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلان ۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعْل

قطرے میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کُل ۔ کھیل لڑکوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہو

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن ۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعْل

تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے ۔ دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشا نہ ہو

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن ۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعْل

بحر

حر مفرد ـــ ہے بحر ہزج ۔ اصلی ارکان ۔ مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن شعر میں دوبار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

تائش گر ہے زاہد اس قدر جس باغ رضواں کا
اعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
وہ اک گلدستہ ہے ہم بے خودوں کے طاق نسیاں کا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

یاں کیا کیجئے بیداد کاوش ہائے مژگاں کا
عیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
کہ ہر اک قطرۂ خوں دانہ ہے تسبیح مرجاں کا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

آئی سطوتِ قاتل بھی مانع میرے نالوں کو
اعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
لیا دانتوں میں جو تنکا ہوا ریشہ نیستاں کا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کھاؤں گا تماشا دی اگر فرصت زمانے نے
عیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مرا ہر داغِ دل اک تخم ہے سروِ چراغاں کا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ا آئینہ خانے کا وہ نقشہ تیرے جلوے نے
اعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
کرے جو پرتوِ خورشیدِ عالم شبنمستاں کا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی
عیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہیولیٰ برق خرمن کا ہے خونِ گرم دہقاں کا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اگا ہے گھر میں ہر سو سبزہ ویرانی تماشا کر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مدار اب کھودنے پر گھاس کے ہے میرے در
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفا

خموشی میں نہاں خوں گشتہ لاکھوں آرزوئیں ہیں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
چراغِ مردہ ہوں میں بے زباں گورِ غریبا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفا

ہنوز اک پرتوِ نقشِ خیالِ یار باقی ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
دلِ افسردہ گویا حجرہ ہے یوسف کے زندا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفا

بغل میں غیر کی آج آپ سوتے ہیں کہیں ورنہ
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
سبب کیا خواب میں آ کر تبسم ہائے پنہا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفا

نہیں معلوم کس کس کا لہو پانی ہوا ہوگا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
قیامت ہے سرشک آلودہ ہونا تیری مژ
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفا

نظر میں ہے ہماری جادۂ راہِ فنا غالب
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
کہ یہ شیرازہ ہے عالم کے اجزائے پریشا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفا

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج۔ اصل ارکان۔ مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن شعر میں دوبار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

نہ ہوگا یک بیاباں ماندگی سے ذوق کم میرا   حباب موجۂ رفتار ہے نقشِ قدم میرا
فاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بت تھی چمن سے لیکن اب یہ بے دماغی ہے   کہ موجِ بوئے گل سے ناک میں آتا ہے دم میرا
فاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

سراپا رہنِ عشق و ناگزیرِ الفتِ ہستی   عبادت برق کی کرتا ہوں اور افسوس حا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاع

بقدرِ ظرف ہے ساقی خمارِ تشنہ کامی بھی   جو تو دریائے مے ہے تو میں خمیازہ ہوں سا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاع

(۱۳)

بحر

ر مرکب ہے۔ بحرِ مضارع : اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن شعر میں دوبار

زحافاتِ مفاعیلن

خرب	کف
اخرب	مکفوف
مفعُولُ	مَفَاعِیلُ

زحافاتِ فاع لاتن

حذف	کف	قصر
محذوف	مکفوف	مقصور
فَاْعِ لُنْ	فَاْعِ لَاْتُ	فَاْعِ لَاْنْ

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

رم نہیں ہے تو ہی نواہائے راز کا — یاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا
ول فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن — مفعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن

لِ شکستہ صبح بہارِ نظارہ ہے — یہ وقت ہے شگفتنِ گلہائے ناز کا
ول فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن — مفعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن

اور سوئے غیر نظرہائے تیز تیز — میں اور دکھ تری مژہ ہائے دراز کا
ول فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لان — مفعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن

رف ہے ضبطِ آہ میں میرا وگرنہ میں — طعمہ ہوں ایک ہی نفسِ جاں گداز کا
ول فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن — مفعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن

ہیں بس کہ جوشِ بادہ سے شیشے اچھل رہے — ہر گوشۂ بساط ہے سر شیشہ باز
مفعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن — مفعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ ل

کاوش کا دل کرے ہے تقاضہ کہ ہے ہنوز — ناخن پہ قرض اس گرہِ نیم باز
مفعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لان — مفعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ ل

تاراجِ کاوشِ غمِ ہجراں ہوا اسدؔ — سینہ کہ تھا دفینہ گہرہائے راز
مفعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن — مفعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ

بحر

بحر مفرد ہے بحرِ رمل ۔ اصلی ارکان ۔ فاعلاتن ، فاعلاتن ، فاعلاتن ، فاعلاتن ، شعر میں دوبار

زحاف

حذف — قصر

مخذوف — مقصور

فَاعِلُنْ — فَاعِلَانْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن مخذوف یا مقصور

زمِ شاہنشاہ میں اشعار کا دفتر کھُلا

اعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

رکھیو یارب یہ درِ گنجینۂ گوہر کھُلا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ب ہوئی پھر انجمِ رخشندہ کا منظر کھُلا

اعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

اس تکلّف سے کہ گویا بتکدے کا در کھُلا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

رچہ ہوں دیوانہ پر کیوں دوست کا کھاؤں فریب

اعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

آستیں میں دشنہ پنہاں ہاتھ میں نشتر کھُلا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

نہ سمجھوں اس کی باتیں گو نہ پاؤں اس کا بھید

علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

پر یہ کیا کم ہے کہ مجھ سے وہ پری پیکر کھُلا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ے خیالِ حُسن میں حُسنِ عمل کا سا خیال

علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

خلد کا اک در ہے میری گور کے اندر کھُلا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

مُنہ نہ کھلنے پر ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہیں

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

زُلف سے بڑھ کر نقاب اس شوخ کے مُنہ پر

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا

در پہ رہنے کو کہا اور کہہ کے کیسا پھر گیا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

جتنے عرصے میں مرا لپٹا ہوا بستر کُ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا

کیوں اندھیری ہے شبِ غم ہے بلاؤں کا نزول

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

آج اُدھر ہی کو رہے گا دیدۂ اختر کُ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا

کیا رہوں غربت میں خوش جب ہو حوادث کا یہ حال

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

نامہ لاتا ہے وطن سے نامہ بر اکثر کُ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا

اس کی اُمت میں ہوں میں میرے رہیں کیوں کام بند

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

واسطے جس شہ کے غالبؔ گنبدِ بے در

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا

(۱۵)

بحر

بحر مفرد ہے بحرِ رمل۔ اصلی ارکان فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، ایک شعر میں دو بار

زحاف

حذف — محذوف — فَاعِلُنْ

قصر — مقصور — فَاعِلَانْ

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف یا مقصور

...ب کہ برقِ سوزِ دل سے زہرۂ ابر آب تھا — شعلۂ جوّالہ ہر اک حلقۂ گرداب تھا
...علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

...ں کرم کو عذرِ بارش تھا عناں گیرِ خرام — گریے سے یاں پنبۂ بالش کفِ سیلاب تھا
...لاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

...ں خود آرائی کو تھا موتی پرونے کا خیال — یاں ہجومِ اشک میں تارِ نگہ نایاب تھا
...لاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

...وۂ گُل نے کیا تھا واں چراغاں آب جو — یاں رواں مژگانِ چشمِ تر سے خونِ ناب تھا
...لاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلان فاعلن

یاں سرِ پُرشور بے خوابی سے تھا دیوار جو — واں وہ فرقِ ناز محوِ بالشِ کم خواب تھ...
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعـ...

یاں نفس کرتا تھا روشن شمعِ بزمِ بے خودی — جلوۂ گُل واں بساطِ صحبتِ احباب...
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا...

فرش سے تا عرش واں طوفاں تھا موجِ رنگ کا — یاں زمیں سے آسماں تک سوختن کا باب...
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعل...

ناگہاں اس رنگ سے خوں نابہ ٹپکانے لگا — دل کہ ذوقِ کاوشِ ناخن سے لذت یاب...
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعل...

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل۔ اصلی ارکان فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، شعر میں دوبار

زحاف

حذف

محذوف

فَاعِلُنْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن محذوف

ئدل میں شب اندازِ اثر نایاب تھا   تھا سپندِ بزمِ وصلِ غیر گو بے تاب تھا
علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

قدمِ سیلاب سے دل کیا نشاط آہنگ ہے   خانۂ عاشق مگر سازِ صدائے آب تھا
علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

زشِ ایامِ خاکستر نشینی کیا کہوں   پہلوئے اندیشہ وقفِ بسترِ سنجاب تھا
علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ھ نہ کی اپنے جنونِ نارسانے ورنہ یاں   ذرہ ذرہ روکشِ خورشیدِ عالم تاب تھا
علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

آج کیوں پروا نہیں اپنے اسیروں کی تجھے   کل تلک تیرا بھی دل مہر و وفا کا باب ت
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعل

یاد کر وہ دن کہ ہر اک حلقہ تیرے دام کا   انتظارِ صید میں اک دیدۂ بے خواب ت
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعل

میں نے روکا رات غالبؔ کو وگرنہ دیکھتے   اس کے سیلِ گریہ میں گردوں کفِ سیلاب ت
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعل

بحر

...مرکب ہے۔ بحرِ مضارع۔ اصلی ارکان مفاعیلن، فاع لاتن، مفاعیلن، فاع لاتن، شعر میں دوبار

...حافاتِ مفاعیلن زحافاتِ فاع لاتن

...خرب	کف	حذف	کف	قصر
...اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مَفْعُوْلُ	مَفَاْعِیْلُ	فَاْعِ لُنْ	فَاْعِ لَاْتُ	فَاْعِ لَاْنْ

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن، اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور

...ایک قطرے کا مجھے دینا پڑا حساب خونِ جگر ودیعتِ مژگانِ یار تھا
...فعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لان مفعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن
...ب میں ہوں اور ماتمِ یک شہرِ آرزو توڑا جو تو نے آئینہ تمثال دار تھا
...فعولُ فاعِ لات مفاعیلُ فاعِ لُن مفعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن
...لیوں میں میری نعش کو کھینچے پھرو کہ میں جاں دادۂ ہوائے سرِ رہ گزار تھا
...فعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن مفعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن
...وجِ سرابِ دشتِ وفا کا نہ پوچھ حال ہر ذرّہ مثلِ جوہرِ تیغ آب دار تھا
...فعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لان مفعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن
...لم جانتے تھے ہم بھی غمِ عشق کو اسدؔ دیکھا تو کم ہوئے پہ غمِ روزگار تھا
...فعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن مفعولُ فاعِ لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ رمل۔ اصلی ارکان فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، شعر میں دوبار

زحاف

خبن	حذف و قطع یا بتر	خبن و تسکین و قصر	خبن و قصر
مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مسکن مقصور	مخبون مقصور
فَعِلَاْتُنْ	فَعْلُنْ	فَعْلَاْنْ	فَعِلَاْنْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع یا ابتر مخبون مسکن مقصور مخبون مقصور

بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا آدمی کو بھی میسّر نہیں انساں ہونا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
گریہ چاہے ہے خرابی مرے کاشانے کی در و دیوار سے ٹپکے ہے بیاباں ہونا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
وائے دیوانگیٔ شوق کہ ہر دم مجھ کو آپ جانا اُدھر اور آپ ہی حیراں ہونا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
جلوہ از بس کہ تقاضائے نگہ کرتا ہے جوہرِ آئینہ بھی چاہے ہے مژگاں ہونا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
عشرتِ قتل گہِ اہلِ تمنا مت پوچھ عیدِ نظارہ ہے شمشیر کا عریاں ہونا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

لے گئے خاک میں ہم داغِ تمنّائے نشاط   تو ہو اور آپ بصد رنگ گلستاں ہونا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلان   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعلُن

عشرتِ پارۂ دل زخمِ تمنّا کھانا   لذّتِ ریشِ جگر غرقِ نمک داں ہونا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعلُن

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ   ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعلُن

حیف اس چار گرہ کپڑے کی قسمت غالبؔ   جس کی قسمت میں ہو عاشق کا گریباں ہونا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعلُن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل۔ اصلی ارکان فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، شعر میں دو بار

زحاف

حذف   قصر

محذوف   مقصور

فَاعِلُنْ   فَاعِلَانْ

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف یا مقصور

شب خمارِ شوقِ ساقی رستخیز اندازہ تھا   تا محیطِ بادہ صورت خانۂ خمیازہ تھا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

یک قدم وحشت سے درسِ دفترِ امکاں کھلا   جادہ اجزائے دو عالم دشت کا شیرازہ تھا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مانعِ وحشت خرامی ہائے لیلیٰ کون ہے   خانۂ مجنونِ صحرا گرد بے دروازہ تھا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

پوچھ مت رسوائیِ اندازِ استغنائے حسن   دست مرہونِ حنا، رخسار رہنِ غازہ تھا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

نالۂ دل نے دیئے اوراقِ لختِ دل بہ باد   یادگارِ نالہ اک دیوانِ بے شیرازہ تھا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

بحر مفرد ہے بحر رمل۔ اصلی ارکان فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف — محذوف — فَاعِلُنْ

قصر — مقصور — فَاعِلَانْ

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف یا مقصور

دوست غم خواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ آئیں گے کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
ہم کہیں گے حالِ دل اور آپ فرمائیں گے کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

حضرتِ ناصح گر آویں دیدہ و دل فرشِ راہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھائیں گے کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
عذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لائیں گے کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

گر کیا ناصح نے ہم کو قید اچھا یوں سہی
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
یہ جنونِ عشق کے انداز چھٹ جائیں گے کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

خانہ زادِ زلف ہیں زنجیر سے بھاگیں گے کیوں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
ہیں گرفتارِ وفا زنداں سے گھبرائیں گے کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہے اب اس معمورہ میں قحطِ غمِ الفت اسدؔ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
ہم نے یہ مانا کہ دلّی میں رہیں کھائیں گے کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعر میں آٹھ بار

زحاف

شکل

مشکول

فَعِلَاتُ

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن مشکول

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا
فَعِلَاتُ فاعلاتن فَعِلَاتُ فاعلاتن
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا
فَعِلَاتُ فاعلاتن فَعِلَاتُ فاعلاتن

ترے وعدے پر جیے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
فَعِلَاتُ فاعلاتن فَعِلَاتُ فاعلاتن
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا
فَعِلَاتُ فاعلاتن فَعِلَاتُ فاعلاتن

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا
فَعِلَاتُ فاعلاتن فَعِلَاتُ فاعلاتن
کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا
فَعِلَاتُ فاعلاتن فَعِلَاتُ فاعلاتن

ئی میرے دل سے پوچھے ترے تیرِ نیم کش کو — یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا
لاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن — فَعِلاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن

ہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح — کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غم گسار ہوتا
لاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن — فَعِلاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن

سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا — جسے غم سمجھ رہے ہو اگر یہ شرار ہوتا
لاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن — فَعِلاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن

اگرچہ جاں گسل ہے پہ کہاں بچیں کہ دل ہے — غمِ عشق گر نہ ہوتا غمِ روزگار ہوتا
لاتُ فاعلاتن فَعِلات فاعلاتن — فَعِلاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن

کس سے ہیں کہ کیا ہے شبِ غم بری بلا ہے — مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایک بار ہوتا
لاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن — فَعِلاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن

ئے مر کے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرقِ دریا — نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا
لاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن — فَعِلاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن

ے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا — جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہیں دو چار ہوتا
لاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن — فَعِلاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن

سائل تصوف یہ ترا بیان غالب — تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا
لاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن — فَعِلاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن

(۲۲)

بحر

بحر مفرد ہے - بحر ہزج - اصلی ارکان مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، شعر میں

زحاف

حذف	قصر
محذوف	مقصور
فَعُولُنْ	فَعُولَانْ

غزل کی بحر

بحر ہزج مسدس محذوف یا مقصور

ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا — نہ ہو مرنا تو جینے کا مزا
مفاعیلن مفاعیلن فعولن — مفاعیلن مفاعیلن فعو

تجاہل پیشگی سے مدعا کیا — کہاں تک اے سراپا ناز کیا
مفاعیلن مفاعیلن فعولن — مفاعیلن مفاعیلن فعو

نوازش ہائے بے جا دیکھتا ہوں — شکایت ہائے رنگیں کا گلا
مفاعیلن مفاعیلن فعولن — مفاعیلن مفاعیلن فعو

نگاہِ بے محابا چاہتا ہوں — تغافل ہائے تمکیں آزما
مفاعیلن مفاعیلن فعولن — مفاعیلن مفاعیلن فعو

فروغِ شعلۂ خس اک نفس ہے — ہوس کو پاسِ ناموسِ وفا
مفاعیلن مفاعیلن فعولن — مفاعیلن مفاعیلن فعول

نس موجِ محیطِ بےخودی ہے — تغافل ہائے ساقی کا گلا کیا

اعیلن مفاعیلن فعولن — مفاعیلن مفاعیلن فعولن

ماغ عطرِ پیراہن نہیں ہے — غمِ آوارگی ہائے صبا کیا

اعیلن مفاعیلن فعولن — مفاعیلن مفاعیلن فعولن

لِ ہر قطرہ ہے سازِ انا البحر — ہم اُس کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا

اعیلن مفاعیلن فعولان — مفاعیلن مفاعیلن فعولن

ابا کیا ہے میں ضامن ادھر دیکھ — شہیدانِ نگہ کا خوں بہا کیا

اعیلن مفاعیلن فعولان — مفاعیلن مفاعیلن فعولن

سن اے غارت گرِ جنسِ وفا سن — شکستِ قیمتِ دل کی صدا کیا

اعیلن مفاعیلن فعولن — مفاعیلن مفاعیلن فعولن

یا کس نے جگرداری کا دعویٰ — شکیبِ خاطرِ عاشق بھلا کیا

اعیلن مفاعیلن فعولن — مفاعیلن مفاعیلن فعولن

ہ قاتل وعدۂ صبر آزما کیوں — یہ کافرِ فتنۂ طاقت رُبا کیا

اعیلن مفاعیلن فعولان — مفاعیلن مفاعیلن فعولن

لائے جاں ہے غالبؔ اس کی ہر بات — عبارت کیا اشارت کیا ادا کیا

اعیلن مفاعیلن فعولان — مفاعیلن مفاعیلن فعولن

بحر

بحر مفرد ہے - بحرِ رمل   اصلی ارکان   فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، شعر میں دو

زحافات

خبن	خبن وحذف	حذف وقطع یا ابتر	بتر و تسبیغ
مخبون	مخبون محذوف	محذوف مقطوع یا ابتر	ابتر مسبغ
فَعِلاتُنْ	فَعِلُنْ	فَعْلُنْ	فَعْلَانْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن مخبون مخبون محذوف محذوف مقطوع یا ابتر ابتر مسبغ یا مخبون مسکن مقصور

درخورِ قہر و غضب جب کوئی ہم سا نہ ہوا — پھر غلط کیا ہے کہ ہم سا کوئی پیدا نہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِ

بندگی میں بھی وہ آزادہ و خودبیں ہیں کہ ہم — اُلٹے پھر آئے درِ کعبہ اگر وا نہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِ

سب کو مقبول ہے دعویٰ تری یکتائی کا — روبرو کوئی بُتِ آئینہ سیما نہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِ

کم نہیں نازشِ ہم نامیٔ چشمِ خوباں — تیرا بیمار بُرا کیا ہے گر اچھا نہ ہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِ

سینے کا داغ ہے وہ نالہ جو لب تک نہ گیا — خاک کا رزق ہے وہ قطرہ کہ دریا نہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِ

بحر

...ر مفرد ہے بحرِ ہزج ۔ مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحرِ ہزج مثمن سالم

...ر ہم وہ جنوں جولاں گدائے بے سر و پا ہیں — کہ ہے سرپنجۂ مژگانِ آہو پشتِ خار اپنا

...یلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے بحرِ ہزج ۔ مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحرِ ہزج مثمن سالم

پئے نذرِ کرم تحفہ ہے شرمِ نارسائی کا — بہ خوں غلطیدنِ صد رنگ دعویٰ پار...

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاع...

نہ ہو حسنِ تماشا دوست رسوا بے وفائی کا — بہ مہرِ صد نظر ثابت ہے دعویٰ پارسا...

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاع...

زکوٰۃِ حسن دے اے جلوۂ بینش کہ مہر آسا — چراغِ خانۂ درویش ہو کاسہ گدائ...

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاع...

نہ مارا جان کر بے جرم قاتل تیری گردن پر — رہا مانندِ خونِ بے گنہ حق آشنائ...

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاع...

تمنائے زباں محوِ سپاسِ بے زبانی ہے — مٹا جس سے تقاضا شکوۂ بے دست و پا...

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاع...

وہی اک بات ہے جو یاں نفس واں نکہتِ گل ہے — چمن کا جلوہ باعث ہے مری رنگیں نوا...

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفا[illegible]ن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاع...

دہانِ ہر بتِ پیغارہ جو زنجیرِ رسوائی — عدم تک بے وفا چرچا ہے تیری بے وفا...

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاع...

نہ دے نامے کو اتنا طول غالبؔ مختصر لکھ دے — کہ حسرت سنج ہوں عرضِ ستم ہائے جدا...

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاع...

(۲۶)

بحر

…مفرد ہے بحرِ رمل۔ اصلی ارکان فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، شعر میں دوبار

زحاف

حذف — قصر

محذوف — مقصور

فَاعِلُنْ — فَاعِلَانْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن محذوف یا مقصور

رنہ اندوہِ شبِ فرقت بیاں ہو جائے گا — بے تکلف داغِ مہ مہرِ دہاں ہو جائے گا

علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہرہ گر ایسا ہی شامِ ہجر میں ہوتا ہے آب — پرتوِ مہ تابِ سیلِ خانماں ہو جائے گا

علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ے تو لوں سوتے میں اس کے پاؤں کا بوسہ مگر — ایسی باتوں سے وہ کافر بدگماں ہو جائے گا

علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ل کو ہم صرفِ وفا سمجھے تھے کیا معلوم تھا — یعنی یہ پہلے ہی نذرِ امتحاں ہو جائے گا

علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ب کے دل میں ہے جگہ تیری جو تو راضی ہوا — مجھ پہ گویا اک زمانہ مہرباں ہو جائے گا

اعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

گر نگاہِ گرم فرماتی رہی تعلیمِ ضبط — شعلہ خس میں جیسے خوں رگ میں نہاں ہو ج

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعل

باغ میں مجھ کو نہ لے جا ورنہ میرے حال پر — ہر گلِ تر ایک چشمِ خوں فشاں ہو جا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا

وائے گر میرا ترا انصاف محشر میں نہ ہو — اب تلک تو یہ توقع ہے کہ واں ہو جا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا

فائدہ کیا سوچ آخر تو بھی دانا ہے اسدؔ — دوستی ناداں کی ہے جی کا زیاں ہو جا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا

بحر

بحر مسدس الاصل اور مرکب ہے۔ بحر خفیف اصل ارکان۔ فاعلاتن، مس تفع لن، فاعلاتن،
شعر میں دو بار۔

زحافِ مُس تفع لُن

خبن

مخبون

مَفَاعِلُنْ

زحافاتِ فاعلاتن

خبن وحذف	حذف و قطع یا بتر	خبن وقصر	بتر و تسبیغ
مخبون محذوف	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مقصور	ابتر مسبغ
فَعِلُنْ	فَعْلُنْ	فَعِلَاتْ	فَعْلَانْ

وٹ: یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ بحر رمل بحر مجتث اور بحر خفیف میں فاعلاتن کے یہ چاروں
وزان ایک ہی غزل میں جمع ہو سکتے ہیں۔ اور ان سب کا وزن ایک ہی شمار کیا جاتا ہے۔

غزل کی بحر

ر خفیف مسدس مخبون، مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون مقصور، ابتر مسبغ

رد منّت کشِ دوا نہ ہوا
علاتن مفاعلن فَعِلُن
میں نہ اچھا ہوا بُرا نہ ہوا
فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن

ع کرتے ہو کیوں رقیبوں کو
علاتن مفاعلن فَعْلُن
اک تماشا ہوا گِلا نہ ہوا
فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن

م کہاں قسمت آزمانے جائیں
علاتن مفاعلن فَعْلَان
تو ہی جب خنجر آزما نہ ہوا
فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
فاعلاتن مفاعلن فَعِلَاتْ
گالیاں کھا کے بے مزا نہ ہ
فاعلاتن مفاعلن فَعِ

ہے خبر گرم ان کے آنے کی
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن
آج ہی گھر میں بوریا نہ
فاعلاتن مفاعلن فَعِ

کیا وہ نمرود کی خدائی تھی
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن
بندگی میں مرا بھلا نہ
فاعلاتن مفاعلن فَ

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن
حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ
فاعلاتن مفاعلن فَ

زخم گر دب گیا لہو نہ تھما
فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن
کام گر رُک گیا روا نہ
فاعلاتن مفاعلن فَ

رہزنی ہے کہ دل ستانی ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن
لے کے دِل دل ستاں روا
فاعلاتن مفاعلن فَ

کچھ تو پڑھیے کہ لوگ کہتے ہیں
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن
آج غالبؔ غزل سرا نہ
فاعلاتن مفاعلن

بحر

بحر مرکب ہے بحرِ مجتث۔ اصلی ارکان مس تفع لنُ فاعلاتنُ مس تفع لنُ فاعلاتنُ شعر میں دوبار

زحاف مس تفع لن	زحافاتِ فاعلاتن			
خبن	خبن	خبن و حذف	قطع و حذف یا ابتر	خبن و تسکین و قصر یا ابتر و تسبیغ
مخبون	مخبون	مخبون محذوف	مقطوع محذوف یا ابتر	مخبون مسکن مقصور یا ابتر مسبغ
مَفَاعِلُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعِلُنْ	فَعْلُنْ	فَعْلَانْ

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن مخبون، مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون مسکن مقصور یا ابتر مسبغ

گلہ ہے شوق کو دل میں بھی تنگیٔ جا کا — گہر میں محو ہوا اضطراب دریا کا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

یہ جانتا ہوں کہ تو اور پاسخ مکتوب — مگر ستم زدہ ہوں ذوقِ خامہ فرسا کا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَان — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

حنائے پائے خزاں ہے بہار اگر ہے یہی — دوامِ کلفتِ خاطر ہے عیش دنیا کا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

غمِ فراق میں تکلیفِ سیرِ باغ نہ دو — مجھے دماغ نہیں خندہ ہائے بیجا کا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

ہنوز محرومیٔ حسن کو ترستا ہوں — کرے ہے ہر بنِ مو کام چشمِ بینا کا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

دل اس کو پہلے ہی ناز و ادا سے دے بیٹھے — ہمیں دماغ کہاں حسن کے تقاضا کا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

نہ کہہ کہ گریہ بہ مقدارِ حسرتِ دل ہے — مری نگاہ میں ہے جمع و خرچ دریا کا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

فلک کو دیکھ کے کرتا ہوں اس کو یاد اسدؔ — جفا میں اس کی ہے انداز کارفرما کا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل۔ اصلی ارکان فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، شعر میں دوبار

زحاف

حذف

محذوف

فَاعِلُن

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن محذوف

قطرۂ مے بس کہ حیرت سے نفس پرور ہوا خطِ جامِ مے سراسر رشتۂ گوہر ہوا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

اعتبارِ عشق کی خانہ خرابی دیکھنا غیر نے کی آہ لیکن وہ خفا مجھ پر ہوا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ رمل۔ اصلی ارکان فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، شعر میں دوبار

زحاف

خبن حذف و قطع یا بتر

مخبون محذوف مقطوع یا ابتر

فَعِلَاتُن فَعْلُن

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن، مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر

جب بہ تقریبِ سفر یار نے محمل باندھا تپشِ شوق نے ہر ذرہ پہ اک دل باندھا

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاعِ لاتن۔ مفاعیلن فاعِ لاتن۔ ایک شعر میں دو بار۔

زحاف

خرب

اخرب

مَفْعُولُ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اخرب

ں اور بزمِ مے سے یوں تشنہ کام آؤں　　گر میں نے کی تھی توبہ ساقی کو کیا ہوا تھا

عولُ فاعلاتن مفعولُ فاعِ لاتن　　مفعولُ فاعِ لاتن مفعولُ فاعِ لاتن

ہے ایک تیر جس میں دونوں چھدے پڑے ہیں　　وہ دن گئے کہ اپنا دل سے جگر جدا تھا

فعولُ فاعِ لاتن مفعولُ فاعِ لاتن　　مفعولُ فاعِ لاتن مفعولُ فاعِ لاتن

ادگی میں غالب کچھ بن پڑے تو جانوں　　جب رشتہ بے گرہ تھا ناخن گرہ کشا تھا

فعولُ فاعِ لاتن مفعولُ فاعِ لاتن　　مفعولُ فاعِ لاتن مفعولُ فاعِ لاتن

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو با

زحاف

خبن　　حذف وقطع یا بتر

مخبون　　محذوف مقطوع یا ابتر

فَعِلاتُن　　فَعْلُن

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن، مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر

گھر ہمارا جو نہ روتے بھی تو ویراں ہوتا　　بحر گر بحر نہ ہوتا تو بیاباں ہو

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُن　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فع

تنگیِ دل کا گلہ کیا یہ وہ کافر دل ہے　　کہ اگر تنگ نہ ہوتا تو پریشاں

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُن　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فع

بعد ایک عمرِ ورع بار تو دیتا بارے　　کاش رضواں ہی درِ یار کا درباں ہو

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُن　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فع

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحرِ ہزج مثمن سالم

ہ تھا کچھ تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا — ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

اعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

وا جب غم سے یوں بے حس تو غم کیا سر کے کٹنے کا — نہ ہوتا گر جدا تن سے تو زانو پر دھرا ہوتا

اعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

وئی مدت کہ غالب مر گیا، پر یاد آتا ہے — وہ ہر ایک بات پر کہنا کہ یوں ہوتا تو کیا ہوتا

اعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن

خرب — کف

اخرب — مکفوف

مَفعُولُ — مَفَاعِیْلُ

زحافاتِ فاع لاتن

کف — حذف — قصر

مکفوف — محذوف — مقصور

فَاعِ لَاتُ — فَاعِ لُن — فَاعِ لَانُ

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن۔ اخرب۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

یک ذرہ زمیں نہیں بے کار باغ کا — یاں جادہ بھی فتیلہ ہے لالہ کے داغ کا

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بے مے کسے ہے طاقتِ آشوبِ آگہی — کھینچا ہے عجزِ حوصلہ نے خطِ ایاغ کا

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل — کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

...ہ نہیں ہے نشۂ فکرِ سخن مجھے | تریاکیٔ قدیم ہوں دُودِ چراغ کا
...ولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن
...بار بندِ عشق سے آزاد ہم ہوئے | پر کیا کریں کہ دل ہی عدو ہے فراغ کا
...ولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن
...خونِ دل ہے چشم میں موجِ نگہ غبار | یہ مے کدہ خراب ہے مے کے سراغ کا
...ول فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لان | مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن
...غِ شگفتہ تیرا بساطِ نشاطِ دل | ابرِ بہار خم کدہ کس کے دماغ کا
...لُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دوبا...

زحاف

خبن	حذف و قطع یا بتر	خبن و قصر	خبن و تسکین و قصر	خبن و حذف
مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مقصور	مخبون مسکن مقصور	مخبون محذوف
فَعِلَاتُنْ	فَعْلُنْ	فَعِلَانْ	فَعْلَانْ	فَعِلُنْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن: مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون محذوف، مخبون مقصور، مخبون مسکن مقصو...

وہ میری چینِ جبیں سے غمِ پنہاں سمجھا | رازِ مکتوب بہ بے ربطیٔ عنواں سمـ...
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن
یک الف بیش نہیں صیقلِ آئینہ ہنوز | چاک کرتا ہوں میں جب سے کہ گریباں سمـ...
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن ...
شرحِ اسبابِ گرفتاریٔ خاطر مت پوچھ | اس قدر تنگ ہوا دل کہ میں زنداں سمـ...
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَان | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن
بدگمانی نے نہ چاہا اسے سرگرمِ خرام | رُخ پہ ہر قطرہ عرق دیدۂ حیراں سمـ...
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعل...

جز سے اپنے یہ جانا کہ وہ بدخو ہوگا — نبضِ خس سے تپشِ شعلۂ سوزاں سمجھا

علاتن فعلاتن فعلاتن فعلن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

فرِ عشق میں کی ضعف نے راحت طلبی — ہر قدم سائے کو میں اپنا شبستاں سمجھا

ِعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعِلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

تھا گریزاں مژۂ یار سے دل تادمِ مرگ — دفعِ پیکانِ قضا اس قدر آساں سمجھا

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعِلان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

دل دیا جان کے کیوں اس کو وفادار اسدؔ — غلطی کی کہ جو کافر کو مسلماں سمجھا

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن — فِعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں

زحاف

خبن	خبن و حذف	خبن و قصر	حذف و قطع یا بتر
مخبون	مخبون محذوف	مخبون مقصور	محذوف مقطوع یا ابتر
فِعلاتُن	فَعِلُن	فَعِلان	فَعْلُن

غزل کی بحر

بحر رمل مسدس، مخبون، مخبون محذوف، مخبون مقصور، محذوف مقطوع یا ابتر

پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا — دل جگر تشنۂ فریاد آیا

فاعلاتن فِعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فِعلاتن فَعْلُن

دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز — پھر ترا وقتِ سفر یاد آیا

فاعلاتن فِعلاتن فَعِلان — فاعلاتن فِعلاتن فَعْلُن

سادگی ہائے تمنا یعنی — پھر وہ نیرنگِ نظر یاد آیا

فاعلاتن فِعلاتن فُعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فَعْلُن

عذرِ واماندگی اے حسرتِ دل — نالہ کرتا تھا جگر یاد آیا

فاعلاتن فِعلاتن فُعِلُن — فاعلاتن فِعلاتن فَعْلُن

زندگی یوں بھی گذر ہی جاتی — کیوں ترا راہ گذر یاد آیا
فاعلاتن فعِلاتن فعْلن — فاعلاتن فعِلاتن فعْلن

کیا ہی رضواں سے لڑائی ہوگی — گھر ترا خُلد میں گر یاد آیا
فاعلاتن فعِلاتن فعْلن — فاعلاتن فعِلاتن فعْلن

آہ وہ جرأتِ فریاد کہاں — دل سے تنگ آ کے جگر یاد آیا
فاعلاتن فعِلاتن فَعِلاَن — فاعلاتن فعِلاتن فعْلن

پھر ترے کوچے کو جاتا ہے خیال — دلِ گم گشتہ مگر یاد آیا
فاعلاتن فعِلاتن فَعِلاَن — فَعِلاتن فعِلاتن فعْلن

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے — دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا
فاعلاتن فعِلاتن فعْلن — فاعلاتن فعِلاتن فعْلن

میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسد — سنگ اٹھایا تھا کہ سر یاد آیا
فاعلاتن فعِلاتن فَعِلُن — فاعلاتن فعِلاتن فعْلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل: اصل ارکان، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

خبن	خبن و حذف	خبن و قصر	خبن و تسکین و قصر	حذف و قطع یا بتر
مخبون	مخبون محذوف	مخبون مقصور	مخبون مسکن مقصور	محذوف مقطوع یا ابتر
فَعِلَاتُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلَانْ	فَعْلَانْ	فَعْلُنْ

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن، مخبون، مخبون محذوف، مخبون مقصور، مخبون مسکن مقصور، محذوف مقطوع یا ابتر

ہوئی تاخیر تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا — آپ آتے تھے مگر کوئی عناں گیر بھی تھا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ

تم سے بے جا ہے مجھے اپنی تباہی کا گلہ — اس میں کچھ شائبۂ خوبیٔ تقدیر بھی تھا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن

تو مجھے بھول گیا ہو تو پتہ بتلا دوں؟ — کبھی فتراک میں تیرے کوئی نخچیر بھی تھا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلاَن — فعِلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

قید میں ہے ترے وحشی کو وہی زلف کی یاد — ہاں کچھ اک رنجِ گرانباریٔ زنجیر بھی تھا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاَن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بجلی ایک کوند گئی آنکھوں کے آگے تو کیا   بات کرتے کہ میں لب تشنۂ تقریر بھی تھا

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعِلن

یوسف اس کو کہوں اور کچھ نہ کہے خیر ہوئی   گر بگڑ بیٹھے تو میں لائقِ تعزیر بھی تھا

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

دیکھ کر غیر کو ہو کیوں نہ کلیجہ ٹھنڈا   نالہ کرتا تھا ولے طالب تاثیر بھی تھا

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

پیشے میں عیب نہیں رکھیے نہ فرہاد کو نام   ہم ہی آشفتہ سروں میں وہ جواں میر بھی تھا

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلان   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعِلن

ہم تھے مرنے کو کھڑے پاس نہ آیا نہ سہی   آخر اس شوخ کے ترکش میں کوئی تیر بھی تھا

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق   آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعِلن

ریختے کے تمہیں استاد نہیں ہو غالب   کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

(۳۸)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر متقارب: اصلی ارکان، فعولن، فعولن، فعولن، فعولن۔ شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر متقارب مثمن سالم

لبِ خشک در تشنگی مردگاں کا   زیارت کدہ ہوں دل آزردگاں کا

فعولن فعولن فعولن فعولن   فعولن فعولن فعولن فعولن

ہمہ نا امیدی ہمہ بدگمانی   میں دل ہوں فریبِ وفا خوردگاں کا

فعولن فعولن فعولن فعولن   فعولن فعولن فعولن فعولن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصل ارکان، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

قصر	حذف	کف	خرب
مقصور	محذوف	مکفوف	اخرب
فاع لان	فعولن	مفاعیلُ	مفعولُ

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن۔ اخرب، مکفوف۔ محذوف یا مقصور

تو دوست کسی کا بھی ستم گر نہ ہوا تھا   اوروں پہ ہے وہ ظلم جو مجھ پر نہ ہوا تھا

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

چھوڑا مہِ نخشب کی طرح دستِ قضا نے   خورشید ہنوز اس کے برابر نہ ہوا تھا

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

توفیق بہ اندازۂ ہمّت ہے ازل سے   آنکھوں میں ہے وہ قطرہ کہ گوہر نہ ہوا تھا

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

جب تک کہ نہ دیکھا تھا قدِ یار کا عالم   میں معتقدِ فتنۂ محشر نہ ہوا تھا

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

میں سادہ دل آزردگیٔ یار سے خوش ہوں   یعنے سبقِ شوق مکرّر نہ ہوا تھا

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

دریائے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک   میرا سرِ دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

جاری تھی اسدؔ داغِ جگر سے مری تحصیل   آتش کدہ جاگیرِ سمندر نہ ہوا تھا

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان   مفعول مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

(۴۰)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف

محذوف

فاعلن

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن، محذوف

شب کہ وہ مجلس فروزِ خلوتِ ناموس تھا — رشتۂ ہر شمع خارِ کسوتِ فانوس تھا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مشہدِ عاشق سے کوسوں تک جو اُگتی ہے حنا — کس قدر یارب ہلاکِ حسرتِ پابوس تھا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

حاصلِ الفت نہ دیکھا جز شکستِ آرزو — دل بہ دل پیوستہ گویا یک لبِ افسوس تھا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

کیا کہوں بیماریٔ غم کی فراغت کا بیاں — جو کہ کھایا خونِ دل بے منتِ کیموس تھا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

(۴۱)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اخرب، مکفوف، محذوف

آئینہ دیکھ اپنا سا منھ لے کے رہ گئے — صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لات مفاعیلُ فاع لن

قاصد کو اپنے ہاتھ سے گردن نہ ماریے — اس کی خطا نہیں ہے یہ میرا قصور تھا

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ · فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر مرکب ہے۔ بحرِ مضارع: اصل ارکان: مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن۔ اخرب۔ مکفوف، محذوف یا مقصور

عرضِ نیازِ عشق کے قابل نہیں رہا — جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

جاتا ہوں داغِ حسرتِ ہستی لیے ہوئے — ہوں شمع کشتہ درخورِ محفل نہیں رہا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع لن

مرنے کی اے دل اور ہی تدبیر کر کہ میں — شایانِ دست و بازوئے قاتل نہیں رہا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

برروئے شش جہت درِ آئینہ باز ہے — یاں امتیازِ ناقص و کامل نہیں رہا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع لن

وا کر دیے ہیں شوق نے بندِ نقابِ حسن — غیر از نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا
مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار — لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

دل سے ہوائے کشتِ وفا مٹ گئی کہ واں — حاصل سوائے حسرتِ حاصل نہیں رہا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بیدادِ عشق سے نہیں ڈرتا مگر اسدؔ — جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع لن — مفعولُ فاع لات مفاعیل فاع لن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ رمل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دوبار

زحاف

حذف   قصر

محذوف   مقصور

فَاعِلُنْ   فَاعِلَانْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن۔ محذوف یا مقصور

رشک کہتا ہے کہ اس کا غیر سے اخلاص حیف   عقل کہتی ہے کہ وہ بے مہر کس کا آشنا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ذرہ ذرہ ساغرِ مے خانۂ نیرنگ ہے   گردشِ مجنوں بہ چشمک ہائے لیلیٰ آشنا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

شوق ہے ساماں طرازِ نازشِ اربابِ عجز   ذرہ صحرا دست گاہ و قطرہ دریا آشنا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

میں اور اک آفت کا ٹکڑا وہ دلِ وحشی کہ ہے   عافیت کا دشمن اور آوارگی کا آ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعل

شکوہ سنجِ رشک ہم دیگر نہ رہنا چاہیے   میرا زانو مونس اور آئینہ تیرا آ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

کوہ کن نقاش اک تمثالِ شیریں تھا اسد   سنگ سے سر مار کر ہووے نہ پیدا آ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاع

(۴۴)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مقتضب: اصل ارکان: مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن شعر میں دو بار

غزل کی بحر

بحر مقتضب مثمن، مطوی، مقطوع

ذکر اس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا — بن گیا رقیب آخر تھا جو رازداں اپنا
فاعلاتُ مفعولن فاعلات مفعولن — فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

مے وہ کیوں بہت پیتے بزمِ غیر میں یارب — آج ہی ہوا منظور اُن کو امتحاں اپنا
فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن — فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

منظر اک بلندی پر اور ہم بنا سکتے — عرش سے اُدھر ہوتا کاش کہ مکاں اپنا
فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن — فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

دے وہ جس قدر ذلت ہم ہنسی میں ٹالیں گے — بارے آشنا نکلا ان کا پاسباں
فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن — فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

دردِ دل لکھوں کب تک جاؤں اُن کو دکھلادوں — انگلیاں فِگار اپنی خامہ خونچکاں
فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن — فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعو

گھستے گھستے مٹ جاتا آپ نے عبث بدلا — ننگِ سجدہ سے میرے سنگِ آستاں
فاعلاتُ مفعولن فاعلات مفعولن — فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

تا کرے نہ غمازی کرلیا ہے دشمن کو — دوست کی شکایت میں ہم نے ہم زباں
فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن — فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعو

ہم کہاں کے دانا تھے کس ہنر میں یکتا تھے — بے سبب ہوا غالب دشمن آسماں
فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن — فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعو

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

خبن — مخبون — فَعِلَاتُنْ

حذف و قطع یا بتر — محذوف مقطوع یا ابتر — فَعْلُنْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن۔ مخبون۔ محذوف مقطوع یا ابتر

رمۂ مفت نظر ہوں میری قیمت کیا ہے — کہ رہے چشمِ خریدار پہ احساں میرا
علاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَنْ

خصتِ نالہ مجھے دے کہ مبادا ظالم — تیرے چہرے سے ہو ظاہر غمِ پنہاں میرا
علاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَنْ

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحرِ مضارع: اصلی ارکان، مفاعیلن۔ فاع لاتن مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ ایک شعر میں دو

زحافاتِ مفاعیلن — زحافاتِ فاع لاتن

خرب — اخرب — مَفْعُوْلُ

کف — مکفوف — مَفَاعِیْلُ

حذف — محذوف — فاعِ لُنْ

کف — مکفوف — فاعِ لاتُ

قصر — مقصور — فاعِ لان

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن۔ اخرب۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

غافل بہ وہمِ نازِ خود آرا ہے ورنہ یاں — بے شانۂ صبا نہیں طرّہ گیا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع لن — مفعولُ فاع لات مفاعیل فا

بزمِ قدح سے عیشِ تمنا نہ رکھ کہ رنگ — صیدِ ز دام جستہ ہے اس دام گا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

رحمت اگر قبول کرے کیا بعید ہے — شرمندگی سے عذر نہ کرنا گنا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

مقتل کو کس نشاط سے جاتا ہوں میں کہ ہے — پُر گل خیالِ زخم سے دامن نگا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع ل

جاں درہوائے اک نگہِ گرم ہے اسدؔ — پروانہ ہے وکیل تیرے داد خوا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع لن — مفعولُ فاع لات مفاعیل فاع

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

حذف	قصر
محذوف	مقصور
فَاعِلُنْ	فَاعِلَانْ

غزل کی بحر

بحر رمل مسدس۔ محذوف یا مقصور

جور سے باز آئیں پر باز آئیں کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

کہتے ہیں ہم تجھ کو منھ دکھلائیں کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

لاگ ہو تو اس کو ہم سمجھیں لگاؤ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہو لیے کیوں نامہ بر کے ساتھ ساتھ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

یارب اپنے خط کو ہم پہنچائیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

موجِ خوں سر سے گذر ہی کیوں نہ جائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

آستانِ یار سے اٹھ جائیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

عمر بھر دیکھا کیے مرنے کی راہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مر گئے پر دیکھئے دکھلائیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ ہزج: اصل ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحرِ ہزج مثمن سالم

لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی   چمن زنگار ہے آئینۂ بادِ بہاری کا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

حریفِ جوششِ دریا نہیں خودداری ساحل   جہاں ساقی ہو تو باطل ہے دعویٰ ہوشیاری کا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ رمل: اصل ارکان، فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

خبن   خبن و حذف   خبن و قصر   حذف و قطع یا بتر

مخبون   مخبون محذوف   مخبون مقصور   محذوف مقطوع یا ابتر

فَعِلَاتُنْ   فَعِلُنْ   فَعِلَان   فَعْلُنْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن۔ مخبون، مخبون محذوف، مخبون مقصور، محذوف مقطوع یا ابتر

عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا   درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُنْ   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ

تجھ سے قسمت میں مری صورتِ قفلِ ابجد   تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُنْ   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُنْ

دل ہوا کشمکش چارۂ زحمت میں تمام   مٹ گیا گھسنے میں اس عُقدے کا وا ہو جانا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَانْ   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُنْ

اب جفا سے بھی ہیں محرومِ ہم اللہ اللہ   اس قدر دشمنِ اربابِ وفا ہو جانا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُنْ

ضعف سے گریہ مبدّل بہ دمِ سرد ہوا — باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُن

دل سے مٹنا تری انگشتِ حنائی کا خیال — ہو گیا گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُن

ہے مجھے ابرِ بہاری کا برس کر کھلنا — روتے روتے غمِ فرقت میں فنا ہو جانا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

گر نہیں نکہتِ گل کو ترے کوچے کی ہوس — کیوں ہے گردِ رہِ جولانِ صبا ہو جانا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُن

تاکہ تجھ پر کھلے اعجازِ ہوائے صیقل — دیکھ برسات میں سبز آئینے کا ہو جانا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُن

بخشے ہے جلوۂ گل ذوقِ تماشا غالب — چشم کو چاہیے ہر رنگ میں وا ہو جانا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُن

ب
(٥٠)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

خبن	خبن و حذف	خبن و قصر	حذف و قطع یا بتر
مخبون	مخبون محذوف	مخبون مقصور	محذوف مقطوع یا ابتر
فَعِلَاتُن	فَعِلُن	فَعِلَان	فَعْلُن

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن۔ مخبون، مخبون محذوف۔ مخبون مقصور۔ محذوف مقطوع یا ابتر

پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب — دے بطِ مے کو دل و دستِ شنا موجِ شراب
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان

پوچھ مت وجہ سیہ مستیٔ اربابِ چمن — سایۂ تاک میں ہوتی ہے ہوا موجِ شراب
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان

جو ہوا غرقۂ مے بختِ رسا رکھتا ہے — سر سے گزرے پہ بھی ہے بالِ ہما موجِ شراب
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان

ہے یہ برسات وہ موسم کہ عجب کیا ہے اگر | موجِ ہستی کو کرے فیضِ ہوا موجِ شراب

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان

چار موج اٹھتی ہے طوفانِ طرب سے ہر سو | موجِ گل موجِ شفق موجِ صبا موجِ شراب

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان

جس قدر روحِ نباتی ہے جگر تشنۂ ناز | دے ہے تسکیں بہ دمِ آبِ بقا موجِ شراب

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان

بس کہ دوڑے ہے رگِ تاک میں خوں ہو ہو کر | شہپرِ رنگ سے ہے بال کشا موجِ شراب

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان

موجۂ گل سے چراغاں ہے گزرگاہِ خیال | ہے تصور میں زبس جلوہ نما موجِ شراب

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان

نشے کے پردے میں ہے محوِ تماشائے دماغ | بس کہ رکھتی ہے سرِ نشو و نما موجِ شراب

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان

ایک عالم پہ ہیں طوفانیِ کیفیتِ فصل | موجۂ سبزۂ نوخیز سے تا موجِ شراب

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان

شرحِ ہنگامۂ ہستی ہے زہے موسمِ گل | رہبرِ قطرہ بہ دریا ہے خوشا موجِ شراب

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان

ہوش اڑتے ہیں مرے جلوۂ گل دیکھ اسدؔ | پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان

ت

(۱۵)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن۔ اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور

افسوس کہ دنداں کا کیا رزق فلک نے | جن لوگوں کی تھی درخورِ عقدِ گہر انگشت

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن | مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

کافی ہے نشانی ترے چھلے کا نہ دینا | خالی مجھے دکھلا کے بہ وقتِ سفر انگشت

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن | مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

لکھتا ہوں اسدؔ سوزشِ دل سے سخنِ گرم | تا رکھ نہ سکے کوئی مرے حرف پہ انگشت

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان | مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

(۵۲)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر متقارب سالم: اصل ارکان۔ فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر متقارب۔ مثمن سالم

رہا گر کوئی تا قیامت سلامت   پھر اک روز مرنا ہے حضرت سلامت

فعولن فعولن فعو لن فعولن   فعولن فعولن فعو لن فعولن

جگر کو مرے عشق خوں نابہ مشرب   لکھے ہے "خداوند نعمت! سلامت"

فعولن فعولن فعو لن فعولن   فعولن فعولن فعولن فعو لن

علی الرغم دشمن شہید وفا ہوں   مبارک مبارک سلامت سلامت

فعولن فعولن فعو لن فعولن   فعولن فعولن فعو لن فعولن

نہیں گر سرو برگ ادراک معنی   تماشائے نیرنگ صورت سلامت

فعولن فعولن فعو لن فعولن   فعولن فعولن فعو لن فعولن

(۵۳)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

خبن	حذف و قطع	خبن و تسکین و قصر
مخبون	محذوف مقطوع	مخبون مسکن مقصور
فَعِلاتُنْ	فَعْلُنْ	فَعْلَانْ

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن۔ مخبون۔ محذوف مقطوع۔ مخبون مسکن مقصور

مند گئیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں غالبؔ   یار لائے مری بالیں پہ اسے پر کس وقت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَانْ

(۵۴)

بحر

بحرِ مفرد ہے، بحرِ رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

فَاعِلُن   فَاعِلَان

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن۔ محذوف یا مقصور

رِ خط سے ہوا ہے سرد جو بازارِ دوست   دودِ شمع کشتہ تھا شاید خطِ رخسارِ دوست

لاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

ے دلِ ناعاقبت اندیش ضبطِ شوق کر   کون لا سکتا ہے تابِ جلوۂ دیدارِ دوست

لاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

نہ ویراں سازیٔ حیرت تماشا کیجیے   صورتِ نقشِ قدم ہوں رفتۂ رفتارِ دوست

لاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

شق میں بیداد رشکِ غیر نے مارا مجھے   کشتۂ دشمن ہوں آخر گرچہ تھا بیمارِ دوست

لاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

چشمِ ما روشن کہ اس بے درد کا دل شاد ہے   دیدۂ پرخوں ہمارا ساغرِ سرشارِ دوس

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا عل

غیر یوں کرتا ہے میری پرسش اس کی ہجر میں   بے تکلف دوست ہو جیسے کوئی غم خوارِ دوس

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا عل

تاکہ میں جانوں کہ ہے اس کی رسائی واں تلک   مجھ کو دیتا ہے پیامِ وعدۂ دیدارِ دوس

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا عل

جب کہ میں کرتا ہوں اپنا شکوۂ ضعفِ دماغ   سر کرے ہے وہ حدیثِ زلفِ عنبر بارِ دوس

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا عل

چپکے چپکے مجھ کو روتے دیکھ پاتا ہے اگر   ہنس کے کرتا ہے بیانِ شوخیٔ گفتارِ دوس

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا عل

مہربانی ہائے دشمن کی شکایت کیجیے   یا بیاں کیجے سپاسِ لذتِ آزارِ دوس

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا عل

یہ غزل اپنی مجھے جی سے پسند آتی ہے اب   ہے ردیفِ شعر میں غالبؔ زبس تکرارِ دوس

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا عل

(۵۵)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصل ارکان، مفاعیلن۔ فاع لاتن، مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن   زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مَفْعُولُ	مَفَاعِیْلُ	فَاعِلُنْ	فَاعِلَاتُ	فَاعِلَانْ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن۔ اخرب۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

گلشن میں بندوبست بہ رنگِ دگر ہے آج   قمری کا طوق حلقۂ بیرونِ در ہے آج
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان   مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

آتا ہے ایک پارۂ دل ہر فغاں کے ساتھ   تارِ نفس کمندِ شکارِ اثر ہے آج
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان   مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

اے عافیت کنارہ کر اے انتظام چل   سیلابِ گریہ درپئے دیوار و در ہے آج
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن   مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

(۵۶)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصل ارکان، مفاعیلن۔ فاع لاتن، مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن   زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مَفْعُولُ	مَفَاعِیْلُ	فَاعِلُنْ	فَاعِلَاتُ	فَاعِلَانْ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن۔ اخرب۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

لو ہم مریضِ عشق کے بیمار دار ہیں   اچھا اگر نہ ہو تو مسیحا کا کیا علاج
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن   مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

"پچ"

(٥٧)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحرِ مجتث: اصلی ارکان۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحاف مس تفع لن	زحافاتِ فاعلاتن			
خبن	خبن	خبن و قصر	حذف و قطع	خبن و تسکین و قصر
مخبون	مخبون	مخبون مقصور	مخبون محذوف	مخبون مسکن مقصور
مَفَاعِلن	فَعِلَاتن	فَعِلَاتْ	فَعْلُن	فَعْلَاتْ

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن۔ مخبون۔ مخبون مقصور، محذوف مقطوع۔ مخبون مسکن مقصور

نفس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ — اگر شراب نہیں انتظارِ ساغر کھینچ
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلَاتْ — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلَاتْ

کمالِ گرمیِ سعیِ تلاشِ دید نہ پوچھ — برنگِ خار مرے آئینہ سے جوہر کھینچ
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَاتْ — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَاتْ

تجھے بہانۂ راحت ہے انتظار اے دل — کیا ہے کس نے اشارہ کہ نازِ بستر کھینچ
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَاتْ

تری طرف ہے بہ حسرت نظارۂ نرگس — بہ کوریِ دل و چشمِ رقیب ساغر کھینچ
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَاتْ

بہ نیم غمزہ ادا کر حقِ ودیعتِ ناز — نیامِ پردۂ زخمِ جگر سے ساغر کھینچ
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَاتْ — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَاتْ

مرے قدح میں ہے صہبائے آتشِ پنہاں — بروئے سفرہ کبابِ دلِ سمندر کھینچ
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَاتْ — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَاتْ

”د“

(ھ)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

خبن   خبن و تسکین و قصر یا جز و تسبیغ   خبن و حذف   حذف و قطع یا بتر

مخبون   مخبون مسکن مقصور یا ابتر مسبغ   مخبون محذوف   محذوف مقطوع یا ابتر

علاتن   فَعْلاَن   فَعِلُن   فَعْلُن

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن۔ مخبون۔ مخبون مسکن مقصور یا ابتر مسبغ۔ مخبون محذوف۔ محذوف مقطوع یا ابتر

ن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد   بارے آرام سے ہیں اہلِ جفا میرے بعد

لاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلاَن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلاَن

ب شیفتگی کے کوئی قابل نہ رہا   ہوئی معزولیٔ انداز و ادا میرے بعد

لاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلاَن

ع بجھتی ہے تو اس میں سے دھواں اٹھتا ہے   شعلۂ عشق سیہ پوش ہوا میرے بعد

لاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلاَن

خوں ہے دل خاک میں احوالِ بتاں پر یعنی   ان کے ناخن ہوئے محتاجِ حنا میرے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلا

درخورِ عرض نہیں جوہرِ بیداد کو جا   نگہِ ناز ہے سرمے سے خفا میرے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلا

ہے جنوں اہلِ جنوں کے لیے آغوشِ وداع   چاک ہوتا ہے گریباں سے جدا میرے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاَن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلا

کون ہوتا ہے حریفِ مئے مرد افگنِ عشق   ہے مکرّر لبِ ساقی پہ صلا میرے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاَن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلا

غم سے مرتا ہوں کہ اتنا نہیں دنیا میں کوئی   کہ کرے تعزیتِ مہر و وفا میرے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلا

آئے ہے بے کسیٔ عشق پہ رونا غالب   کس کے گھر جائے گا سیلابِ بلا میرے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلا

رُ

(۵۹)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مجتث : اصل ارکان۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف مس تفع لن — زحافاتِ فاعلاتن

خبن	خبن	خبن و تسکین و قصر	حذف و قطع یا بتر	خبن و قصر
مخبون	مخبون	مخبون مسکن مقصور	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون محذوف
مَفَاعِلُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعْلَان	فَعْلُنْ	فَعِلَانْ

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن۔ مخبون۔ مخبون مسکن مقصور، محذوف مقطوع یا ابتر مخبون مقصور

بلا سے ہیں جو یہ پیشِ نظر در و دیوار
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَانْ
نگاہِ شوق کو ہیں بال و پر در و دیوار
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَانْ

وفورِ اشک نے کاشانے کا کیا یہ رنگ
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَانْ
کہ ہو گئے مرے دیوار و در، در و دیوار
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَانْ

نہیں ہے سایہ کہ سن کر نویدِ مقدمِ یار
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ
گئے ہیں چند قدم پیشتر در و دیوار
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَانْ

ہوئی ہے کس قدر ارزانیٔ مے جلوہ
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ
کہ مست ہے ترے کوچے میں ہر در و دیوار
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَانْ

جو ہے تجھے سرِ سودائے انتظار تو آ
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُنْ
کہ ہیں دکانِ متاعِ نظر در و دیوار
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَانْ

ہجومِ گریہ کا سامان کب کیا میں نے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ
کہ گر پڑے نہ مرے پاؤں پر در و دیوار
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَانْ

وہ آ رہا مرے ہمسائے میں تو سائے سے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ
ہوئے فدا در و دیوار پر در و دیوار
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَانْ

نظر میں کھٹکے ہے بن تیرے گھر کی آبادی
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ
ہمیشہ روتے ہیں ہم دیکھ کر در و دیوار
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَانْ

نہ پوچھ بے خودیٔ عیشِ مقدمِ سیلاب
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَان
کہ ناچتے ہیں پڑے سر بسر در و دیوار
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَانْ

نہ کہہ کسی سے کہ غالبؔ نہیں زمانے میں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ
حریفِ رازِ محبت مگر در و دیوار
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَانْ

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن۔ اخرب۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

گھر جب بنا لیا ترے در پر کہے بغیر   جانے گا اب بھی تو نہ میرا گھر کہے بغیر
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان   مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان

کہتے ہیں جب رہی نہ مجھے طاقتِ سخن   جانوں کسی کے دل کی میں کیونکر کہے بغیر
مفعول فاع لات مفاعیل فاعلن   مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان

کام اس سے آ پڑا ہے کہ جس کا جہان میں   لیوے نہ کوئی نام ستم گر کہے بغیر
مفعول فاع لات مفاعیل فاعلن   مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان

جی ہی میں کچھ نہیں ہے ہمارے وگرنہ ہم   سر جائے یا رہے نہ رہیں پر کہے بغ
مفعول فاع لات مفاعیل فاعلن   مفعول فاع لات مفاعیل فاع لا

چھوڑوں گا میں نہ اس بتِ کافر کا پوجنا   چھوڑے نہ خلق گو مجھے کافر کہے بغ
مفعول فاع لات مفاعیل فاعلن   مفعول فاع لات مفاعیل فاع ل

مقصد ہے ناز و غمزہ ولے گفتگو میں کام   چلتا نہیں ہے دشنہ و خنجر کہے بغ
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان   مفعول فاع لات مفاعیل فاع ل

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو   بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغ
مفعول فاع لات مفاعیل فاعلن   مفعول فاع لات مفاعیل فاع ل

بہرا ہوں میں تو چاہیے دونا ہو التفات   سنتا نہیں ہوں بات مکرر کہے بغ
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان   مفعول فاع لات مفاعیل فاع ل

غالب نہ کر حضور میں تو بار بار عرض   ظاہر ہے تیرا حال سب ان پر کہے بغ
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان   مفعول فاع لات مفاعیل فاع

(۶۱)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دوبار

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن۔ اخرب۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

کیوں جل گیا نہ تابِ رُخِ یار دیکھ کر
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
جلتا ہوں اپنی طاقتِ دیدار دیکھ کر
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

آتش پرست کہتے ہیں اہلِ جہاں مجھے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
سرگرم نالہ ہائے شرر بار دیکھ کر
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

کیا آبروے عشق جہاں عام ہو جفا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
رُکتا ہوں تم کو بے سبب آزار دیکھ کر
معولُ فاع لاتُ مفاعیل فاعلن

آتا ہے میرے قتل کو پر جوشِ رشک سے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاعلن
مرتا ہوں اس کے ہاتھ میں تلوار دیکھ کر
مفعولُ فاع لات مفاعیل فاعلن

ثابت ہوا ہے گردنِ مینا پہ خونِ خلق
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
لرزے ہے موجِ مے تری رفتار دیکھ کر
مفعولُ فاع لات مفاعیل فاعلن

وا حسرتا کہ یار نے کھینچا ستم سے ہاتھ
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع لان
ہم کو حریصِ لذتِ آزار دیکھ کر
مفعولُ فاع لات مفاعیل فاعلن

بِک جاتے ہیں ہم آپ متاعِ سخن کے ساتھ
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
لیکن عیارِ طبعِ خریدار دیکھ کر
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاعلن

زُنّار باندھ سبحۂ صد دانہ توڑ ڈال
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
رہ رو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاعلن

اِن آبلوں سے پاؤں کے گھبرا گیا تھا میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاعلن
جی خوش ہوا ہے راہ کو پُر خار دیکھ کر
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاعلن

کیا بدگماں ہے مجھ سے کہ آئینے میں مرے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاعلن
طوطی کا عکس سمجھے ہے زنگار دیکھ کر
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

گرنی تھی ہم پہ برقِ تجلّی نہ طور پر
مفعولُ فاع لات مفاعیل فاعلن
دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

سر پھوڑنا وہ غالبِ شوریدہ حال کا
مفعولُ فاع لات مفاعیل فاعلن
یاد آگیا مجھے تری دیوار دیکھ کر
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

لرزتا ہے مرا دل زحمتِ مہرِ درخشاں پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

میں ہوں وہ قطرۂ شبنم کہ ہو خارِ بیاباں پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نہ چھوڑی حضرتِ یوسف نے یاں بھی خانہ آرائی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

سفیدی دیدۂ یعقوب کی پھرتی ہے زنداں پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

فنا تعلیمِ درسِ بے خودی ہوں اُس زمانے سے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کہ مجنوں لام الف لکھتا تھا دیوارِ دبستاں پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

فراغت کس قدر رہتی مجھے تشویشِ مرہم سے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بہم گر صلح کرتے پارہ ہائے دل نمک داں پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نہیں اقلیمِ الفت میں کوئی طومارِ ناز ایسا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کہ پشتِ چشم سے جس کے نہ ہووے مہر عنواں پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مجھے اب دیکھ کر ابرِ شفق آلودہ یاد آیا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کہ فرقت میں تری آتش برستی تھی گلستاں پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بجز پروازِ شوقِ ناز کیا باقی رہا ہوگا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

قیامت اک ہوائے تند ہے خاکِ شہیداں پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نہ لڑ ناصح سے غالبؔ کیا ہوا گر اُس نے شدت کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

خرب	کف	حذف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مقصور
مَفْعُوْلُ	مَفَاعِیْلُ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلَانْ

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن۔ اخرب۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

ے بس کہ ہر اک اُن کے اشارے میں نشاں او　　کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور

فعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان　　مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

ارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بت　　دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

فعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان　　مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

ابرو سے ہے کیا اس نگہِ ناز کو پیوند　　ہے تیر مقرر مگر اُس کی ہے کماں اور

فعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان　　مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

تم شہر میں ہو تو ہمیں کیا غم جب اٹھیں گے　　لے آئیں گے بازار سے جا کر دل و جاں اور

فعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن　　مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

ہر چند سبک دست ہوئے بت شکنی میں　　ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہے سنگِ گراں ا

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن　　مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولا

ہے خونِ جگر جوش میں دل کھول کے روتا　　ہوتے جو کئی دیدۂ خوں نابہ فشاں ا

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن　　مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولا

مرتا ہوں اس آواز پہ ہر چند سر اڑ جائے　　جلاد کو لیکن وہ کہے جائیں کہ ہاں ا

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان　　مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولا

لوگوں کو ہے خورشیدِ جہاں تاب کا دھوکا　　ہر روز دکھاتا ہوں میں اک داغِ نہاں ا

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن　　مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولا

دیتا نہ اگر دل تمہیں لیتا کوئی دم چین　　کرتا، جو نہ مرتا کوئی دن آہ و فغاں ا

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان　　مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولا

پاتے نہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں نالے　　رُکتی ہے میری طبع تو ہوتی ہے رواں ا

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن　　مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعو

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے　　کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں ا

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن　　مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولا

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

خرب	کف	حذف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مقصور
مَفْعُوْلُ	مَفَاعِیْلُ	فَعُوْلُن	فَعُوْلَانْ

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن۔ اخرب۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

ے بس کہ ہر اک اُن کے اشارے میں نشاں او　　کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور

مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولان　　مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولان

یارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات　　دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولان　　مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولان

ابرو سے ہے کیا اس نگہِ ناز کو پیوند　　ہے تیر مقرر مگر اُس کی ہے کماں اور

مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولان　　مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولان

تم شہر میں ہو تو ہمیں کیا غم جب اٹھیں گے　　لے آئیں گے بازار سے جاکر دل و جاں اور

مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولن　　مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولان

ہر چند سبک دست ہوئے بت شکنی میں　　ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہے سنگِ گراں ا

مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولن　　مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولا

ہے خونِ جگر جوش میں دل کھول کے روتا　　ہوتے جو کئی دیدۂ خوں نابہ فشاں ا

مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولن　　مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولا

مرتا ہوں اس آواز پہ ہر چند سر اڑ جائے　　جلاد کو لیکن وہ کہے جائیں کہ ہاں ا

مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولان　　مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولا

لوگوں کو ہے خورشیدِ جہاں تاب کا دھوکا　　ہر روز دکھاتا ہوں میں اک داغِ نہاں ا

مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولن　　مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولا

دیتا نہ اگر دل تمھیں لیتا کوئی دم چین　　کرتا، جو نہ مرتا کوئی دن آہ و فغاں ا

مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولان　　مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولا

پاتے نہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں نالے　　رُکتی ہے مری طبع تو ہوتی ہے رواں ا

مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولن　　مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولا

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے　　کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں ا

مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولن　　مفعول　مفاعیل　مفاعیل　فعولا

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

صفائے حیرتِ آئینہ ہے سامانِ زنگ آخر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

تغیر آبِ برجا ماندہ کا پاتا ہے زنگ آخر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نہ کی سامانِ عیش و جاہ نے تدبیر وحشت کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہوا جامِ زمرد بھی مجھے داغِ پلنگ آخر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج؛ اصلی ارکان؛ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

جنوں کی دستگیری کس سے ہو جب ہو نہ عریانی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

گریباں چاک کا حق ہو گیا ہے میری گردن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

بہ رنگِ کاغذِ آتش زدہ، نیرنگِ بے تابی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہزار آئینہ دل باندھے ہے بالِ یک تپیدن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

فلک سے ہم کو عیشِ رفتہ کا کیا کیا تقاضا ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

متاعِ بُردہ کو سمجھے ہوئے ہیں قرض رہزن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہم اور وہ بے سبب رنج آشنا دشمن کہ رکھتا ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

شعاعِ مہر سے تہمت نگہ کی چشمِ روشن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

فنا کو سونپ گر مشتاق ہے اپنی حقیقت کا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

فروغِ طالعِ خاشاک ہے موقوف گلخن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

اسدؔ بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

تو مشقِ ناز کر خونِ دو عالم میری گردن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن شعر میں دوبار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

ستم کش مصلحت سے ہوں کہ خوباں تجھ پہ عاشق ہیں   تکلف بر طرف مل جائے گا تجھ سا رقیب آخر

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ شعر میں دوبار

زحاف

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن۔ اخرب۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

لازم تھا کہ دیکھو مرا رستہ کوئی دن اور   تنہا گئے کیوں اب رہو تنہا کوئی دن ا

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولا

مٹ جائے گا سر گر ترا پتھر نہ گھسے گا   ہوں در پہ ترے ناصیہ فرسا کوئی دن ا

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولا

آئے ہو کل اور آج ہی کہتے ہو کہ جاؤں   مانا کہ ہمیشہ نہیں اچھا کوئی دن ا

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولا

جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے   کیا خوب قیامت کا ہے گویا کوئی دن ا

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولا

ں اے فلکِ پیر جواں تھا ابھی عارف — کیا تیرا بگڑتا جو نہ مرتا کوئی دن اور

عولُ مفاعیل مفاعیل فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

ماہِ شبِ چہاردہم تھے مرے گھر کے — پھر کیوں نہ رہا گھر کا وہ نقشہ کوئی دن اور

عول مفاعیل مفاعیل فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

ون سے تھے ایسے کھرے داد و ستد کے — کرتا ملک الموت تقاضا کوئی دن اور

عول مفاعیل مفاعیل فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

ر سے تمھیں نفرت سہی نیّر سے لڑائی — بچوں کا بھی دیکھا نہ تماشا کوئی دن اور

عول مفاعیل مفاعیل فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

ری نہ بہ ہر حال یہ مدت خوش و ناخوش — کرنا تھا جواں مرگ گزارا کوئی دن اور

عول مفاعیل مفاعیل فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

ال ہو جو کہتے ہو کہ کیوں جیتے ہو غالب — قسمت میں ہے مرنے کی تمنا کوئی دن اور

عولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

"ز"

(۶۸)

بحر

بحر مرکب ہے، بحرِ مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دوبار

زحافاتِ مفاعیلن — زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مَفْعُوْلُ	مَفَاعِیْلُ	فَاعِلُنْ	فَاعِ لاتُ	فَاعِ لَانْ

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن۔ اخرب۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

فارغ مجھے نہ جان کہ مانندِ صبح و مہر — ہے داغِ عشق زینتِ جیب وکفن

مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لا

ہے نازِ مفلساں زرِ از دستِ رفتہ پر — ہوں گل فروش شوخیٔ داغِ کہن

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن — مفعول فاع لاتُ مع فاع لا

مے خانۂ جگر میں یہاں خاک بھی نہیں — خمیازہ کھینچے ہے بتِ بیدادِ فن

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن — مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لا

(۶۹)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مجتث: اصلی ارکان۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحافِ مس تفع لن — زحافاتِ فاعلاتن

خبن	خبن	خبن وقصر	خبن وتسکین وقصر	خبن وتسکین وحذف
مخبون	مخبون	مخبون مقصور	مخبون مسکن مقصور	مخبون محذوف مسکن
مَفَاعِلُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعِلَاْنْ	فَعْلَاْنْ	فَعْلُنْ

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن۔ مخبون۔ مخبون مقصور۔ مخبون مسکن مقصور ۔ مخبون مسکن محذوف

حریفِ مطلبِ مشکل نہیں فسونِ نیاز
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَاْن
دعا قبول ہو یارب کہ عمرِ خضر دراز
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَاْن

نہ ہو بہ ہرزہ بیاباں نوردِ وہمِ وجود
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَاْن
ہنوز تیرے تصور میں ہے نشیب و فراز
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَاْن

وصالِ جلوہ تماشا ہے پر دماغ کہاں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَاْن
کر دیجے آئینۂ انتظار کو پرواز
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَاْن

ہر ایک ذرۂ عاشق ہے آفتاب پرست
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَاْن
گئی نہ خاک ہوئے پر ہوائے جلوۂ ناز
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَاْن

نہ پوچھ وسعتِ مے خانۂ جنوں غالبؔ
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ
جہاں یہ کاسۂ گردوں ہے ایک خاک انداز
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَاْن

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

خبن — خبن و قصر — خبن و تسکین و قصر

مخبون — مخبون مقصور — مخبون مسکن مقصور

فَعِلاتُنْ — فَعِلاَنْ — فَعْلاَنْ

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن۔ مخبون۔ مخبون مقصور۔ مخبون مسکن مقصور

وسعتِ سعیٔ کرم دیکھ کہ سرتا سرِ خاک — گزرے ہے آبلہ پا ابرِ گہر بار ہنوز

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلاَنْ — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاَنْ

اک قلم کاغذِ آتش زدہ ہے صفحۂ دشت — نقشِ پا میں ہے تپِ گرمیٔ رفتار ہنوز

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاَنْ — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاَنْ

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل: اصلی ارکان: فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

فَعِلاتُنْ — فَعْلُنْ — فَعِلاَنْ

غزل کی بحر

بحر رمل مسدس۔ مخبون۔ محذوف مقطوع۔ مخبون مقصور

کیوں کر اس بت سے رکھوں جان عزیز — کیا نہیں ہے مجھے ایمان عزیز

فاعلاتن فعلاتن فَعِلاَن — فاعلاتن فعلاتن فَعِلاَن

دل سے نکلا پہ نہ نکلا دل سے — ہے ترے تیر کا پیکان عزیز

فاعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ — فاعلاتن فعلاتن فَعِلاَنْ

تاب لائے ہی بنے گی غالبؔ — واقعہ سخت ہے اور جان عزیز

فاعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ — فاعلاتن فعلاتن فَعِلاَنْ

(۷۲)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر خفیف: اصل ارکان: فاعلاتن۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحافات فاعلاتن — زحافِ مس تفع لن

خبن و حذف	خبن و قصر	حذف و قطع یا بتر	خبن و قصر و تسکین	خبن
مخبون محذوف	مخبون مقصور	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مسکن مقصور	مخبون
فَعِلُن	فَعِلَانْ	فَعْلُن	فَعْلَان	مَفَاعِلُن

غزل کی بحر

بحر خفیف مسدس۔ مخبون۔ مخبون محذوف۔ مخبون مقصور۔ محذوف مقطوع یا ابتر۔ مخبون مسکن مقصور

نے گلِ نغمہ ہوں نہ پردۂ ساز — میں ہوں اپنی شکست کی آواز

فاعلاتن مفاعلن فَعِلَان — فاعلاتن مفاعلن فَعْلَان

تو اور آرائشِ خمِ کاکل — میں اور اندیشہ ہائے دور دراز

فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعِلَان

لافِ تمکین فریبِ سادہ دلی — ہم ہیں اور راز ہائے سینہ گداز

فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعِلَان

ہوں گرفتارِ الفتِ صیاد — ورنہ باقی ہے طاقتِ پرواز

فاعلاتن مفاعلن فَعْلَان — فاعلاتن مفاعلن فَعْلَان

وہ بھی دن ہو کہ اس ستم گر سے — ناز کھینچوں بجائے حسرتِ ناز

فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعِلَان

نہیں دل میں مرے وہ قطرۂ خوں — جس سے مژگاں ہوئی نہ ہو گلباز

فَعِلاتن مفاعلن فَعِلَان — فاعلاتن مفاعلن فَعْلَان

اے ترا غمزہ اک قلم انگیز — اے ترا ظلم سر بسر انداز

فاعلاتن مفاعلن فَعْلَان — فاعلاتن مفاعلن فَعْلَان

تو ہوا جلوہ گر مبارک ہو — ریزشِ سجدۂ جبینِ نیاز

فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعِلَان

مجھ کو پوچھا تو کچھ غضب نہ ہوا — میں غریب اور تو غریب نواز

فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعِلَان

اسد اللہ خاں تمام ہوا — اے دریغا وہ رندِ شاہد باز

فَعِلاتن مفاعلن فَعِلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلَان

"س"

(۴۳)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

خبن — خبن و حذف — خبن و قصر — حذف و قطع یا بتر

مخبون — مخبون محذوف — مخبون مقصور — محذوف مقطوع یا ابتر

فَعِلاتن — فَعِلُن — فَعِلاٰن — فَعْلُن

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن۔ مخبون۔ مخبون محذوف۔ مخبون مقصور۔ محذوف مقطوع یا ابتر

مژدہ اے ذوقِ اسیری کہ نظر آتا ہے ۔۔۔ دامِ خالی قفسِ مرغِ گرفتار کے پاس

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن ۔۔۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاٰن

جگرِ تشنۂ آزار تسلّی نہ ہوا ۔۔۔ جوئے خوں ہم نے بہائی بُنِ ہر خار کے پاس

فَعِلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن ۔۔۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاٰن

مُند گئیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں ہے ہے ۔۔۔ خوب وقت آئے تم اس عاشقِ بیمار کے پاس

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن ۔۔۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاٰن

میں بھی رُک رُک کے نہ مرتا جو زباں کے بدلے ۔۔۔ دشنہ اک تیز سا ہوتا مرے غم خوار کے پاس

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن ۔۔۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاٰن

دہنِ شیر میں جا بیٹھیے لیکن اے دل ۔۔۔ نہ کھڑے ہو جیے خوبانِ دل آزار کے پاس

فَعِلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن ۔۔۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاٰن

دیکھ کر مجھ کو چمن بس کہ نمو کرتا ہے ۔۔۔ خود بخود پہنچے ہے گل گوشۂ دستار کے پاس

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن ۔۔۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاٰن

مر گیا پھوڑ کے سر غالبِ وحشی ہے ہے ۔۔۔ بیٹھنا اس کا وہ آ کر تری دیوار کے پاس

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن ۔۔۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاٰن

"ش"

(۴۔)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

لیوے گر غسِ جوہر طراوت سبزۂ خط سے لگا دے خانہ آئینہ میں روئے نگار آتش

اعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

روغِ حسن سے ہوتی ہے حلِ مشکلِ عاشق نہ نکلے شمع کے پا سے نکالے گر نہ خار آتش

اعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

"ع"

(۵۔)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو

زحاف

قصر

مقصور

فاعِلان

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن مقصور

جادۂ رہ خور کو وقتِ شام ہے تارِ شعاع چرخ وا کرتا ہے ماہِ نو سے آغوشِ ود

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا علا

(۷۶)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مجتث: اصلی ارکان مس تفع لن۔ فاعلاتن مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دوبار

زحافِ مس تفع لن — زحافات فاعلاتن

خبن	خبن	خبن وحذف	خبن و قصر	حذف و قطع
مخبون	مخبون	مخبون محذوف	مخبون مقصور	محذوف مقطوع
مَفَاعِلُن	فَعِلَاتُن	فَعِلُن	فَعِلَانْ	فَعْلُن

غزل کی بحر

بحر مجتث۔ مخبون۔ مخبون محذوف۔ مخبون مقصور۔ محذوف مقطوع

رخِ نگار سے ہے سوزِ جاودانیٔ شمع — ہوئی ہے آتشِ گل آبِ زندگانیٔ شمع

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ

زبانِ اہلِ زباں میں ہے مرگِ خاموشی — یہ بات بزم میں روشن ہوئی زبانیٔ شمع

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ

کرے ہے صرف بہ ایمائے شعلہ قصہ تمام — یہ طرزِ اہلِ فنا ہے فسانہ خوانیٔ شمع

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ

غم اس کو حسرتِ پروانہ کا ہے اے شعلہ — تیرے لرزنے سے ظاہر ہے ناتوانیٔ شمع

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ

تیرے خیال سے روح اہتزاز کرتی ہے — یہ جلوہ ریزیٔ باد و بہ پرفشانیٔ شمع

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ

نشاطِ داغِ غمِ عشق کی بہار نہ پوچھ — شگفتگی ہے شہیدِ گلِ خزانیٔ شمع

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ

جلے ہے دیکھ کے بالینِ یار پر مجھ کو — نہ کیوں ہو دل پہ مرے داغِ بدگمانیٔ شمع

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ

"ف"

(۷۷)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحرِ مضارع۔ اصلی ارکان۔ مفاعیلن فاع لاتن۔ مفاعیلن فاع لاتن شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن — زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مَفْعُوْلُ	مَفَاعِیْلُ	فَاعِ لُنْ	فَاعِ لَاتُ	فَاعِ لَان

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن۔ اخرب۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

م رقیب سے نہیں کرتے وداعِ ہوش — مجبوریاں تلک ہوئے اے اختیار حیف

فعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فا علان

لتا ہے دل کہ کیوں نہ ہم اک بار جل گئے — اے ناتمامیٔ نفسِ شعلہ بار حیف

فعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

"ک"

(۷۸)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ رمل۔ اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

حذف	قصر
محذوف	مقصور
فَاعِلُنْ	فَاعِلَانْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن۔ محذوف یا مقصور

زخم پر چھڑکیں کہاں طفلانِ بے پروا نمک — کیا مزا ہوتا اگر پتھر میں بھی ہوتا نمک

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

گردِ راہِ یار ہے سامانِ نازِ زخمِ دل — ورنہ ہوتا ہے جہاں میں کس قدر پیدا نمک

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مجھ کو ارزانی رہے تجھ کو مبارک ہوجیو — نالۂ بلبل کا درد اور خندۂ گل کا نمک

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

نورِ جولاں تھا کنارے بحر پر کس کا کہ آج
علاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

گردِ ساحل ہے بزخمِ موجۂ دریا نمک
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

اد دیتا ہے مرے زخمِ جگر کی واہ وا
اعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

یاد کرتا ہے مجھے دیکھے ہے وہ جس جا نمک
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

چھوڑ کر جانا تنِ مجروحِ عاشق حیف ہے
اعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دل طلب کرتا ہے زخم اور مانگے ہیں اعضا نمک
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

غیر کی منت نہ کھینچوں گا پئے توقیرِ درد
اعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

زخم مثلِ خندۂ قاتل ہے سر تا پا نمک
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دہیں غالب تجھے وہ دن کہ وجدِ ذوق میں
اعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

زخم سے گرتا تو میں پلکوں سے چنتا تھا نمک
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

(۷۹)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ رمل، اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دوبا

زحاف

خبن	حذف و قطع یا بتر	خبن و قصر	خبن و تسکین و قصر
مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مقصور	مخبون مسکن مقصور
فَعِلاتُن	فَعْلُن	فَعِلان	فَعْلان

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن۔ مخبون۔ محذوف مقطوع یا ابتر۔ مخبون مقصور۔ مخبون مسکن مقصور

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَ

دام ہر موج میں ہے حلقۂ صد کامِ نہنگ
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلان

دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَ

عاشقی صبر طلب اور تمنا بے تاب
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلان

دل کا کیا رنگ کروں خونِ جگر ہونے تک
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

پرتوِ خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَان
میں بھی ہوں اک عنایت کی نظر ہونے تک
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

یک نظر بیش نہیں فرصتِ ہستی غافل
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن
گرمیِ بزم ہے ایک رقصِ شرر ہونے تک
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

غمِ ہستی کا اسدؔ کس سے ہو جز مرگ علاج
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعْلَان
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

"گ"

(۸۰)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن

خرب — اخرب — مَفْعُوْلُ

کف — مکفوف — مَفَاعِیْلُ

زحافاتِ فاع لاتن

قصر — مقصور — فَاعِ لَان

کف — مکفوف — فَاعِ لَاتُ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن۔ اخرب، مکفوف، مقصور

گر تجھ کو ہے یقینِ اجابت دعا نہ مانگ
مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
یعنی بغیر اک دلِ بے مدعا نہ مانگ
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

آتا ہے داغِ حسرتِ دل کا شمار یاد
مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

"دل"

(۸۱)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ ایک شعر میں دوبار

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن۔ اخرب۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

ہے کس قدر ہلاکِ فریبِ وفائے گل

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

آزادیٔ نسیم مبارک کہ ہر طرف

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ٹوٹے پڑے ہیں حلقۂ دامِ ہوائے گل

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

جو تھا سو موجِ رنگ کے دھوکے میں مر گیا

مفعولُ فاع لات مفاعیل فاع لن

اے وائے نالۂ لبِ خونیں نوائے گل

مفعولُ فاع لات مفاعیل فاع لن

خوش حال اس حریفِ سیہ مست کا کہ جو

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع لن

رکھتا ہے مثلِ سایۂ گل سر بہ پائے گ

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع

ایجاد کرتی ہے اسے تیرے لیے بہار

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

میرا رقیب ہے نفسِ عطر سائے گ

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

شرمندہ رکھتے ہیں مجھے بادِ بہار سے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

مینائے بے شراب و دلِ بے ہوائے گ

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع لن

سطوت سے تیرے جلوۂ حسنِ غیور کی

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع لن

خوں ہے مری نگاہ میں رنگِ ادائے گ

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

تیرے ہی جلوے کا ہے یہ دھوکا کہ آج تک

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بے اختیار دوڑے ہے گل در قفائے گ

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

غالب مجھے ہے اس سے ہم آغوشی آرزو

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

جس کا خیال ہے گلِ جیبِ قبائے گ

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

"م"

(۸۲)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحاف

حذف — محذوف — فَاعِلُن

قصر — مقصور — فاعِلَانْ
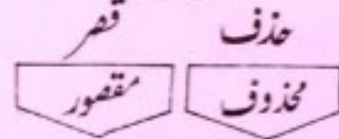
غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن۔ محذوف یا مقصور

غم نہیں ہوتا ہے آزادوں کو بیش از اک نفس — برق سے کرتے ہیں روشن شمعِ ماتم خانہ ہم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

محفلیں برہم کرے ہے گنجفہ بازِ خیال — ہیں ورق گردانیٔ نیرنگِ اک بت خانہ ہم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

باوجودِ یک جہاں ہنگامہ پیدائی نہیں — ہیں چراغانِ شبستانِ دلِ پروانہ ہم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ضعف سے ہے نے قناعت سے یہ ترکِ جستجو — ہیں وبالِ تکیہ گاہِ ہمتِ مردانہ ہم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دائم الحبس اس میں ہیں لاکھوں تمنائیں اسدؔ — جانتے ہیں سینۂ پرخوں کو زنداں خانہ ہم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

(۸۳)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحرِ مجتث: اصلی ارکان۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو با

زحافِ مس تفع لن

خبن — مخبون — مَفَاعِلُنْ

زحافات فاعلاتن

خبن — مخبون — فَعِلَاتُنْ

حذف و قطع۔ خبن — مخبون محذوف — فَعْلُنْ

خبن و تسکین و قصر — مخبون مسکن مقصور — فَعْلَانْ
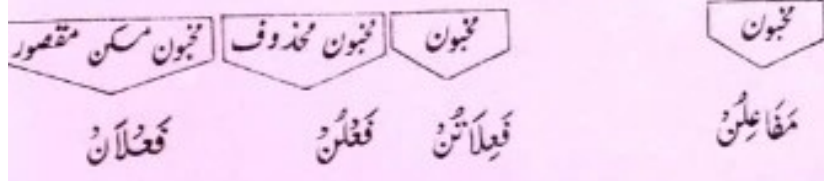
غزل کی بحر

بحرِ مجتث مثمن۔ مخبون۔ محذوف مقطوع۔ مخبون مسکن مقصور

بہ نالہ حاصلِ دل بستگی فراہم کر — متاعِ خانۂ زنجیر جز صدا معلو

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَانْ

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر ہیں دو بار

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن۔ اخرب۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

مجھ کو دیارِ غیر میں مارا وطن سے دور ۔۔۔ رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان ۔۔۔ مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

وہ حلقہ ہائے زلف کمیں میں ہیں اے خدا ۔۔۔ رکھ لیجو میرے دعوئ وارستگی کی شرم
مفعولُ فاع لات مفاعیلُ فاع لن ۔۔۔ مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

"ن"

(۸۵)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع، ۴ اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن فاع لاتن۔ شعر ہیں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن ۔۔۔ زحافاتِ فاع لاتن

خرب ۔ کف ۔ حذف ۔ کف ۔ قصر
اخرب ۔ مکفوف ۔ محذوف ۔ مکفوف ۔ مقصور
مَفْعُوْلُ ۔ مَفَاعِیْلُ ۔ فَاعِلُنْ ۔ فَاعِ لَاتُ ۔ فَاعِ لَان

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن۔ اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور

لوں دام بختِ خفتہ سے اک خوابِ خوش ولے ۔۔۔ غالبؔ یہ خوف ہے کہ کہاں سے ادا کروں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن ۔۔۔ مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

بحر مرکب ہے۔ بحرِ خفیف۔ اصلی ارکان۔ فاعلاتن مس تفع لن۔ فاعلاتن ایک شعر میں دو بار

غزل کی بحر

بحرِ خفیف مسدس۔ مخبون۔ محذوف مقطوع یا ابتر۔ مخبون محذوف۔ مخبون مقصور

وہ فراق اور وہ وصال کہاں	وہ شب و روز و ماہ و سال کہاں
فاعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ	فاعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ
فرصتِ کاروبارِ شوق کسے	ذوقِ نظارۂ جمال کہاں
فاعلاتن مفاعلن فَعِلُنْ	فاعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ
دل تو دل وہ دماغ بھی نہ رہا	شورِ سودائے خط و خال کہاں
فاعلاتن مفاعلن فَعِلُنْ	فاعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ

تھی وہ اک شخص کے تصور سے	اب وہ رعنائی خیال کہاں
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ	فاعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ
ایسا آساں نہیں لہو رونا	دل میں طاقت جگر میں حال کہاں
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ	فاعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ
ہم سے چھوٹا قمار خانۂ عشق	واں جو جائیں گرہ میں مال کہاں
فاعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ	فاعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ
فکرِ دنیا میں سر کھپاتا ہوں	میں کہاں اور یہ وبال کہاں
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ	فاعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ
مضمحل ہو گئے قویٰ غالبؔ	اب عناصر میں اعتدال کہاں
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ	فاعلاتن مفاعلن فَعِلَانْ

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحاف

خبن   حذف و قطع   خبن و حذف   خبن و تسکین و قصر

مخبون   محذوف مقطوع   مخبون محذوف   مخبون مسکن مقصور

فَعِلَاتُنْ   فَعْلُنْ   فَعِلُنْ   فَعْلَانْ

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن۔ مخبون۔ محذوف مقطوع۔ مخبون محذوف۔ مخبون مسکن مقصور

کی وفا ہم سے تو غیر اس کو جفا کہتے ہیں   ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو بُرا کہتے ہیں

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ

آج ہم اپنی پریشانیٔ خاطر اُن سے   کہنے جاتے ہیں تو پر دیکھیے کیا کہتے ہیں

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ

اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ انہیں کچھ نہ کہو   جو مے و نغمہ کو اندوہ رُبا کہتے ہیں

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ

دل میں آجائے ہے ہوتی ہے جو فرصت غم سے   اور پھر کون سے نالے کو رسا کہتے ہیں

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ

ہے پرے سرحدِ ادراک سے اپنا مسجود   قبلے کو اہلِ نظر قبلہ نما کہتے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَانْ   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ

پائے افگار پہ جب سے تجھے رحم آیا ہے   خارِ رہ کو ترے ہم مہر گیا کہتے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِ

اک شرر دل میں ہے اس سے کوئی گھبرائے گا کیا   آگ مطلوب ہے ہم کو جو ہوا کہتے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِ

دیکھیے لاتی ہے اس شوخ کی نخوت کیا رنگ   اُس کی ہر بات پر ہم نامِ خدا کہتے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَانْ   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْ

وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں شاید   مر گیا غالبِ آشفتہ نوا کہتے ہیں

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُ

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دوبار

زحاف

فَاعِلُن فاعلان

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف یا مقصور

بروکیا خاک اس گل کی کہ گلشن میں نہیں   ہے گریباں ننگِ پیراہن جو دامن میں نہیں

اعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

عف سے لے گریہ کچھ باقی مرے تن میں نہیں   رنگ ہو کر اڑ گیا جو خوں کہ دامن میں نہیں

اعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

و گئے ہیں جمع اجزائے نگاہِ آفتاب   ذرّے اس کی گھر کی دیواروں کے روزن میں نہیں

اعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

یا کہوں تاریکیِ زندانِ غم اندھیر ہے   پنبہ نورِ صبح سے کم جس کے روزن میں نہیں

اعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

رونقِ ہستی ہے عشقِ خانہ ویراں ساز سے   انجمن بے شمع ہے گر برق خرمن میں نہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعل

زخم سلوانے سے مجھ پر چارہ جوئی کا ہے طعن   غیر سمجھا ہے کہ لذت زخمِ سوزن میں نہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعل

بس کہ ہیں ہم اک بہارِ ناز کے مارے ہوئے   جلوۂ گل کے سوا گرد اپنے مدفن میں نہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعل

قطرہ قطرہ اک ہیولیٰ ہے نئے ناسور کا   خوں بھی ذوقِ درد سے فارغ مرے تن میں نہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعل

لے گئی ساقی کی نخوت قلزم آشامی مری   موجِ مے کی آج رگ مینا کی گردن میں نہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہو فشارِ ضعف میں کیا ناتوانی کی نمود   قد کے جھکنے کی بھی گنجائش مرے تن میں نہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

تھی وطن میں شان کیا غالب کہ ہو غربت میں قدر   بے تکلف ہوں وہ مشتِ خس کہ گلخن میں نہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان   فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

بحر مرکب ہے بحرِ مضارع ۔ اصلی ارکان مفاعیلن، فاع لاتن، مفاعیلن، فاع لاتن، شعر میں دوبا…

زحافاتِ مفاعیلن　　　زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مفعولُ	مفاعیلُ	فاع لن	فاعِ لاتُ	فاعِ لانْ

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

…ہدے سے مدحِ ناز کے باہر نہ آسکا　　گر اک ادا ہو تو اُسے اپنی قضا کہوں
…فعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لن　　مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لانْ
…لقے ہیں چشم ہائے کشادہ بسوئے دل　　ہر تارِ زُلف کو نگہِ سُرمہ سا کہوں
…فعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن　　مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
…ں اور صد ہزار نوائے جگر خراش　　تو اور ایک وہ نہ شنیدن کہ کیا کہوں
…فعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان　　مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
…الم مرے گماں سے مجھے منفعل نہ چاہ　　ہے ہے خدا نہ کردہ تجھے بے وفا کہوں
…فعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان　　مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

بحر

بحر مفرد ہے بحرِ رمل ۔ اصلی ارکان فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، شعر میں دو…

زحاف

خبن	خبن و تسکین و قصر	حذف و قطع	خبن و قصر
مخبون	مخبون مسکن مقصور	محذوف مقطوع	مخبون مقصور
فَعِلاتن	فعلاْنْ	فَعْلُنْ	فَعِلاَنْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن مخبون مخبون مسکن مقصور محذوف مقطوع مخبون مقصور

مہرباں ہو کے بُلالو مجھے چاہو جس وقت　　میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آبھی نہ سکو…
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلانْ　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعلاَ…
ضعف میں طعنۂ اغیار کا شکوہ کیا ہے　　بات کچھ سر تو نہیں ہے کہ اٹھا بھی نہ سکو…
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلُنْ　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعلاَ…
زہر ملتا ہی نہیں مجھ کو ستم گر ورنہ　　کیا قسم ہے ترے ملنے کی کہ کھا بھی نہ سکو…
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاَ…

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ رمل۔ اصلی ارکان فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن شعر میں دوبار

زحاف

حذف

محذوف

فاعلن

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن محذوف

ہم سے کھُل جاؤ بہ وقتِ مے پرستی ایک دن — ورنہ ہم چھیڑیں گے رکھ کر عذرِ مستی ایک دن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

غرّۂ اوجِ بنائے عالمِ امکاں نہ ہو — اس بلندی کے نصیبوں میں ہے پستی ایک دن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں — رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

نغمہ ہائے غم کو بھی اے دل غنیمت جانیے — بے صدا ہو جائے گا یہ سازِ ہستی ایک دن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دھول دھپا اس سراپا ناز کا شیوہ نہیں — ہم ہی کر بیٹھے تھے غالبؔ پیش دستی ایک دن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحرِ مضارع۔ اصلی ارکان مفاعیلن فاع لاتن، مفاعیلن فاع لاتن شعر میں دوبار

زحافاتِ مفاعیلن — زحافاتِ فاع لاتن

خرب — کف — حذف — کف — قصر

اخرب — مکفوف — محذوف — مکفوف — مقصور

مَفعُولُ — مَفَاعِیلُ — فَاعِ لُنْ — فَاعِ لاتُ — فَاعِ لَانْ

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

ہم پر جفا سے ترکِ وفا کا گماں نہیں — اک چھیڑ ہے وگرنہ مراد امتحاں نہیں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن

کس منہ سے شکر کیجئے اس لطفِ خاص کا — پرسش ہے اور پائے سخن درمیاں نہیں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُنْ

ہم کو ستم عزیز ستم گر کو ہم عزیز — نامہرباں نہیں ہے اگر مہرباں نہیں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لانْ — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُن

بوسہ نہیں نہ دیجئے دشنام ہی سہی — آخر زباں تو رکھتے ہو تم گر دہاں نہیں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُنْ — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُنْ

ہر چند جاں گدازیٔ قہر و عتاب ہے — ہر چند پشتِ گرمیٔ تاب و تواں نہیں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُنْ — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لُنْ

جاں مطربِ ترانۂ ہَل مِن مزید ہے — لب پردہ سنجِ زمزمۂ الاماں نہیں

مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعِلُن — مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعِلُن

خنجر سے چیر سینہ اگر دل نہ ہو دونیم — دل میں چھری چبھو مژہ گر خوں چکاں نہیں

مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعِلان — مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعِلُن

ہے ننگِ سینہ دل اگر آتش کدہ نہ ہو — ہے عارِ دل نفس اگر آذر فشاں نہیں

مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعِلُن — مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعِلُن

نقصاں نہیں جنوں میں بلا سے ہو گھر خراب — سو گز زمیں کے بدلے بیاباں گراں نہیں

مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعِلان — مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعِلُن

کہتے ہو کیا لکھا ہے تری سرنوشت میں — گویا جبیں پہ سجدۂ بُت کا نشاں نہیں

مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعِلُن — مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعِلُن

پاتا ہوں اُس سے داد کچھ اپنے کلام کی — روح القدس اگرچہ مرا ہم زباں نہیں

مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعِلُن — مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعِلُن

جاں ہے بہائے بوسہ ولے کیوں کہے ابھی — غالبؔ کو جانتا ہے کہ وہ نیم جاں نہیں

مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعِلُن — مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعِلُن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل، اصل ارکان۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحاف

خبن	خبن و حذف	حذف و قطع یا بتر	خبن و تسکین و قصر	خبن و قصر
مخبون	مخبون محذوف	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مسکن و مقصور	مخبون مقصور
فَعِلاتُن	فَعِلُن	فَعْلُن	فَعْلان	فَعِلان

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن مخبون مخبون محذوف — محذوف مقطوع یا ابتر مخبون مسکن مقصور مخبون مقصور

مانعِ دشت نوردی کوئی تدبیر نہیں — ایک چکر ہے مرے پاؤں میں زنجیر نہیں

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

شوق اُس دشت میں دوڑائے ہے مجھ کو کہ جہاں — جادہ غیر از نگہِ دیدۂ تصویر نہیں

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

حسرتِ لذتِ آزار رہی جاتی ہے — جادۂ راہِ وفا جُز دمِ شمشیر نہیں

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

رنج نومیدیٔ جاوید گوارا رہیو | خوش ہوں گر نالہ زبونی کشِ تاثیر نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

سر کھجاتا ہوں جہاں زخمِ سر اچھا ہو جائے | لذتِ سنگ بہ اندازۂ تقریر نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلان | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

جب کرم رخصتِ بے باکی و گستاخی دے | کوئی تقصیر بجز خجلتِ تقصیر نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ | آپ بے بہرہ ہے جو معتقدِ میر نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن۔ شعر میں دوبار

زحاف

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف یا مقصور

مت مردمکِ دیدہ میں سمجھو یہ نگاہیں | ہیں جمع سویدائے دلِ چشم میں آہیں
مَفْعُولُ مَفَاعِیلُ مَفَاعِیلُ فَعُولَانْ | مَفْعُولُ مَفَاعِیلُ مَفَاعِیلُ فَعُولَانْ

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحاف

حذف

محذوف

فاعلن

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن محذوف

برشگالِ گریۂ عاشق ہے دیکھا چاہیے　　کھل گئی مانندِ گل سو جا سے دیوارِ چمن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

الفتِ گل سے غلط ہے دعویٔ وارستگی　　سرو ہے با وصفِ آزادی گرفتارِ چمن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو

زحاف

خبن	حذف و قطع یا بتر	خبن و حذف	خبن و قصر	خبن و تسکین و قصر
مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون محذوف	مخبون مقصور	مخبون مسکن مقصور
فَعِلاتن	فَعْلُن	فَعِلُن	فَعِلان	فَعْلان

غزل کی بحر

بحرِ رمل مسدس مخبون۔ محذوف مقطوع یا ابتر۔ مخبون محذوف۔ مخبون مقصور۔ مخبون مسکن مقصور

عشق تاثیر سے نومید نہیں　　جاں سپاری شجرِ بید نہیں
فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن　　فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

سلطنت دست بدست آئی ہے　　جامِ مے خاتمِ جمشید نہیں
فاعلاتن فعلاتن فَعْلُن　　فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

ہے تجلّی تری سامانِ وجود　　ذرّہ بے پرتوِ خورشید نہیں
فاعلاتن فعلاتن فَعِلان　　فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

رازِ معشوق نہ رسوا ہو جائے　　ورنہ مر جانے میں کچھ بھید نہیں
فاعلاتن فعلاتن فَعْلان　　فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

دشِ رنگِ طرب سے ڈر ہے   غمِ محرومی جاوید نہیں

فاعلاتن فعلاتن فَعْلُن   فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

ہتے ہیں جیتے ہیں امید پہ لوگ   ہم کو جینے کی بھی امید نہیں

فاعلاتن فعلاتن فَعِلاتُن   ناعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر متقارب۔   فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر متقارب مثمن سالم

جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں   خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

فعولن فعولن فعولن فعولن   فعولن فعولن فعولن فعولن

دلِ آشفتگاں خالِ کنجِ دہن کے   سویدا میں سیرِ عدم دیکھتے ہیں

فعولن فعولن فعولن فعولن   فعولن فعولن فعولن فعولن

ترے سروِ قامت سے اک قدِ آدم   قیامت کے فتنے کو کم دیکھتے ہیں

فعولن فعولن فعولن فعولن   فعولن فعولن فعولن فعولن

تماشا کہ اے محوِ آئینہ داری   تجھے کس تمنا سے ہم دیکھتے ہیں

فعولن فعولن فعولن فعولن   فعولن فعولن فعولن فعولن

سراغِ تفِ نالہ لے داغِ دل سے   کہ شب رو کا نقشِ قدم دیکھتے ہیں

فعولن فعولن فعولن فعولن   فعولن فعولن فعولن فعولن

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب   تماشائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں

فعولن فعولن فعولن فعولن   فعولن فعولن فعولن فعولن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع : اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن ## زحافاتِ فاع لاتن

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن۔ اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور

لتی ہے خوئے یار سے نار التہاب میں | کافر ہوں گر نہ ملتی ہو راحت عذاب میں
فعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

کب سے ہوں کیا بتاؤں جہانِ خراب میں | شب ہائے ہجر کو بھی رکھوں گر حساب میں
فعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

تا پھر نہ انتظار میں نیند آئے عمر بھر | آنے کا عہد کر گئے آئے جو خواب میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

قاصد کے آتے آتے خطِ اک اور لکھ رکھوں | میں جانتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

مجھ تک کب اُن کی بزم میں آتا تھا دورِ جام | ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فَاعِ لَان | مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

جو منکرِ وفا ہو فریب اس پہ کیا چلے | کیوں بدگماں ہوں دوست سے دشمن کے با
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

میں مضطرب ہوں وصل میں خوفِ رقیب سے | ڈالا ہے تم کو وہم نے کس پیچ و تاب
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

میں اور حظِّ وصل خدا ساز بات ہے | جاں نذر دینی بھول گیا اضطراب
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

ہے تیوری چڑھی ہوئی اندر نقاب کے | ہے اک شکن پڑی ہوئی طرفِ نقاب
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

لاکھوں لگاؤ ایک چرانا نگاہ کا | لاکھوں بناؤ ایک بگڑنا عتاب
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

وہ نالہ دل میں خس کے برابر جگہ نہ پائے | جس نالے سے شگاف پڑے آفتاب
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان | مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

وہ سحر مدعا طلبی میں نہ کام آئے | جس سحر سے سفینہ رواں ہو سراب
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان | مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

غالب چھٹی شراب پر اب بھی کبھی کبھی | پیتا ہوں روزِ ابر و شبِ ماہتاب
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

بحر

...رکب بحر ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن فاع لاتن شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن

زحافاتِ فاع لاتن

حذف — محذوف — فَاعِ لُنْ

کف — مکفوف — فَاعِ لَاتُ

قصر — مقصور — فَاعِ لَانْ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور

...ل کے لیے کر آج نہ خسّت شراب میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
یہ سوئے ظن ہے ساقیِ کوثر کے باب میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

...ہیں آج کیوں ذلیل کہ کل تک نہ تھی پسند
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
گستاخیِ فرشتہ ہماری جناب میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

...جاں کیوں نکلنے لگتی ہے تن سے دمِ سماع
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لان
گر وہ صدا سمائی ہے چنگ و رباب میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

رَو میں ہے رخشِ عمر کہاں دیکھیے تھمے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب...
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع...

اتنا ہی مجھ کو اپنی حقیقت سے بُعد ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
جتنا کہ وہمِ غیر سے ہوں پیچ و تاب...
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع...

اصلِ شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب...
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فا...

ہے مشتمل نمودِ صُوَر پر وجودِ بحر
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
یاں کیا دھرا ہے قطرہ و موج و حباب...
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فا...

شرم اک ادائے ناز ہے اپنے ہی سے سہی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
ہیں کتنے بے حجاب کہ ہیں یوں حجاب...
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فا...

آرائشِ جمال سے فارغ نہیں ہنوز
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلان
پیشِ نظر ہے آئینہ دائم نقاب...
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فا...

ہے غیبِ غیب جس کو سمجھتے ہیں ہم شہود
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
ہیں خواب میں ہنوز جو جاگے ہیں خواب...
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فا...

غالبؔ ندیمِ دوست سے آتی ہے بوئے دوست
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
مشغولِ حق ہوں بندگیِ بوتراب...
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فا...

۱۰۰

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع ؛ اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن

خرب	کف
اخرب	مکفوف
مَفعُولُ	مَفَاعِیلُ

زحافاتِ فاع لاتن

حذف	کف	قصر
محذوف	مکفوف	مقصور
فَاعِلُن	فَاعِ لَاتُ	فَاعِ لَانْ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن۔ اخرب، مکفوف۔ محذوف یا مقصور

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لوں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فَاعِ لاں
ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

جانا پڑا رقیب کے در پر ہزار بار
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
اے کاش جانتا نہ تری رہ گذر کو میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ہے کیا جو کس کے باندھیے میری بلا ڈرے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
کیا جانتا نہیں ہوں تمہاری کمر ک
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فا

لو وہ بھی کہتے ہیں کہ یہ بے ننگ و نام ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
یہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فا

چلتا ہوں تھوڑی دیر ہر اک راہ رو کے ساتھ
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہ بر کو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فا

خواہش کو احمقوں نے پرستش دیا قرار
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
کیا پوجتا ہوں اُس بُتِ بیداد گر کو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

پھر بے خودی میں بھول گیا راہِ کوئے یار
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
جاتا وگرنہ ایک دن اپنی خبر کو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

اپنے پہ کر رہا ہوں قیاس اہلِ دہر کا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
سمجھا ہوں دل پذیر متاعِ ہنر کو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

غالب خدا کرے کہ سوارِ سمندِ ناز
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
دیکھوں علی بہادرِ عالی گہر کو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل؛ اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحاف

خبن	حذف وقطع یا بتر	خبن و حذف	خبن وقصر	خبن وتسکین وقصر
مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون محذوف	مخبون مقصور	مخبون مسکن مقصور
فَعِلاتُن	فَعْلُن	فَعِلُن	فَعِلاَن	فَعْلاَن

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون محذوف، مخبون مقصور، مخبون مسکن مقصور

ذکر میرا بہ بدی بھی اُسے منظور نہیں — غیر کی بات بگڑ جائے تو کچھ دور نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

وعدۂ سیرِ گلستاں ہے خوشا طالعِ شوق — مژدۂ قتل مقدر ہے جو منظور نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاَن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

شاہدِ ہستیٔ مطلق کی کمر ہے عالم — لوگ کہتے ہیں کہ ہے پر ہمیں منظور نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

قطرہ اپنا بھی حقیقت میں ہے دریا لیکن — ہم کو تقلیدِ تنک ظرفیٔ منصور نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

حسرت اے ذوقِ خرابی کہ وہ طاقت نہ رہی — عشقِ پُر عربدہ کی گوں تنِ رنجور نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

میں جو کہتا ہوں کہ ہم لیں گے قیامت میں تمہیں — کس رعونت سے وہ کہتے ہیں کہ ہم حور نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاَن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

ظلم کر ظلم اگر لطف دریغ آتا ہو — تو تغافل میں کسی رنگ سے معذور نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

صاف دُردی کشِ پیمانۂ جم ہیں ہم لوگ — وائے وہ بادہ کہ افشردۂ انگور نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلاَن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

ہوں ظہوری کے مقابل میں خفائی غالب — میرے دعوے پہ یہ حجت ہے کہ مشہور نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحاف

خبن	حذف و قطع یا بتر	خبن و حذف	خبن و قصر	خبن و تسکین و قصر
مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون محذوف	مخبون مقصور	مخبون مسکن مقصور
فَعِلاتُنْ	فَعْلُنْ	فَعِلُن	فَعِلَانْ	فَعْلَانْ

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن۔ مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر۔ مخبون محذوف مخبون مقصور مخبون مسکن مقصور

نالہ جز حسنِ طلب اے ستم ایجاد نہیں — ہے تقاضائے جفا شکوۂ بے داد نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

عشق و مزدوریِ عشرت گہِ خسرو کیا خوب — ہم کو تسلیم نکو نامیِ فرہاد نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

کم نہیں وہ بھی خرابی میں پہ وسعت معلوم — دشت میں ہے مجھے وہ عیش کہ گھر یاد نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

اہلِ بینش کو ہے طوفانِ حوادث مکتب — لطمۂ موج کم از سیلیِ استاد نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

نفی سے کرتی ہے اثبات تراوش گویا — دی ہے جائے دہن اس کو دمِ ایجاد نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

کم نہیں جلوہ گری میں ترے کوچے سے بہشت — یہی نقشہ ہے ولے اس قدر آباد نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

کرتے کس منہ سے ہو غربت کی شکایت غالبؔ — تم کو بے مہریِ یارانِ وطن یاد نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر مفرد ہے۔ بحر مضارع: مثمن اصلی ارکان۔ مفاعیلن، فاع لاتن مفاعیلن، فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن، اخرب، مکفوف محذوف یا مقصور

دونوں جہان دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا	یاں آں پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن	مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لَان
تھک تھک کے ہر مقام پہ دو چار رہ گئے	تیرا پتا نہ پائیں تو ناچار کیا کریں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن	مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لَان
کیا شمع کے نہیں ہیں ہوا خواہ اہلِ بزم	ہو غم ہی جاں گداز تو غم خوار کیا کریں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لَان	مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِ لان

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل؛ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف

محذوف

فَاعِلُنْ

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف

ہو گئی ہے غیر کی شیریں زبانی کارگر	عشق کا اُس کو گماں ہم بے زبانوں پر نہیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن شعر ہیں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

قیامت ہے کہ سن لیلیٰ کا دشت قیس میں آنا ۔۔۔ تعجب سے وہ بولا یوں بھی ہوتا ہے زمانے میں

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن ۔۔۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

دلِ نازک پہ اس کے رحم آتا ہے مجھے غالب ۔۔۔ نہ کر سرگرم اس کافر کو الفت آزمانے میں

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن ۔۔۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل؛ اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعر ہیں دو بار

زحاف

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف یا مقصور

دل لگا کر لگ گیا ان کو بھی تنہا بیٹھنا ۔۔۔ بارے اپنی بے کسی کی ہم نے پائی داد یہاں

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ۔۔۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہیں زوال آمادہ اجزا آفرینش کے تمام ۔۔۔ مہرِ گردوں ہے چراغِ رہ گزارِ باد یہاں

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان ۔۔۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مجتث: اصلی ارکان۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحافِ مس تفع لن   زحافاتِ فاع لاتن

خبن	خبن	حذف و قطع یا بتر	خبن و حذف	خبن و تسکین و مقصور
مخبون	مخبو ن	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون محذوف	مخبون مسکن مقصور
مَفَاعِلُن	فَعِلَاتُن	فَعْلُن	فَعِلُن	فَعْلَان

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن، مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون محذوف۔ مخبون مسکن مقصور

یہ ہم جو ہجر میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں   کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہیں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے   کبھی ہم اُن کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

نظر لگے نہ کہیں اُس کے دست و بازو کو   یہ لوگ کیوں مرے زخمِ جگر کو دیکھتے ہیں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

ترے جواہرِ طرفِ گلہ کو کیا دیکھیں   ہم اوجِ طالعِ لعل و گہر کو دیکھتے ہیں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَان   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مجتث: اصلی ارکان۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو

زحافِ مس تفع لن   زحافاتِ فاع لاتن

خبن	خبن	حذف و قطع یا بتر	خبن و حذف	خبن و تسکین و قصر	خبن و قصر
مخبون	مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون محذوف	مخبون مسکن مقصور	مخبون مقصور
مَفَاعِلُن	فَعِلَاتُن	فَعْلُن	فَعِلُن	فَعْلَان	فَعِلَان

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن۔ مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون محذوف۔ مخبون مقصور، مخبون مسکن مقصور

نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں   شبِ فراق سے روزِ جزا زیاد نہیں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

کوئی کہے کہ شبِ مہ میں کیا برائی ہے   بلا سے آج اگر دن کو ابر و باد نہیں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

جو آؤں سامنے ان کے تو مرحبا نہ کہیں   جو جاؤں واں سے کہیں کو تو خیر باد نہیں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَان   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

کبھی جو یاد بھی آتا ہوں میں تو کہتے ہیں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن
کہ آج بزم میں کچھ فتنہ و فساد نہیں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

علاوہ عید کے ملتی ہے اور دن بھی شراب
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلان
گدائے کوچہ میخانہ نامراد نہیں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

جہاں میں ہو غم و شادی بہم ہمیں کیا کام
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلان
دیا ہے ہم کو خدا نے وہ دل کہ شاد نہیں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ رمل، اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں د

زحاف

خبن	حذف و قطع یا بتر	خبن و قصر	خبن و تسکین و قصر
مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مقصور	مخبون مسکن مقصو
فَعِلاتن	فعْلُن	فَعِلان	فَعْلان

غزل کی بحر

بحرِ رمل مسدس، مخبون، محذوف مقطوع، مخبون مقصور، مخبون مسکن مقصور

تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں
فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن
ہم بھی مضمون کی ہوا باندھتے ہیں
فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

آہ کا کس نے اثر دیکھا ہے
فاعلاتن فعلاتن فَعْلُن
ہم بھی اک اپنی ہوا باندھتے ہیں
فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

تیری فرصت کے مقابل اے عمر
فاعلاتن فعلاتن فَعْلان
برق کو پابہ حنا باندھتے ہیں
فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

قیدِ ہستی سے رہائی معلوم
فاعلاتن فعلاتن فَعْلان
اشک کو بے سروپا باندھتے ہیں
فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

شۂ رنگ سے ہے واشد گل — مست کب بندِ قبا باندھتے ہیں

فاعلاتن فعلاتن فعلُن — فاعلاتن فعلاتن فعِلُن

طی ہائے مضامین مت پوچھ — لوگ نالے کو رسا باندھتے ہیں

فعِلاتن فعلاتن فَعْلان — فاعلاتن فعلاتن فعِلُن

ہلِ تدبیر کی واماندگیاں — آبلوں پر بھی حنا باندھتے ہیں

فاعلاتن فعلاتن فعِلان — فاعلاتن فعلاتن فعِلُن

سادہ پُرکار ہیں خوباں غالبؔ — ہم سے پیمانِ وفا باندھتے ہیں

فاعلاتن فعلاتن فعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعِلُن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحرِ مجتث، اصلی ارکان مس تفع لن۔ فاعلاتن، مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو

زحافِ مس تفع لن — زحافاتِ فاع لاتن

خبن	خبن	خبن و حذف	حذف و قطع یا بت
مخبون	مخبون	مخبون محذوف	محذوف مقطوع یا ا
مَفَاعِلُن	فَعِلاتُن	فَعِلُن	فَعْلُن

غزل کی بحر

بحرِ مجتث مخبون، مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر

زمانہ سخت کم آزار ہے بجانِ اسدؔ — وگرنہ ہم تو توقع زیادہ رکھتے ہ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعِلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع: اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دوبار

زحافاتِ فاع لاتن			زحافاتِ مفاعیلن	
قصر	کف	حذف	کف	خرب
مقصور	مکفوف	محذوف	مکفوف	اخرب
فَاعِ لَاںْ	فَاعِ لَاتُ	فَاعِ لُنْ	مَفَاعِیلُ	مَفْعُولُ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن۔ اخرب مکفوف۔ محذوف یا مقصور

دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

کیوں گردشِ مدام سے گھبرا نہ جائے دل
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
انسان ہوں پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

یارب زمانہ مجھ کو مٹاتا ہے کس لیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
لوحِ جہاں پہ حرفِ مکرر نہیں ہوں میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

حد چاہیے سزا میں عقوبت کے واسطے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
آخر گناہ گار ہوں کافر نہیں ہوں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

کس واسطے عزیز نہیں جانتے مجھے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
لعل و زمرد و زر و گوہر نہیں ہوں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

رکھتے ہو تم قدم مری آنکھوں سے کیوں دریغ
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
رتبے میں مہر و ماہ سے کمتر نہیں ہوں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع

کرتے ہو مجھ کو منعِ قدم بوسی کس لیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
کیا آسمان کے بھی برابر نہیں ہوں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

غالبؔ وظیفہ خوار ہو دو شاہ کو دعا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
وہ دن گئے جو کہتے تھے نوکر نہیں ہوں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحاف

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن۔ محذوف یا مقصور

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

یاد تھیں ہم کو بھی رنگا رنگ بزم آرائیاں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان
لیکن اب نقش و نگارِ طاقِ نسیاں ہوگئیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

تھیں بنات النعش گردوں دن کو پردے میں نہاں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان
شب کو ان کے جی میں کیا آئی کہ عریاں ہوگئیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

قید میں یعقوب نے لی گو نہ یوسف کی خبر
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
لیکن آنکھیں روزنِ دیوارِ زنداں ہوگئیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

سب رقیبوں سے ہوں ناخوش پر زنانِ مصر سے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
ہے زلیخا خوش کہ محوِ ماہِ کنعاں ہوگئیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

جوئے خوں آنکھوں سے بہنے دو کہ ہے شامِ فراق
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا علان
میں یہ سمجھوں گا کہ دو شمعیں فروزاں ہوگئیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ان پری زادوں سے لیں گے خلد میں ہم انتقام
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا علان
قدرتِ حق سے یہی حوریں اگر واں ہوگئیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

نیند اس کی ہے دماغ اس کا ہے راتیں اس کی ہیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
تیری زلفیں جس کے بازو پر پریشاں ہوگئیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

میں چمن میں کیا گیا گویا دبستاں کھل گیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بلبلیں سن کر مرے نالے غزل خواں ہوگئیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

وہ نگاہیں کیوں ہوئی جاتی ہیں یارب دل کے پار
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا علان
جو مری کوتاہیِ قسمت سے مژگاں ہوگئیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بسکہ روکا میں نے اور سینے میں ابھریں پے بہ پے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
میری آنکھیں بخیۂ چاکِ گریباں ہوگئیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

واں گیا بھی میں تو ان کی گالیوں کا کیا جواب
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا علان
یاد تھیں جتنی دعائیں صرفِ درباں ہوگئیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

جاں فزا ہے بادہ جس کے ہاتھ میں جام آگیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
سب لکیریں ہاتھ کی گویا رگِ جاں ہوگئیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا علان
ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہوگئیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج　　مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلان　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

یوں ہی گر روتا رہا غالبؔ تو اے اہلِ جہاں　　دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہو گئیں

فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلان　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن　　زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مَفعُولُ	مَفَاعِیلُ	فَاعِ لُنْ	فَاعِ لَاتُ	فَاعِ لَانْ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن۔ اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور

دیوانگی سے دوش پہ زنّار بھی نہیں　　یعنے ہماری جیب میں اک تار بھی نہ

مفعولُ　فاع لاتُ　مفاعیلُ　فاع لن　　مفعولُ　فاع لاتُ　مفاعیلُ　فاع لن

دل کو نیازِ حسرتِ دیدار کر چکے　　دیکھا تو ہم میں طاقتِ دیدار بھی نہ

مفعولُ　فاع لاتُ　مفاعیلُ　فاع لن　　مفعولُ　فاع لاتُ　مفاعیلُ　فاع لن

ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے　　دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہ

مفعولُ　فاع لاتُ　مفاعیلُ　فاع لن　　مفعولُ　فاع لاتُ　مفاعیلُ　فاع لن

بے عشق عمر کٹ نہیں سکتی ہے اور یاں
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن
طاقت بقدرِ لذتِ آزار بھی نہیں
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

شوریدگی کے ہاتھ سے سر ہے وبالِ دوش
مفعول فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لان
صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن

گنجائشِ عداوتِ اغیار اک طرف
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن
یاں دل میں ضعف سے ہوسِ یار بھی نہیں
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

ڈر نالہ ہائے زار سے میرے خدا کو مان
مفعول فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لان
آخر نوائے مرغِ گرفتار بھی نہیں
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن

دل میں ہے یار کی صفِ مژگاں سے روکشی
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن
حالانکہ طاقتِ خلشِ خار بھی نہیں
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

دیکھا اسدؔ کو خلوت و جلوت میں بارہا
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن
دیوانہ گر نہیں ہے تو ہشیار بھی نہیں
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج ؛ اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

نہیں ہے زخم کوئی بخیہ کے قابل مرے تن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہوا ہے تارِ اشکِ یاس رشتہ چشمِ سوزن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہوئی ہے مانعِ ذوقِ تماشا خانہ ویرانی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
کفِ سیلاب باقی ہے برنگِ پنبہ روزن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ودیعت خانۂ بیدادِ کاوشہائے مژگاں ہوں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نگینِ نامِ شاہد ہے مرا ہر قطرہ خوں تن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بیاں کس سے ہو ظلمت گستری میرے شبستاں کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
شبِ مہ ہو جو رکھ دیں پنبہ دیواروں کے روزن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نکوہش مانعِ بے ربطیِ شورِ جنوں آئی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہوا ہے خندۂ احباب بخیہ جیب و دامن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہوئے اُس مہ روش کے جلوۂ تمثال کے آگے — پُرافشاں جوہرِ آئینہ مثلِ ذرّہ روزن میں

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نہ جانوں نیک ہوں یا بد ہوں پر صحبت مخالف ہے — جو گل ہوں تو ہوں گلخن میں جو خس ہوں تو ہوں گلشن میں

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہزاروں دل دیے جوشِ جنونِ عشق نے مجھ کو — سیہ ہو کر سویدا ہو گیا ہر قطرۂ خوں تن میں

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اسد زندانیِ تاثیرِ الفت ہائے خوباں ہوں — خمِ دستِ نوازش ہو گیا ہے طوق گردن میں

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مجتث: اصلی ارکان۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو

زحافِ مس تفع لن — زحافاتِ فاعلاتن

خبن	خبن	خبن وقصر	حذف و قطع یا بتر	خبن و تسکین و قصر	خبن وحذف
مخبون	مخبون	مخبون مقصور	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مسکن مقصور	مخبون محذوف
مَفَاعِلُن	فَعِلاتُن	فَعِلان	فَعْلُن	فَعْلان	فَعِلُن

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن۔ مخبون، مخبون، مخبون مقصور محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون محذوف۔ مخبون مسکن مقصور

مزے جہان کے اپنی نظر میں خاک نہیں — سوائے خونِ جگر سو جگر میں خاک نہیں

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلان — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلان

مگر غبار ہوئے پر ہوا اڑا لے جائے — وگرنہ تاب و تواں بال و پر میں خاک نہیں

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلان — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلان

یہ کس بہشتِ شمائل کی آمد آمد ہے — کہ غیر جلوۂ گل رہ گزر میں خاک نہیں

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلان

بلا اسے نہ سہی کچھ مجھی کو رحم آتا — اثر مرے نفسِ بے اثر میں خاک نہیں

فاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَان

یالِ جلوۂ گل سے خراب ہیں میکش — شراب خانے کے دیوار و در میں خاک نہیں

فاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَان

واہوں عشق کی غارت گری سے شرمندہ — سوائے حسرتِ تعمیر گھر میں خاک نہیں

فاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَان

ارے شعر ہیں اب صرفِ دل لگی کے اسدؔ — کھلا کہ فائدہ عرضِ ہنر میں خاک نہیں

فاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَان

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رجز: اصلی ارکان۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

خبن — طے — خابن وازالہ

مخبون — مطوی — مخبون مذال

مَفَاعِلُنْ — مُفْتَعِلُن — مَفَاعِلَان

غزل کی بحر

بحر رجز مثمن مخبون، مطوی، مخبون مذال

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں — روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلان — مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلان

دیر نہیں حرم نہیں در نہیں آستاں نہیں — بیٹھے ہیں رہ گذر پہ ہم غیر ہمیں اٹھائے کیوں

مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلان — مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلان

جب وہ جمالِ دل فروز صورتِ مہرِ نیم روز — آپ ہی ہو نظارہ سوز پردے میں منہ چھپائے کیوں

مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلان — مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلان

دشنۂ غمزہ جاں ستاں ناوکِ ناز بے پناہ — تیرا ہی عکسِ رخ سہی سامنے تیرے آئے کیوں

مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلان — مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں — موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن — مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان

حُسن اور اس پہ حُسنِ ظن رہ گئی بوالہوس کی شرم — اپنے پہ اعتماد ہے غیر کو آزمائے کیوں

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان — مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان

واں وہ غرورِ عزّ و ناز یاں یہ حجابِ پاسِ وضع — راہ میں ہم ملیں کہاں بزم میں وہ بلائے کیوں

مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلان — مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان

ہاں وہ نہیں خدا پرست جاؤ وہ بے وفا سہی — جس کو ہو دین و دل عزیز اس کی گلی میں جائے کیوں

مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلن — مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلان

غالبِ خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں — روئیے زار زار کیا کیجیے ہائے ہائے کیوں

مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلن — مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رجز: اصل ارکان۔ مستفعلن، مستفعلن۔ مستفعلن، مستفعلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

خبن	طے	خبن واذالہ
مخبون	مطوی	مخبون مذال
مَفَاعِلُن	مُفْتَعِلُن	مَفَاعِلَانْ

غزل کی بحر

بحرِ رجز مثمن، مخبون، مطوی، مخبون مذال

غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں — بوسے کو پوچھتا ہوں میں منہ سے مجھے بتا کہ

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان — مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلا

پرسشِ طرزِ دلبری کیجیے کیا کہ بن کہے — اس کے ہر اک اشارے سے نکلے ہے یہ ادا کہ

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن — مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلا

رات کے وقت مے پیے ساتھ رقیب کو لیے — آئے وہ یاں خدا کرے پر نہ خدا کرے کہ

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن — مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلا

غیر سے رات کیا بنی یہ جو کہا تو دیکھیے — سامنے آن بیٹھنا اور یہ دیکھنا کہ

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن — مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلا

"و"

118

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج سالم؛ اصلی ارکان، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

حسد سے دل اگر افسردہ ہے گرمِ تماشا ہو — کہ چشمِ تنگ شاید کثرتِ نظارہ سے وا

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بقدرِ حسرتِ دل چاہیے ذوقِ معاصی بھی — بھروں یک گوشۂ دامن گر آبِ ہفت دریا

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اگر وہ سرو قد، گرمِ خرامِ ناز آجائے — کفِ ہر خاکِ گلشن شکلِ قمری نالہ فرسا

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بزم میں اس کے روبرو کیوں نہ خموش بیٹھیے — اس کی تو خاموشی میں بھی ہے یہی مدعا کہ یوں

فتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن — مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان

یں نے کہا کہ بزمِ ناز چاہیے غیر سے تہی — سن کے ستم ظریف نے مجھ کو اٹھا دیا کہ یوں

مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلن — مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان

جھ سے کہا جو یار نے جاتے ہیں ہوش کس طرح — دیکھ کے میری بے خودی چلنے لگی ہوا کہ یوں

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان — مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان

لب مجھے کوئے یار میں رہنے کی وضع یاد تھی — آئینہ دار بن گئی حیرتِ نقشِ پا کہ یوں

فتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن — مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان

ر ترے دل میں ہو خیال وصل میں شوق کا زوال — موجِ محیطِ آب میں مارے ہے دست و پا کہ یوں

فتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلان — مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلان

و یہ کہے کہ ریختہ کیونکہ ہو رشکِ فارسی — گفتۂ غالب ایک بار پڑھ کے اسے سنا کہ یوں

فتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن — مفتعلن مفاعلان مفتعلن مفاعلان

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن، فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن — زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مَفْعُولُ	مَفاعِیلُ	فَاعِ لُن	فَاعِ لاتُ	فَاعِ لَان

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن، اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور

کعبے میں جا رہا تو نہ دو طعنہ کیا کہیں — بھولا ہوں حقِ صحبتِ اہلِ کنشت کو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

طاعت میں تا رہے نہ مے و انگبیں کی لاگ — دوزخ میں ڈال دو کوئی لے کر بہشت کو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ہوں منحرف نہ کیوں رہ و رسمِ ثواب سے — ٹیڑھا لگا ہے قطِّ قلم سرنوشت کو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

غالبؔ کچھ اپنی سعی سے لہنا نہیں مجھے — خرمن جلے اگر نہ ملخ کھائے کِشت کو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحرِ مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن — زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مَفْعُولُ	مَفاعِیلُ	فَاعِ لُن	فَاعِ لاتُ	فَاعِ لَان

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن، اخرب مکفوف، محذوف یا مقصور

وارستہ اس سے ہیں کہ محبت ہی کیوں نہ ہو — کیجیے ہمارے ساتھ عداوت ہی کیوں نہ
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

چھوڑا نہ مجھ میں ضعف نے رنگ اختلاط کا — ہے دل پہ بار نقشِ محبت ہی کیوں نہ
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ہے مجھ کو تجھ سے تذکرۂ غیر کا گلہ — ہر چند بر سبیلِ شکایت ہی کیوں نہ
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

پیدا ہوئی ہے کہتے ہیں ہر درد کی دوا — یوں ہو تو چارۂ غمِ الفت ہی کیوں نہ ہو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ڈالا نہ بے کسی نے کسی سے معاملہ — اپنے سے کھینچتا ہوں خجالت ہی کیوں نہ ہو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ہے آدمی بجائے خود اک محشرِ خیال — ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ہنگامۂ زبونیِ ہمت ہے انفعال — حاصل نہ کیجیے دہر سے عبرت ہی کیوں نہ ہو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

وارستگی بہانۂ بیگانگی نہیں — اپنے سے کر نہ غیر سے وحشت ہی کیوں نہ ہو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

مٹتا ہے فوتِ فرصتِ ہستی کا غم کوئی — عمرِ عزیز صرفِ عبادت ہی کیوں نہ ہو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

اس فتنہ خو کے در سے اب اٹھتے نہیں اسدؔ — اس میں ہمارے سر پہ قیامت ہی کیوں نہ ہو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج۔ اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

قفس میں ہوں گر اچھا بھی نہ جانیں میرے شیون کو — مرا ہونا برا کیا ہے نواسنجانِ گلشن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نہیں گر ہمدمی آساں نہ ہو یہ رشک کیا کم ہے — نہ دی ہوتی خدایا آرزوئے دوست دشمن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نہ نکلا آنکھ سے تیری اک آنسو اس جراحت پر — کیا سینے میں جس نے خوں چکاں مژگانِ سوزن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

خدا شرمائے ہاتھوں کو کہ رکھتے ہیں کشاکش میں — کبھی میرے گریباں کو کبھی جاناں کے دامن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ابھی ہم قتل گہ کا دیکھنا آساں سمجھتے ہیں — نہیں دیکھا شناور جوئے خوں میں تیرے توسن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہوا چرچا جو میرے پاؤں کی زنجیر بننے کا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
کیا بے تاب کاں میں جنبشِ جوہر نے آہن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

خوشی کیا کھیت پر میرے اگر سو بار ابر آئے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
سمجھتا ہوں کہ ڈھونڈے ہے ابھی سے برق خرمن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

وفاداری بشرطِ استواری اصل ایماں ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مرے بت خانے میں تو کعبے میں گاڑو برہمن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

شہادت تھی مری قسمت میں جو دی تھی یہ خو مجھ کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
جہاں تلوار کو دیکھا جھکا دیتا تھا گردن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نہ لٹتا دن کو تو کب رات کو یوں بے خبر سوتا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہوں رہزن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

سخن کیا کہہ نہیں سکتے کہ جویاں ہوں جواہر کے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
جگر کیا ہم نہیں رکھتے جو کھودیں جا کے معدن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مرے شاہِ سلیماں جاہ سے نسبت نہیں غالبؔ
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
فریدون و جم و کیخسرو و دارا و بہمن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع؛ اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن شعر میں دوبار

زحافاتِ مفاعیلن

- خرب ← اخرب ← مَفعُولُ
- کف ← مکفوف ← مَفَاعِیلُ

زحافاتِ فاع لاتن

- حذف ← محذوف ← فَاعِلُن
- کف ← مکفوف ← فَاعِ لَاتُ
- قصر ← مقصور ← فَاعِ لَان

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف، محذوف یا مقصور

دھوتا ہوں جب میں پینے کو اس سیم تن کے پانو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
رکھتا ہے ضد سے کھینچ کے باہر لگن کے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لا

دی سادگی سے جان، پڑوں کوہ کن کے پانو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
ہیہات کیوں نہ ٹوٹ گئے پیرزن کے پا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لا

بھاگے تھے ہم بہت سو اسی کی سزا ہے یہ
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
ہو کر اسیر دابتے ہیں راہزن کے پا
مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لا

مرہم کی جستجو میں پھرا ہوں جو دور دور ‏ ‏ تن سے سوا فگار ہیں اس خستہ تن کے پانو

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان ‏ ‏ مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

اللہ رے ذوقِ دشت نوردی کہ بعد مرگ ‏ ‏ ہلتے ہیں خود بخود مرے اندر کفن کے پانو

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان ‏ ‏ مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

ہے جوشِ گل بہار میں یاں تک کہ ہر طرف ‏ ‏ اڑتے ہوئے الجھتے ہیں مرغِ چمن کے پانو

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن ‏ ‏ مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

شب کو کسی کے خواب میں آیا نہ ہو کہیں ‏ ‏ دکھتے ہیں آج اس بتِ نازک بدن کے پانو

مفعولُ فاع لات مفاعیلُ فاع لن ‏ ‏ مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

غالبؔ مرے کلام میں کیونکر مزا نہ ہو ‏ ‏ پیتا ہوں دھو کے خسروِ شیریں سخن کے پانو

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن ‏ ‏ مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

"۵"

۱۲۳

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دوبار

زحافاتِ مفاعیلن ‏ ‏ زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مَفعُولُ	مَفَاعِیلُ	فَاعِلُن	فَاعِلَاتُ	فَاعِ لَانْ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور

واں اس کو ہولِ دل ہے تو یاں میں ہوں شرم سار ‏ ‏ یعنے یہ میری آہ کی تاثیر سے نہ ہو

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان ‏ ‏ مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع لن

اپنے کو دیکھتا نہیں ذوقِ ستم تو دیکھ ‏ ‏ آئینہ تاکہ دیدۂ نخچیر سے نہ ہو

مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان ‏ ‏ مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن ایک شعر میں دو بار

زحاف

خبن	خبن وحذف	حذف وقطع یا بتر	خبن وتسکین وقصر یا بتر وتسبیغ
مخبون	مخبون محذوف	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مسکن مقصور یا ابتر مسبغ
فَعِلَاتُن	فَعِلُن	فَعْلُن	فَعْلَان

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن مخبون مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون مسکن مقصور یا ابتر مسبغ

واں پہنچ کر جو غش آتا پئے ہم ہے ہم کو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن
صد رہ آہنگِ زمیں بوس قدم ہے ہم کو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

دل کو میں اور مجھے دل محوِ وفا رکھتا ہے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن
کس قدر ذوقِ گرفتاریِ ہم ہے ہم کو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

ضعف سے نقش پئے مور ہے طوقِ گردن
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن
تیرے کوچے سے کہاں طاقتِ رم ہے ہم کو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

جان کر کیجے تغافل کہ کچھ امید بھی ہو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
یہ نگاہِ غلط انداز تو سم ہے ہم کو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

رشکِ ہم طرحی و دردِ اثرِ بانگِ حزیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان
نالۂ مرغِ سحر تیغِ دو دم ہے ہم کو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

سر اڑانے کے جو وعدے کو مکرّر چاہا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن
ہنس کے بولے کہ ترے سر کی قسم ہے ہم کو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

دل کے خوں کرنے کی کیا وجہ، ولیکن ناچار
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان
پاسِ بے رونقیٔ دیدہ اہم ہے ہم کو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

تم وہ نازک کہ خموشی کو فغاں کہتے ہو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن
ہم وہ عاجز کہ تغافل بھی ستم ہے ہم کو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

لکھنؤ آنے کا باعث نہیں کھلتا یعنے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن
ہوسِ سیر و تماشا سو وہ کم ہے ہم کو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

مقطعِ سلسلۂ شوق نہیں ہے یہ شہر
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلَان
عزمِ سیرِ نجف و طوفِ حرم ہے ہم کو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

لیے جاتی ہے کہیں ایک توقع غالبؔ
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن
جادۂ رہ کششِ کافِ کرم ہے ہم کو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن

خرب — اخرب — مَفعُولُ

کف — مکفوف — مَفَاعِیلُ

زحافاتِ فاع لاتن

حذف — محذوف — فَاعِلُن

کف — مکفوف — فَاعِلاتُ

قصر — مقصور — فَاعِلان

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور

جانو تم کو غیر سے جو رسم وراہ ہو — مجھ کو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو

ولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

تے نہیں مواخذۂ روزِ حشر سے — قاتل اگر رقیب ہے تو تم گواہ ہو

ولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ا وہ بھی بے گنہ کش وحق ناشناس ہیں — مانا کہ تم بشر نہیں خورشید و ماہ ہو

ولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ابھرا ہوا نقاب میں ہے ان کے ایک تار — مرتا ہوں میں کہ یہ نہ کسی کی نگا

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فا

جب میکدہ چھٹا تو پھر اب کیا جگہ کی قید — مسجد ہو مدرسہ ہو کوئی خانقا

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فا

سنتے ہیں جو بہشت کی تعریف سب درست — لیکن خدا کرے وہ تری جلوہ گا

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فا

غالب بھی گر نہ ہو تو کچھ ایسا ضرر نہیں — دنیا ہو یارب اور مرا بادشا

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فا

بحر

...ب بحر ہے۔ بحر مجتث: اصل ارکان مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

...فِ مس تفع لن

...بن

مخبون...

...اعلن

زحافاتِ فاعلاتن

خبن	خبن و قصر	حذف و قطع یا بتر	خبن و تسکین و قصر
مخبون	مخبون مقصور	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مسکن مقصور
فَعِلَاتُن	فَعِلَانْ	فَعْلُنْ	فَعْلَانْ

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن مخبون، مخبون مقصور، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون مسکن مقصور

...ئی وہ بات کہ ہو گفتگو تو کیونکر ہو — کہے سے کچھ نہ ہوا پھر کہو تو کیوں کر ہو

...فاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

...مارے ذہن میں اس فکر کا ہے نام وصال — کہ گر نہ ہو تو کہاں جائیں ہو تو کیوں کر ہو

...فاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَان — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

...دب ہے اور یہی کشمکش تو کیا کیجیے — حیا ہے اور یہی گو مگو تو کیوں کر ہو

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

تم ہی کہو کہ گذارا صنم پرستوں کا — بتوں کی ہو اگر ایسی ہی خو تو کیوں ک...

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُ...

الجھتے ہو تم اگر دیکھتے ہو آئینہ — جو تم سے شہر میں ہوں ایک دو تو کیوں ک...

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُ...

جسے نصیب ہو روزِ سیاہ میرا سا — وہ شخص دن نہ کہے رات کو تو کیوں ک...

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُ...

ہمیں پھر ان سے امید اور انھیں ہماری قدر — ہماری بات ہی پوچھیں نہ وہ تو کیوں ک...

مفاعلن فعلاتن مفاعلن ؛ فَعْلَانْ — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُ...

غلط نہ تھا ہمیں خط پر گماں تسلی کا — نہ مانے دیدۂ دیدار جو تو کیوں ک...

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُ...

بتاؤ اس مژہ کو دیکھ کر کہ مجھ کو قرار — یہ نیش ہو رگِ جاں میں فرو تو کیوں ک...

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَان — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُ...

مجھے جنوں نہیں غالب ولے بقولِ حضور — فراقِ یار میں تسکین ہو تو کیوں ک...

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَان — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُ...

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

سی کو دے کے دل کوئی نواسنجِ فغاں کیوں ہو — نہ ہو جب دل ہی سینے میں تو پھر منہ میں زباں کیوں ہو

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں چھوڑیں — سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کیا غم خوار نے رسوا لگے آگ اس محبت کو — نہ لاوے تاب جو غم کی وہ میرا رازداں کیوں ہو

فاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا — تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو

فاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

قفس میں مجھ سے رودادِ چمن کہتے نہ ڈر ہمدم — گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو

فاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں د

زحاف

قصر	حذف
مقصور	محذوف
فاعِلان	فاعِلُن

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف یا مقصور

رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو — ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہم زباں کوئی نہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا

بے در و دیوار کا اک گھر بنایا چاہیے — کوئی ہمسایہ نہ ہو اور پاسباں کوئی

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن ف

پڑیے گر بیمار تو کوئی نہ ہو تیماردار — اور اگر مر جائیے تو نوحہ خواں کوئی ن

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاع لان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فا

ہ سکتے ہو ہم دل میں نہیں ہیں پر یہ بتلاؤ — کہ جب دل میں تم ہی تم ہو تو آنکھوں سے نہاں کیوں ہو
عیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

لا ہے جذبِ دل کا شکوہ دیکھو جرم کس کا ہے — نہ کھینچو گر تم اپنے کو کشاکش درمیاں کیوں ہو
عیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے — ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو
اعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ں ہے آزمانا تو ستانا کس کو کہتے ہیں — عدو کے ہو لیے جب تم تو میرا امتحاں کیوں ہو
عیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

تم نے کہ کیوں ہو غیر کے ملنے میں رسوائی — بجا کہتے ہو سچ کہتے ہو پھر کہیو کہ ہاں کیوں ہو
اعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

الا چاہتا ہے کام کیا طعنوں سے تو غالبؔ — ترے بے مہر کہنے سے وہ تجھ پر مہرباں کیوں ہو
اعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن

خرب — اخرب — مَفْعُولُ

کف — مکفوف — مَفَاعِیلُ

زحافاتِ فاع لاتن

کف — مکفوف — فَاعِ لَاتُ

حذف — محذوف — فَاعِ لُن

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب، مکفوف محذوف۔

از مہر تا بہ ذرّہ دل و دل ہے آئینہ — طوطی کو شش جہت سے مقابل۔۔۔
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فا۔۔۔

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور

ہے سبزہ زار ہر در و دیوارِ غم کدہ
جس کی بہار یہ ہو پھر اس کی خزاں نہ پوچھ
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِلن
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
ناچار بے کسی کی بھی حسرت اٹھائیے
دشواریِ رہِ ستمِ ہم رہاں نہ پوچھ
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

"ے/ی"

۱۳۱

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو ب

زحافاتِ مفاعیلن — زحافاتِ فاع لاتن

خرب — کف — حذف — کف — قصر

اخرب — مکفوف — محذوف — مکفوف — مقصور

مُفعُولُ — مَفاعِیلُ — فاعِلُن — فاعِ لاتُ — فاعِ لان

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف۔ محذوف یا مقصور

صد جلوہ روبرو ہے جو مژگاں اٹھائیے
طاقت کہاں کہ دید کا احساں اٹھائیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع لن
ہے سنگ پر براتِ معاشِ جنونِ عشق
یعنی ہنوز منتِ طفلاں اٹھائیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع لان
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
دیوار بارِ منتِ مزدور سے ہے خم
اے خانماں خراب نہ احساں اٹھائیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
یا میرے زخمِ رشک کو رسوا نہ کیجیے
یا پردۂ تبسمِ پنہاں اٹھائیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن شعر میں دو بار

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن۔ اخرب۔ مکفوف محذوف یا مقصور

مسجد کے زیرِ سایہ خرابات چاہیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
بھوں پاس آنکھ قبلۂ حاجات چاہیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

عاشق ہوئے ہیں آپ بھی اک اور شخص پر
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
آخر ستم کی کچھ تو مکافات چاہیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

دے داد اے فلک، دلِ حسرت پرست کی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
ہاں کچھ نہ کچھ تلافیٔ مافات چاہیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

سیکھے ہیں مہ رخوں کے لیے ہم مصوری
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
تقریب کچھ تو بہرِ ملاقات چاہیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

مے سے غرض نشاط ہے کس رو سیاہ کو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
اک گونہ بےخودی مجھے دن رات چاہیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

نشو و نما ہے اصل سے غالبؔ فروع کو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
خاموشی ہی سے نکلے ہے جو بات چاہیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ہے رنگِ لالہ و گل و نسریں جدا جدا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاہیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

سر پائے خم پہ چاہیے ہنگامِ بےخودی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
رو سوئے قبلہ وقتِ مناجات چاہیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

یعنی بحسبِ گردشِ پیمانۂ صفات
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
عارف ہمیشہ مستِ مئے ذات چاہیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج: اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن ایک شعر میں دوبار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

بساطِ عجز میں تھا ایک دل اک قطرۂ خوں وہ بھی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

سو رہتا ہے باندازِ چکیدن سرنگوں وہ بھی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

رہے اُس شوخ سے آزردہ ہم چندے تکلّف سے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

تکلّف برطرف تھا ایک اندازِ جنوں وہ بھی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

خیالِ مرگ کب تسکیں دلِ آزردہ کو بخشے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مرے دامِ تمنا میں ہے اک صیدِ زبوں وہ بھی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نہ کرتا کاش نالہ، مجھ کو کیا معلوم تھا ہمدم
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کہ ہوگا باعثِ افزائشِ دردِ دروں وہ بھی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نہ اتنا بُرِّشِ تیغِ جفا پر ناز فرماؤ
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مرے دریائے بیتابی میں ہے اک موجِ خوں وہ بھی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مئے عشرت کی خواہش ساقیِ گردوں سے کیا کیجیے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

لیے بیٹھا ہے اک دو چار جامِ واژگوں وہ بھی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مرے دل میں ہے غالبؔ شوقِ وصل و شکوۂ ہجراں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

خدا وہ دن کرے جو اس سے میں یہ بھی کہوں وہ بھی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج: اصل ارکان، مفاعیلن، مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

خرب	کف	حذف
اخرب	مکفوف	محذوف
مَفْعُولُ	مَفَاعِیلُ	فَعُولُنْ

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن، اخرب۔ مکفوف محذوف

ہے بزمِ بتاں میں سخن آزردہ لبوں سے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
تنگ آئے ہیں ہم ایسے خوشامد طلبوں سے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

ہے دورِ قدح وجہ پریشانیٔ صہبا
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
یک بار لگا دو خمِ مے میرے لبوں سے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

ندانِ درِ میکدہ گستاخ ہیں زاہد
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
زنہار نہ ہو ناطرف ان بے ادبوں سے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

یدادِ وفا دیکھ کے جاتی رہی آخر
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
ہر چند مری جان کو تھا ربط لبوں سے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج: اصل ارکان، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

خرب	کف	حذف
اخرب	مکفوف	محذوف
مَفْعُولُ	مَفَاعِیلُ	فَعُوْلُنْ

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن اخرب، مکفوف، محذوف

تا ہم کو شکایت کی بھی باقی نہ رہے جا
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
سن لیتے ہیں گو ذکر ہمارا نہیں کر
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعو

غالب ترا احوال سنا دیں گے ہم ان کو
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
وہ سن کے بلا لیں یہ اجارہ نہیں کر
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعو

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل؛ اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحاف

خبن — حذف وقطع یا بتر — خبن وحذف

مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون محذوف
فَعِلاتُن	فَعْلُن	فَعِلُن

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن، مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون محذوف

گھر میں تھا کیا کہ ترا غم اسے غارت کرتا — وہ جو رکھتے تھے ہم اک حسرتِ تعمیر سو ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج؛ اصل ارکان: مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

غمِ دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اٹھانے کی — فلک کا دیکھنا تقریب تیرے یاد آنے کی

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کھلے گا کس طرح مضموں مرے مکتوب کا یارب — قسم کھائی ہے اس کافر نے کاغذ کے جلانے کی

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

لپٹنا پرنیاں میں شعلۂ آتش کا آساں ہے — ولے مشکل ہے حکمت دل میں سوزِ غم چھپانے کی

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

انھیں منظور اپنے زخمیوں کا دیکھ آنا تھا — اٹھے تھے سیرِ گل کو دیکھنا شوخی بہانے کی

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہماری سادگی تھی التفاتِ ناز پر مرنا — ترا آنا نہ تھا ظالم مگر تمہید جانے کی

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

لکد کوبِ حوادث کا تحمل کر نہیں سکتی		مری طاقت کہ ضامن تھی بتوں کے ناز اٹھانے کی

فاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن		مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

لہوں کیا خوبیٔ اوضاعِ ابنائے زماں غالب		بدی کی اس نے جس سے ہم نے کی تھی بارہا نیکی

فاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن		مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع: اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو

زحافات مفاعیلن

خرب

اخرب

مَفْعُوْلُ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اخرب

حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی		دل جوشِ گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسا

مفعولُ فاع لاتن مفعولُ فاع لاتن		مفعولُ فاع لاتن مفعولُ فاع لا

اس شمع کی طرح سے جس کو کوئی بجھا دے		میں بھی جلے ہوؤں میں ہوں داغِ ناتما

مفعولُ فاع لاتن مفعولُ فاع لاتن		مفعولُ فاع لاتن مفعولُ فاع لا

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع؛ اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دوبار

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور

کیا تنگ ہم ستم زدگاں کا جہان ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
جس میں کہ ایک بیضۂ مور آسمان ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ہے کائنات کو حرکت تیرے ذوق سے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
پرتو سے آفتاب کے ذرے میں جان ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

حالانکہ ہے یہ سیلیِ خارا سے لالہ رنگ
مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
غافل کو میرے شیشے پہ مے کا گمان ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

کی اس نے گرم سینۂ اہلِ ہوس میں جا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
آوے نہ کیوں پسند کہ ٹھنڈا مکان ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

کیا خوب تم نے غیر کو بوسہ نہیں دیا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
بس چپ رہو ہمارے بھی منہ میں زبان ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بیٹھا ہے جو کہ سایۂ دیوارِ یار میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
فرماں روائے کشورِ ہندوستان ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ہستی کا اعتبار بھی غم نے مٹا دیا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
کس سے کہوں کہ داغِ جگر کا نشان ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ہے بارے اعتمادِ وفاداری اس قدر
مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
غالبؔ ہم اس میں خوش ہیں کہ نامہربان ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل۔ اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحاف

حذف — محذوف — فاعِلُن

قصر — مقصور — فاعِلان

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن، محذوف یا مقصور

دردِ میرے ہے تجھ کو بے قراری ہائے ہائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان
کیا ہوئی ظالم تری غفلت شعاری ہائے ہائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان

تیرے دل میں گر نہ تھا آشوبِ غم کا حوصلہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلُن
تو نے پھر کیوں کی تھی میری غم گساری ہائے ہائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان

کیوں میری غم خوارگی کا تجھ کو آیا تھا خیال
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان
دشمنی اپنی تھی میری دوست داری ہائے ہائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان

عمر بھر کا تو نے پیمانِ وفا باندھا تو کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلُن
عمر کو بھی تو نہیں ہے پائیداری ہائے ہائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان

زہر لگتی ہے مجھے آب و ہوائے زندگی
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
یعنی تجھ سے تھی اُسے ناسازگاری ہائے ہائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان

گل فشانی ہائے نازِ جلوہ کو کیا ہو گیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
خاک پر ہوتی ہے تیری لالہ کاری ہائے ہائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان

شرمِ رسوائی سے جا چھپنا نقابِ خاک میں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
ختم ہے الفت کی تجھ پر پردہ داری ہائے ہائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان

خاک میں ناموسِ پیمانِ محبت مل گئی
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
اٹھ گئی دنیا سے راہ و رسمِ یاری ہائے ہائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان

ہاتھ ہی تیغ آزما کا کام سے جاتا رہا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
دل پہ اک لگنے نہ پایا زخمِ کاری ہائے ہائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان

کس طرح کاٹے کوئی شب ہائے تارِ برشگال
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان
ہے نظر خو کردۂ اختر شماری ہائے ہائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان

گوش مہجورِ پیام و چشم محرومِ جمال
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان
ایک دل تس پر یہ نا امیدواری ہائے ہائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان

عشق نے پکڑا نہ تھا غالبؔ ابھی وحشت کا رنگ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان
رہ گیا تھا دل میں جو کچھ ذوقِ خواری ہائے ہائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر دو بار

زحافاتِ مفاعیلن		زحافاتِ فاع لاتن		
خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مَفْعُولُ	مَفَاعِیْلُ	فَاعِلُنْ	فَاعِ لَاتُ	فَاعِ لَان

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

سرگشتگی میں عالمِ ہستی سے یاس ہے — تسکیں کو دے نوید کہ مرنے کی آس ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

لیتا نہیں مرے دلِ آوارہ کی خبر — اب تک وہ جانتا ہے کہ میرے ہی پاس ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

کیجے بیاں سرورِ تپِ غم کہاں تلک — ہر مُو مرے بدن پہ زبانِ سپاس ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

ہے وہ غرورِ حسن سے بیگانۂ وفا — ہرچند اس کے پاس دلِ حق شناس ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

پی جس قدر ملے شبِ مہتاب میں شراب — اس بلغمی مزاج کو گرمی ہی راس ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

ہر اک مکان کو ہے مکیں سے شرف اسدؔ — مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحرِ مضارع، اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن		زحافاتِ فاع لاتن		
خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مَفْعُولُ	مَفَاعِیْلُ	فَاعِلُنْ	فَاعِ لَاتُ	فَاعِ لَانْ

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

گر خاموشی سے فائدہ اخفائے حال ہے خوش ہوں کہ میری بات سمجھنی محال ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
کس کو سناؤں حسرتِ اظہار کا گلہ دل فردِ جمع و خرچ زباں ہائے لال ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
کس پردے میں ہے آئینہ پرداز اے خدا رحمت، کہ عذر خواہ لب بے سوال ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

ہے ہے خدا نخواستہ وہ اور دشمنی اے شوقِ منفعل یہ تجھے کیا خیال ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاعلن مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
مشکیں لباس کعبہ علیؑ کے قدم سے جان نافِ زمین ہے نہ کہ نافِ غزال ہے
مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
وحشت پہ میری عرصۂ آفاق تنگ تھا دریا زمین کو عرقِ انفعال ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسد عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مجتث: اصلی ارکان مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافِ مس تفع لن

خبن

مس تفع لن

مَفَاعِلُنْ

زحافاتِ فاعلاتن

خبن

فاعلاتن

فَعِلَاتُنْ

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن مخبون

تم اپنے شکوے کی باتیں نہ کھود کھود کے پوچھو — حذر کرو مرے دل سے کہ اس میں آگ دبی ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

دلا یہ درد والم بھی تو مغتنم ہے کہ آخر — نہ گریۂ سحری ہے نہ آہِ نیم شبی ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف — قصر

محذوف — مقصور

فَاعِلُنْ — فَاعِلَانْ

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف یا مقصور

ایک جا حرفِ وفا لکھا تھا وہ بھی مٹ گیا — ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

جی جلے ذوقِ فنا کی ناتمامی پر نہ کیوں — ہم نہیں جلتے نفس ہر چند آتش بار ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

آگ سے پانی میں بجھتے وقت اٹھتی ہے صدا — ہر کوئی درماندگی میں نالے سے ناچار ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہے وہی بدمستیِ ہر ذرہ کا خود عذر خواہ — جس کے جلوے سے زمیں تا آسماں سرشار ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مجھ سے مت کہہ تو ہمیں کہتا تھا اپنی زندگی — زندگی سے بھی مرا جی ان دنوں بیزار ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

آنکھ کی تصویر سرنامے پہ کھینچی ہے کہ تا — تجھ پہ کھل جائے کہ اس کو حسرتِ دیدار ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

۱۴۵

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج۔ اصلی ارکان۔ مفاعیلن مفاعیلن۔ مفاعیلن مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

خرب	کف	حذف
اخرب	مکفوف	محذوف
مَفْعُوْلُ	مَفَاعِیْلُ	فَعُوْلُنْ

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن۔ اخرب، مکفوف محذوف

پینس میں گذرتے ہیں جو کوچے سے وہ میرے — کندھا بھی کہاروں کو بدلنے نہیں دیتے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج؛ اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

مری ہستی فضائے حیرت آبادِ تمنا ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
جسے کہتے ہیں نالہ وہ اسی عالم کا عنقا ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

خزاں کیا؟ فصلِ گُل کہتے ہیں کس کو؟ کوئی موسم ہو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
وہی ہم ہیں قفس ہے اور ماتم بال و پر کا ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

وفائے دلبراں ہے اتفاقی ورنہ اے ہمدم
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
اثر فریادِ دل ہائے حزیں کا کس نے دیکھا ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نہ لائے شوخیٔ اندیشہ تابِ رنجِ نومیدی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
کفِ افسوس ملنا، عہدِ تجدیدِ تمنا ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل؛ اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف

محذوف

فاعِلُن

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف

رحم کر ظالم کہ کیا بودِ چراغِ کُشتہ ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
نبضِ بیمار و فادودِ چراغِ کُشتہ ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دل لگی کی آرزو بے چین رکھتی ہے ہمیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
ورنہ یاں بے رونقی سودِ چراغِ کُشتہ ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف

محذوف

فاعلن

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف

چشمِ خوباں خامشی میں بھی نوا پرداز ہے — سرمہ تو کہوے کہ دودِ شعلۂ آواز ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

پیکرِ عشاق سازِ طالعِ ناساز ہے — نالہ گویا گردشِ سیّارہ کی آواز ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دستگاہِ دیدۂ خوں بارِ مجنوں دیکھنا — یک بیاباں جلوۂ گل فرشِ پا انداز ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

مفرد بحر ہے بحر رمل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

خبن	خبن و حذف	حذف و قطع یا بتر	خبن و قصر	تسبیغ و بتر
مخبون	مخبون محذوف	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مقصور	ابتر مسبغ
فَعِلاتُنْ	فَعِلُنْ	فَعْلُنْ	فَعِلانْ	فَعْلانْ

غزل کی بحر

بحر رمل مسدس مخبون مخبون محذوف، محذوف مقطوع، مخبون مقصور

عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی — میری وحشت تیری شہرت ہی سہی
فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن — فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

قطع کیجیے نہ تعلق ہم سے — کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی
فاعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

میرے ہونے میں ہے کیا رسوائی — اے وہ مجلس نہیں خلوت ہی سہی
فاعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

ہم بھی دشمن تو نہیں ہیں اپنے — غیر کو تجھ سے محبت ہی سہی
فاعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھ ہو،
فاعلاتن فعلاتن فَعْلُن
آگہی گر نہیں غفلت ہی سہی
فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

عمر ہر چند کہ ہے برقِ خرام
فاعلاتن فعلاتن فَعْلَانْ
دل کے خوں کرنے کی فرصت ہی سہی
فاعلاتن فعلاتن فَعْلُن

ہم کوئی ترکِ وفا کرتے ہیں
فاعلاتن فعلاتن فَعْلُن
نہ سہی عشق مصیبت ہی سہی
فَعِلَان فعلاتن فَعِلُن

کچھ تو دے اے فلکِ نا انصاف
فاعلاتن فعلاتن فَعْلَان
آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی
فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالیں گے
فاعلاتن فعلاتن فَعْلُن
بے نیازی تری عادت ہی سہی
فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن

یار سے چھیڑ چلی جائے اسدؔ
فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن
گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی
فاعلاتن فعلاتن فَعْلُن

بحر

مرکب ہے۔ بحرِ مضارع؛ اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن شعر میں دوبار

زحافاتِ مفاعیلن

خرب ← اخرب ← مَفْعُوْلُ

کف ← مکفوف ← مَفَاعِیْلُ

زحافاتِ فاع لاتن

حذف ← محذوف ← فَاعِلُنْ

کف ← مکفوف ← فَاعِ لَاتُ

قصر ← مقصور ← فَاعِ لَانْ

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

ہے آرمیدگی میں نکوہش بجا مجھے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِلن
صبحِ وطن ہے خندۂ دنداں نما مجھے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِلن

ڈھونڈے ہے اس مغنّیِ آتش نفس کو جی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِلن
جس کی صدا ہو جلوۂ برقِ فنا مجھے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِلن

مستانہ طے کروں ہوں رہِ وادیٔ خیال
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
تا بازگشت سے نہ رہے مدّعا مجھے
مفعولُ فاع لاتُ مفعولُ فاعِلن

کرتا ہے بس کہ باغ میں تو بے حجابیاں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
آنے لگی ہے نکہتِ گل سے حیا مجھے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِلن

کھلتا کسی پہ کیوں مرے دل کا معاملہ
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِلن
شعروں کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ۔ فاعِلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل : اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف و قطع یا بتر	خبن
محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون
فَعْلُن	فَعِلَاتُن

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع یا ابتر

زندگی اپنی جب اِس شکل سے گزری غالبؔ ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحرِ مضارع : اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن شعر میں دو بار

زحافاتِ فاع لاتن			زحافاتِ مفاعیلن	
قصر	کف	حذف	کف	خرب
مقصور	مکفوف	محذوف	مکفوف	اخرب
فَاعِ لَان	فَاعِ لَاتُ	فَاعِلُن	مَفَاعِیلُ	مَفْعُولُ

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

اِس بزم میں مجھے نہیں بنتی حیا کیے بیٹھا رہا اگرچہ اِشارے ہوا کیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِلن مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِلن

دل ہی تو ہے سیاستِ درباں سے ڈر گیا میں اور جاؤں در سے ترے بن صدا کیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِلن مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِلن

رکھتا پھروں ہوں خرقہ و سجادہ رہنِ مے مدّت ہوئی ہے دعوتِ آب و ہوا کیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِلن مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعِلن

بے صرفہ ہی گزرتی ہے ہو گرچہ عمرِ خضر
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
حضرت بھی کل کہیں گے کہ ہم کیا کیا کیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

کس روز تہمتیں نہ تراشا کیے عدو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

صحبت میں غیر کی نہ پڑی ہو یہ خو کہیں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
دینے لگا ہے بوسہ بغیر التجا کیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ضد کی ہے اور بات مگر خو بری نہیں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
بھولے سے اُس نے سینکڑوں وعدے وفا کیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

غالبؔ تمھیں کہو کہ ملے گا جواب کیا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
مانا کہ تم کہا کیے اور وہ سنا کیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحرِ مضارع۔ اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن شعر میں دوبار

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

رفتارِ عمر قطعِ رہِ اضطراب ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
اِس سال کے حساب کو برق آفتاب ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

مینائے مے ہے سروِ نشاطِ بہار سے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
بالِ تدرو جلوۂ موجِ شراب ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

زخمی ہوا ہے پاشنہ پائے ثبات کا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
نے بھاگنے کی گوں نہ اقامت کی تاب ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

جاں دادِ بادہ نوشیٔ رنداں بہ شش جہت — غافل گماں کرے ہے کہ گیتی خراب ہے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

نظارہ کیا حریف ہو اُس برقِ حسن کا — جوشِ بہار جلوے کو جس کے نقاب ہے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

میں نامراد دل کی تسلّی کو کیا کروں — مانا کہ تیرے رخ سے نگہ کامیاب ہے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیل فاع لن — مفعولُ فاع لات مفاعیل فاع لن

گزرا اسدؔ مسرّتِ پیغامِ یار سے — قاصد پہ مجھ کو رشکِ سوال و جواب ہے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل، اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن شعر میں دوبار

زحاف

حذف — قصر

محذوف

فاعلُن — فاعلان

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف مقصور

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آ جائے ہے — میں اُسے دیکھوں بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہاتھ دھو دل سے یہی گرمی گر اندیشہ میں ہے — آبگینہ تندیٔ صہبا سے پگھلا جائے ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

غیر کو یا رب وہ کیوں کر منعِ گستاخی کرے — گر حیا بھی اس کو آتی ہے تو شرما جائے ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

شوق کو یہ لت کہ ہر دم نالہ کھینچے جائیے — دل کی یہ حالت کہ دم لینے سے گھبرا جائے ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دورِ چشمِ بد تری بزمِ طرب سے واہ وا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
نغمہ ہو جاتا ہے واں گر نالہ میرا جائے ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

گرچہ ہے طرزِ تغافل پردہ دارِ رازِ عشق
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان
پر ہم ایسے کھوئے جاتے ہیں کہ وہ پا جائے ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

اس کی بزم آرائیاں سن کر دلِ رنجور یاں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان
مثلِ نقشِ مدعائے غیر بیٹھا جائے ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہو کے عاشق وہ پری رو اور نازک بن گیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
رنگ کھلتا جائے ہے جتنا کہ اڑتا جائے ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

نقش کو اس کے مصوّر پر بھی کیا کیا ناز ہیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
کھینچتا ہے جس قدر اتنا ہی کھنچتا جائے ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

سایہ میرا مجھ سے مثلِ دُود بھاگے ہے اسدؔ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
پاس مجھ آتش بجاں کے کس سے ٹھہرا جائے ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

خبن	خبن وقصر	خبن وحذف	خبن وتسکین وقصر
مخبون	مخبون مقصور	مخبون محذوف	مخبون مسکن مقصور
فَعِلَاتُنْ	فَعِلَانْ	فَعِلُنْ	فَعْلَانْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن، مخبون، مخبون مقصور، مخبون محذوف، مخبون مسکن مقصور

گرمِ فریاد رکھا شکلِ نہالی نے مجھے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
تب اماں ہجر میں دی بردِ لیالی نے مجھے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

نسیہ و نقدِ دو عالم کی حقیقت معلوم
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَان
لے لیا مجھ سے مری ہمّتِ عالی نے مجھے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

کثرت آرائی وحدت ہے پرستاریِ وہم
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان
کر دیا کافرِ ان اصنامِ خیالی نے مجھے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

ہوسِ گل کا تصوّر میں بھی کھٹکا نہ رہا
فعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
عجب آرام دیا بے پروبالی نے مجھے
فعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحرِ مقتضب، اصلی ارکان، مفعولاتُ مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن شعر میں دو بار

زحافاتِ مفعولات

طے — مطوی — فاعِلاتُ

قطع — مقطوع — مَفعُولُن

زحافِ مستفعلن

قطع و تسبیغ — مقطوع مسبغ — مَفعُولان

غزل کی بحر

بحرِ مقتضب مثمن، مطوی، مقطوع، مقطوع مسبغ

کارگاہِ ہستی میں لالہ داغِ ساماں ہے
فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

برقِ خرمنِ راحت خونِ گرمِ دہقاں ہے
فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

غنچہ تا شگفتن ہا برگِ عافیت معلوم
فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولان

با وجودِ دل جمعی خوابِ گل پریشاں ہے
فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

ہم سے رنجِ بے تابی کس طرح اٹھایا جائے
فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولان

داغِ پشتِ دستِ عجز شعلہ خس بدنداں ہے
فاعلاتُ مفعولن فاعلاتُ مفعولن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

خبن — مخبون — فَعِلاتُن

حذف و قطع یا بتر — محذوف مقطوع یا ابتر — فَعْلُن

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن، مخبون۔ محذوف مقطوع یا ابتر

اُگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ غالبؔ
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلن

ہم بیاباں میں ہیں اور گھر میں بہار آئی ہے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعْلن

۱۵۸

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

قصر	حذف
مقصور	محذوف
فَاعِلاَنْ	فَاعِلُنْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن محذوف یا مقصور

سادگی پر اس کی مر جانے کی حسرت دل میں ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بس نہیں چلتا کہ پھر خنجر کفِ قاتل میں ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دیکھنا تقریر کی لذّت کہ جو اس نے کہا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

گرچہ ہے کس کس برائی سے و لے با ایں ہمہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بس ہجومِ نا امیدی خاک میں مل جائے گی
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
یہ جو اک لذت ہماری سعیٔ بے حاصل میں ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

رنجِ رہ کیوں کھینچیے واماندگی کو عشق ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
اٹھ نہیں سکتا ہمارا جو قدم منزل میں ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

جلوہ زارِ آتشِ دوزخ ہمارا دل سہی
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
فتنۂ شورِ قیامت کس کے آب و گل میں ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہے دلِ شوریدۂ غالبؔ طلسمِ پیچ و تاب
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان
رحم کر اپنی تمنا پر کہ کس مشکل میں ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحرِ مضارع: اصلی ارکان، مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن — زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مَفْعُولُ	مَفَاعِیلُ	فَاعِلُن	فَاعِ لَاتُ	فَاعِ لَاتْ

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن، اخرب مکفوف، محذوف یا مقصور

دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
دونوں کو اک ادا میں رضامند کر گئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

شق ہو گیا ہے سینہ خوشا لذّتِ فراق
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
تکلیفِ پردہ داریِ زخمِ جگر گئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیاں کہاں
مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان
اٹھیے بس اب کہ لذّتِ خواب سحر گئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

اڑتی پھرے ہے خاک مری کوئے یار میں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
بارے اب اے ہوا ہوسِ بال و پر گئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

دیکھو تو دل فریبیٔ اندازِ نقشِ پا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
موجِ خرامِ یار بھی کیا گل کتر گئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

ہر بوالہوس نے حُسن پرستی شعار کی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
اب آبروئے شیوۂ اہلِ نظر گئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

نظارے نے بھی کام کیا واں نقاب کا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
مستی سے ہر نگہ ترے رُخ پر بکھر گئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

فردا و دی کا تفرقہ اک بار مٹ گیا
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
کل تم گئے کہ ہم پہ قیامت گذر گئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

مارا زمانے نے اسد اللہ خاں تمھیں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
وہ ولولے کہاں وہ جوانی کدھر گئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن

خرب — اخرب — مَفْعُولُ

کف — مکفوف — مَفَاعِیْلُ

زحافاتِ فاع لاتن

حذف — محذوف — فَاعِلُنْ

کف — مکفوف — فَاعِ لَاتُ

قصر — مقصور — فَاعِ لَانْ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن۔ اخرب مکفوف۔ محذوف یا مقصور

تسکین کو ہم نہ روئیں جو ذوقِ نظر ملے — حورانِ خلد میں تری صورت اگر ملے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

اپنی گلی میں مجھ کو نہ کر دفن بعد قتل — میرے پتے سے خلق کو کیوں تیرا گھر ملے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

ساقی گری کی شرم کرو آج ورنہ ہم — ہر شب پیا ہی کرتے ہیں مے جس قدر ملے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

تجھ سے تو کچھ کلام نہیں لیکن اے ندیم — میرا سلام کہیو اگر نامہ بر ملے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

تجھ کو بھی ہم دکھائیں کہ مجنوں نے کیا کیا — فرصت کشاکشِ غمِ پنہاں سے گر ملے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

لازم نہیں کہ خضر کی ہم پیروی کریں — مانا کہ اک بزرگ ہمیں ہم سفر ملے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

اے ساکنانِ کوچۂ دل دار دیکھنا — تم کو کہیں جو غالبِ آشفتہ سر ملے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

١٦١

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل۔ اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحاف

حذف	قصر
محذوف	مقصور
فَا عِلُن	فَا عِلَان

غزل کی بحر

بحر رمل مسدس محذوف یا مقصور

کوئی دن گر زندگانی اور ہے　　ہم نے اپنے جی میں ٹھانی اور ہے

فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

آتشِ دوزخ میں یہ گرمی کہاں　　سوزِ غم ہائے نہانی اور ہے

فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلان　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

بارہا دیکھی ہیں اُن کی رنجشیں　　پر کچھ اب کے سرگرانی اور ہے

فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلان　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

دے کے خط منہ دیکھتا ہے نامہ بر　　کچھ تو پیغامِ زبانی اور ہے

فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

قاطعِ اعمار ہیں اکثر نجوم　　وہ بلائے آسمانی اور ہے

فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلان　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

ہو چکیں غالبؔ بلائیں سب تمام　　ایک مرگِ ناگہانی اور ہے

فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلان　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

بحر

بحر مرکب ہے بحرِ خفیف: اصل ارکان۔ فاعلاتن مس تفع لن۔ فاعلاتن — شعر میں دو بار

زحافاتِ فاعلاتن

زحاف	خبن	خبن وحذف	حذف وقطع یا بتر	خبن وقصر	خبن وتسکین وقصر
مزاحف	مخبون	مخبون محذوف	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مقصور	مخبون مسکن مقصور
وزن	فَعِلاتُنْ	فَعِلُنْ	فَعْلُنْ	فَعِلاَنْ	فَعْلاَنْ

زحافِ مس تفع لن

زحاف	خبن
مزاحف	مخبون
وزن	مُفَاعِلُنْ

غزل کی بحر

بحرِ خفیف مسدس۔ مخبون۔ مخبون محذوف محذوف مقطوع یا ابتر؛ مخبون مقصور، مخبون مسکن مقصور

کوئی امید بر نہیں آتی — کوئی صورت نظر نہیں آتی
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ

موت کا ایک دن معین ہے — نیند کیوں رات بھر نہیں آتی
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ

آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی — اب کسی بات پر نہیں آتی
فاعلاتن مفاعلن فَعِلُنْ — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ

جانتا ہوں ثوابِ طاعت وزہد — پر طبیعت ادھر نہیں آتی
فاعلاتن مفاعلن فَعِلاَن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہوں — ورنہ کیا بات کر نہیں آتی
فاعلاتن مفاعلن فَعْلاَن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ

کیوں نہ چیخوں کہ یاد کرتے ہیں — میری آواز گر نہیں آتی
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ

داغِ دل گر نظر نہیں آتا — بو بھی اے چارہ گر نہیں آتی
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی — کچھ ہماری خبر نہیں آتی
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ

مرتے ہیں آرزو میں مرنے کی — موت آتی ہے پر نہیں آتی
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ — شرم تم کو مگر نہیں آتی
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحرِ خفیف۔ اصلی ارکان: فاعلاتن، مس تفع لن، فاعلاتن شعر میں دوبار

زحافاتِ فاعلاتن

خبن خبن وحذف حذف وقطع یا بتر خبن وقصر خبن وتسکین وقصر

مخبون	مخبون محذوف	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مقصور	مخبون مسکن مقصور
فَعِلَاتُن	فَعِلُن	فَعْلُن	فَعِلَان	فَعْلَان

زحافِ مس تفع لن

خبن

مخبون
مَفَاعِلُن

غزل کی بحر

بحرِ خفیف مسدس، مخبون، مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون مقصور، مخبون مسکن مقصور۔

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے — آخر اس درد کی دوا کیا ہے
فَعِلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار — یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلَان — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں — کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

جب کہ تجھ بن نہیں کوئی موجود — پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلَان — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں — غمزۂ وعشوہ و ادا کیا ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

شکنِ زلفِ عنبریں کیوں ہے — نگہِ چشمِ سرمہ سا کیا ہے
فَعِلاتن مفاعلن فَعْلُن — فَعِلاتن مفاعلن فَعْلُن

سبزہ و گل کہاں سے آئے ہیں — ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید — جو نہیں جانتے وفا کیا ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلَان — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا — اور درویش کی صدا کیا ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

جان تم پر نثار کرتا ہوں — میں نہیں جانتا دعا کیا ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ — مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج : اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن شعر میں دوبار

زحاف

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف، محذوف یا مقصور

کہتے تو ہو تم سب کہ بتِ غالیہ مو آئے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
اک مرتبہ گھبرا کے کہو کوئی کہ وہ آئے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

ہوں کشمکشِ نزع میں ہاں جذبِ محبت
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
کچھ کہہ نہ سکوں پر وہ مرے پوچھنے کو آئے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

ہے صاعقہ و شعلہ و سیماب کا عالم
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
آنا ہی سمجھ میں مری آتا نہیں گو آئے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

ظاہر ہے کہ گھبرا کے نہ بھاگیں گے نکیرین
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان
ہاں منہ سے مگر بادۂ دوشینہ کی بو آئے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

جلاد سے ڈرتے ہیں نہ واعظ سے جھگڑتے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
ہم سمجھے ہوئے ہیں اسے جس بھیس میں جو آئے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

ہاں اہلِ طلب کون سنے طعنۂ نایافت
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان
دیکھا کہ وہ ملتا نہیں اپنے ہی کو کھو آئے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

اپنا نہیں وہ شیوہ کہ آرام سے بیٹھیں
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
اس در پہ نہیں بار تو کعبہ ہی کو ہو آئے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

کی ہم نفسوں نے اثرِ گریہ میں تقریر
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان
اچھے رہے آپ اس سے مگر مجھ کو ڈبو آئے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

اس انجمنِ ناز کی کیا بات ہے غالب
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
ہم بھی گئے واں اور تری تقدیر کو رو آئے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر خفیف: اصلی ارکان۔ فاعلاتن مس تفع لن۔ فاعلاتن شعر میں دوبار

زحافاتِ فاعلاتن — زحافِ مس تفع لن

خبن خبن وحذف حذف وقطع یا بتر خبن وقصر خبن وتسکین وقصر — خبن

مخبون | مخبون محذوف | محذوف مقطوع یا ابتر | مخبون مقصور | مخبون مسکن مقصور — مخبون

فَعِلاتُن فَعِلُن فَعْلُن فَعِلان فَعْلان — مَفَاعِلُن

غزل کی بحر

بحر خفیف مسدس۔ مخبون۔ مخبون محذوف۔ محذوف مقطوع یا ابتر۔ مخبون مقصور۔ مخبون مسکن مقصور

پھر کچھ اک دل کو بے قراری ہے — سینہ جویائے زخم کاری ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

پھر جگر کھودنے لگا ناخن — آمدِ فصلِ لالہ کاری ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

قبلۂ مقصدِ نگاہِ نیاز — پھر وہی پردۂ عماری ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعِلان — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

چشمِ، دلالِ جنسِ رسوائی — دل خریدارِ ذوق کاری ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

وو ہی صد رنگ نالہ فرسائی — وو ہی صد گونہ اشک باری ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

دل ہوائے خرامِ ناز سے پھر — محشرستان بے قراری ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

جلوہ پھر عرضِ ناز کرتا ہے — روز بازارِ جاں سپاری ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

پھر اسی بے وفا پہ مرتے ہیں — پھر وہی زندگی ہماری ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

پھر کھلا ہے درِ عدالتِ ناز — گرم بازارِ فوجداری ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعِلان — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

ہو رہا ہے جہاں میں اندھیر — زلف کی پھر سرشتہ داری ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلان — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

پھر دیا پارۂ جگر نے سوال — ایک فریاد و آہ و زاری ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعِلان — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

پھر ہوئے ہیں گواہِ عشق طلب — اشک باری کا حکم جاری ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

دل و مژگاں کا جو مقدمہ تھا — آج پھر اس کی روبکاری ہے
فَعِلاتن مفاعلن فَعِلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

بے خودی بے سبب نہیں غالبؔ — کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن — فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دوبار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

جنوں تہمت کشِ تسکین نہ ہو گر شادمانی کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نمک پاشِ خراشِ دل ہے لذّت زندگانی کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کشاکش ہائے ہستی سے کرے کیا سعیٔ آزادی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہوئی زنجیرِ موجِ آب کو فرصت روانی کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

پس از مردن بھی دیوانہ زیارت گاہِ طفلاں ہے۔
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
شرارِ سنگ نے تربت پہ میرے گل فشانی کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے بحر ہزج۔ اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دوبار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

نکوہش ہے سزا فریادیٔ بے دادِ دلبر کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مبادا خندۂ دنداں نما ہو صبحِ محشر کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

رگِ لیلیٰ کو خاکِ دشتِ مجنوں ریشگی بخشے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
اگر بو دے بجائے دانہ دہقاں نوک نشتر کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

پرِ پروانہ شاید بادبانِ کشتیِ مے تھا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہوئی مجلس کی گرمی سے روانی دورِ ساغر کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کروں بیدادِ ذوقِ پرفشانی عرض کیا قدرت
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
کہ طاقت اُڑ گئی اُڑنے سے پہلے میرے شہپر کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کہاں تک روؤں اُس کے خیمے کے پیچھے قیامت ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مری قسمت میں یارب کیا نہ تھی دیوار پتھر کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع اصلی ارکان مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن شعر میں دوبار

زحافاتِ مفاعیلن — زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مفعولُ	مفاعیلُ	فاعِلُن	فاعِلاتُ	فاعِلان

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

بے اعتدالیوں سے سبک سب میں ہم ہوئے — جتنے زیادہ ہو گئے اتنے ہی کم ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

پنہاں تھا دامِ سخت قریب آشیان کے — اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ہستی ہماری اپنی فنا پر دلیل ہے — یاں تک مٹے کہ آپ ہم اپنی قسم ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

سختی کشانِ عشق کی پوچھے ہے کیا خبر — وہ لوگ رفتہ رفتہ سراپا الم ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

تیری وفا سے کیا ہو تلافی کہ دہر میں — تیرے سوا بھی ہم پہ بہت سے ستم ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

لکھتے رہے جنوں کی حکایاتِ خوں چکاں — ہرچند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

اللہ رے تیری تندیِ خو جس کے بیم سے — اجزائے نالہ دل میں مرے رزق ہم ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

اہلِ ہوس کی فتح ہے ترکِ نبردِ عشق — جو پاؤں اٹھ گئے وہی ان کے علم ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

نالے عدم میں چند ہمارے سپرد تھے — جو واں نہ کھنچ سکے سو وہ یاں آ کے دم ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

چھوڑی اسدؔ نہ ہم نے گدائی میں دل لگی — سائل ہوئے تو عاشقِ اہلِ کرم ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر

بحر مفرد ہے بحرِ رمل اصلی ارکان : فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

شکل

مشکول

فَعِلاتُ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن مشکول

جو نہ نقدِ داغِ دل کی کرے شعلہ پاسبانی   تو فسردگی نہاں ہے بہ کمینِ بے زبانی

فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن   فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن

مجھے اس سے کیا توقع بہ زمانۂ جوانی   کبھی کودکی میں جس نے نہ سنی مری کہانی

فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن   فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن

یونہی دکھ کسی کو دینا نہیں خوب ورنہ کہتا   کہ مرے عدو کو یارب ملے میری زندگانی

فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن   فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن

بحر

مرکب بحر ہے ۔ بحرِ مضارع اصلی ارکان مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن شعر میں دوبار

زحافاتِ مفاعیلن

خرب — اخرب — مَفعُولُ

کف — مکفوف — مَفَاعِیلُ

حذف — محذوف — فَاعِلُن

زحافاتِ فاع لاتن

کف — مکفوف — فَاعِ لَاتُ

قصر — مقصور — فَاعِ لَان

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

ظلمت کدے میں میرے شبِ غم کا جوش ہے   اک شمع ہے دلیلِ سحر سو خموش ہے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن   مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

نے مژدۂ وصال نہ نظارۂ جمال   مدت ہوئی کہ آشتئ چشم و گوش ہے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان   مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

مے نے کیا ہے حسنِ خود آرا کو بے حجاب   اے شوق یاں اجازتِ تسلیمِ ہوش ہے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان   مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

گوہر کو عقدِ گردنِ خوباں میں دیکھنا   کیا اوج پر ستارۂ گوہر فروش ہے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن   مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

دیدار بادہ حوصلہ ساقی نگاہ مست   بزمِ خیال میکدۂ بے خروش ہے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان   مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

اے تازہ واردانِ بساط ہوائے دل | زنہار اگر تمہیں ہوسِ ناؤ نوش ہے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن
دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہے | میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن
ساقی بہ جلوہ دشمنِ ایمان و آگہی | مطرب بہ نغمہ رہزنِ تمکین و ہوش ہے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن
یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشۂ بساط | دامانِ باغبان و کفِ گل فروش ہے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لان | مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن
لطفِ خرامِ ساقی و ذوقِ صدائے چنگ | یہ جنتِ نگاہ وہ فردوسِ گوش ہے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لان | مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن
یا صبح دم جو دیکھیے آکر تو بزم میں | نے وہ سرور و سوز نہ جوش و خروش ہے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن
داغِ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی | اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن
آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں | غالبؔ صریرِ خامہ نوائے سروش ہے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن | مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لن

(۱۷۱)

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل اصلی ارکان: فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

خبن	حذف و قطع یا بتر	خبن و حذف
مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون محذوف
فَعِلاتن	فَعْلُن	فَعِلُن

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن، مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر مخبون محذوف

نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلی نہ سہی | امتحاں اور بھی باقی ہو تو یہ بھی نہ سہی
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
خار خارِ المِ حسرتِ دیدار تو ہے | شوقِ گل چینِ گلستانِ تمنا نہ سہی
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
مے پرستاں! خمِ مے منھ سے لگائے ہی بنے | ایک دن گر نہ ہوا بزم میں ساقی نہ سہی
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
نفسِ قیس کہ ہے چشم و چراغِ صحرا | گر نہیں شمعِ سیہ خانۂ لیلیٰ نہ سہی
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
ایک ہنگامے پہ موقوف ہے گھر کی رونق | نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہ سہی
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن | فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پروا　　گر نہیں ہیں مرے اشعار میں معنی نہ سہی

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ

عشرتِ صحبتِ خوباں ہی غنیمت سمجھو　　نہ ہوئی غالب اگر عمرِ طبیعی نہ سہی

فاعلاتِن فعلاتن فعلاتن فَعْلُنْ　　فعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ

(۱۷۲)

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحرِ منسرح اصلی ارکان مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن مفعولاتُ شعر میں دو بار

زحاف مستفعلن　　زحافاتِ مفعولاتُ

طے — مطوی — مُفْتَعِلُن

طے — مطوی — فَاعِلَاتُ

نحر — منحور — فَعْ

غزل کی بحر

بحر منسرح مطوی منحور

آ کہ مری جان کو قرار نہیں ہے　　طاقتِ بیدادِ انتظار نہیں ہے

مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع　　مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع

دیتے ہیں جنت حیاتِ دہر کے بدلے　　نشہ بأندازۂ خمار نہیں ہے

مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع　　مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع

گریہ نکالے ہے تری بزم سے مجھ کو　　ہائے کہ رونے پہ بھی اختیار نہیں ہے

مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع　　مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع

ہم سے عبث ہے گمانِ رنجشِ خاطر　　خاک میں عشاق کی غبار نہیں ہے

مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع　　مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع

دل سے اٹھا لطفِ جلوہ ہائے معانی   غیرِ گل آئینۂ بہار نہیں ہے
مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع   مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع

قتل کا میرے کیا ہے عہد تو بارے   وائے اگر عہد استوار نہیں ہے
مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع   مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع

تو نے قسم مے کشی کی کھائی ہے غالبؔ   تیری قسم کا کچھ اعتبار نہیں ہے
مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع   مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع

(۱۷۳)

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج؛ مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

ہجومِ غم سے یاں تک سرنگونی مجھ کو حاصل ہے   کہ تارِ دامن و تارِ نظر میں فرق مشکل ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

رفوئے زخم سے مطلب ہے لذت زخم سوزن کی   سمجھیو مت کہ پاسِ درد سے دیوانہ غافل ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

وہ گل جس گلستاں میں جلوہ فرمائی کرے غالبؔ   چٹکنا غنچۂ دل کا صدائے خندۂ دل ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل اصلی ارکان فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، شعر میں دو بار

زحاف

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن محذوف یا مقصور

پا بہ دامن ہو رہا ہوں بسکہ میں صحرا نورد — خارِ پا ہیں جوہرِ آئینۂ زانو مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دیکھنا حالت مرے دل کی ہم آغوشی کے وقت — ہے نگاہِ آشنا تیرا سرِ ہر مو مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہوں سراپا سازِ آہنگِ شکایت کچھ نہ پوچھ — ہے یہی بہتر کہ لوگوں میں نہ چھیڑے تو مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحرِ ہزج اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

خرب	کف	حذف
اخرب	مکفوف	محذوف
مَفْعُوْلُ	مَفَاعِیْلُ	فَعُوْلُنْ

غزل کی بحر

بحرِ ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

جس بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے — جاں کالبدِ صورتِ دیوار میں آوے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

سائے کی طرح ساتھ پھریں سرو و صنوبر — تو اس قدِ دلکش سے جو گلزار میں آوے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

تب نازِ گراں مایگیِ اشک بجا ہے — جب لختِ جگر دیدۂ خوں بار میں آوے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

دے مجھ کو شکایت کی اجازت کہ ستم گر — کچھ تجھ کو مزا بھی مرے آزار میں آوے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

اس چشمِ فسوں گر کا اگر پائے اشارہ — طوطی کی طرح آئینہ گفتار میں آوے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

کانٹوں کی زباں سوکھ گئی پیاس سے یارب   اک آبلہ پا وادیِ پُر خار میں آوے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

مر جاؤں نہ کیوں رشک سے جب وہ تنِ نازک   آغوشِ خمِ حلقۂ زنّار میں آوے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

غارت گرِ ناموس نہ ہو گر ہوسِ زر   کیوں شاہدِ گل باغ سے بازار میں آوے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

تب چاکِ گریباں کا مزہ ہے دلِ ناداں   جب اک نفس الجھا ہوا ہر تار میں آوے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

آتش کدہ ہے سینہ مرا رازِ نہاں سے   اے وائے اگر معرضِ اظہار میں آوے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھیے   جو لفظ کہ غالب مرے اشعار میں آوے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

خبن	حذف و قطع یا بتر	خبن و قصر	خبن و تسکین و قصر	خبن و حذف
مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مقصور	مخبون مسکن مقصور	مخبون محذوف
فَعِلاتُن	فَعْلُن	فَعِلاتْ	فَعْلان	فَعِلُن

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن مخبون، مخبون مقصور، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون مسکن مقصور، مخبون محذوف

حسنِ مہ گرچہ بہ ہنگامِ کمال اچھا ہے   اس سے میرا مہِ خورشید جمال اچھا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

بوسہ دیتے نہیں اور دل پہ ہے ہر لحظہ نگاہ   جی میں کہتے ہیں کہ مفت آئے تو مال اچھا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلات   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا   ساغرِ جم سے مرا جامِ سفال اچھا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

بے طلب دیں تو مزہ اس میں سوا ملتا ہے   وہ گدا جس کو نہ ہو خوئے سوال اچھا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق   وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

361 – 360
450

دیکھیے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض — اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

ہم سخن تیشے نے فرہاد کو شیریں سے کیا — جس طرح کا کہ کسی میں ہو کمال اچھا ہے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

قطرہ دریا میں جو مل جائے تو دریا ہو جائے — کام اچھا ہے وہ جس کا کہ مآل اچھا ہے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

خضر سلطاں کو رکھے خالق اکبر سرسبز — شاہ کے باغ میں یہ تازہ نہال اچھا ہے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن — دل کے خوش رکھنے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مجتث: اصلی ارکان مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافِ مس تفع لن — زحاف فاعلاتن

خبن — خبن
مخبون — مخبون
مَفاعِلُن — فَعِلاتُن

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن مخبون

عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہیں ہم آگے — کہ اپنے سائے سے سر پاؤں سے ہے دو قدم آگے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

قضا نے تھا مجھے چاہا خرابِ بادۂ الفت — فقط خراب لکھا بس نہ چل سکا قدم آگے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

غم زمانہ نے جھاڑی نشاطِ عشق کی مستی — وگرنہ ہم بھی اٹھاتے تھے لذتِ الم آگے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

خدا کے واسطے داد اس جنونِ عشق کی دینا — کہ اس کے در پہ پہنچتے ہیں نامہ بر سے ہم آگے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

یہ عمر بھر جو پریشانیاں اٹھائی ہیں ہم نے — تمہارے آئیو اے طرہ ہائے خم بہ خم آگے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

دل و جگر میں پُر افشاں جو ایک موجۂ خوں ہے — ہم اپنے زعم میں سمجھے ہوئے تھے اس کو دم آگے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

قسم جنازے پہ آنے کی میرے کھاتے ہیں غالبؔ — ہمیشہ کھاتے تھے جو میری جان کی قسم آگے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

(١٤٨)

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل اصلی ارکان۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

خبن — مخبون — فَعِلاتن

حذف و قطع یا بتر — محذوف مقطوع یا ابتر — فَعْلُن

خبن و حذف — مخبون محذوف — فَعِلُن

خبن و قصر — مخبون مقصور — فَعِلان

خبن و تسکین و قصر — مخبون مسکن مقصور — فَعْلان

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون محذوف، مخبون مقصور، مخبون مسکن مقصور

شکوے کے نام سے بے مہر خفا ہوتا ہے — یہ بھی مت کہہ کہ جو کہئے تو گِلا ہوتا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

پُر ہوں میں شکوے سے یوں راگ سے جیسے باجا — اک ذرا چھیڑیے پھر دیکھیے کیا ہوتا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

گو سمجھتا نہیں پر حسنِ تلافی دیکھو — شکوۂ جور سے سرگرمِ جفا ہوتا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

عشق کی راہ میں ہے چرخِ مکوکب کی یہ چال — سست رو جیسے کوئی آبلہ پا ہوتا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

کیوں نہ ٹھہریں ہدفِ ناوکِ بیداد کہ ہم — آپ اٹھا لاتے ہیں گر تیر خطا ہوتا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

خوب تھا پہلے سے ہوتے جو ہم اپنے بدخواہ   کہ بھلا چاہتے ہیں اور بُرا ہوتا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

نالہ جاتا تھا پرے عرش سے میرا اور اب   لب تک آتا ہے جو ایسا ہی رسا ہوتا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

خامہ میرا کہ وہ ہے باربدِ بزمِ سخن   شاہ کی مدح میں یوں نغمہ سرا ہوتا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

اے شہنشاہِ کواکب سپہ و مہرِ عَلَم   تیرے اکرام کا حق کس سے ادا ہوتا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

سات اقلیم کا حاصل جو فراہم کیجے   تو وہ لشکر کا ترے نعلِ بہا ہوتا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

ہر مہینے میں جو یہ بدر سے ہوتا ہے ہلال   آستاں پہ ترے مہ ناصیہ سا ہوتا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَان   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

میں جو گستاخ ہوں آئینِ غزل خوانی میں   یہ بھی تیرا ہی کرم ذوقِ فزا ہوتا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف   آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَان   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

بحر

مرکب بحر ہے. بحرِ مجتث۔ مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن شعر میں دوبار.

زحافِ مس تفع لن   زحافات فاعلاتن

خبن	خبن	خبن و حذف	حذف و قطع یا بتر	خبن و قصر	خبن و تسکین و قصر
مخبون	مخبون	مخبون محذوف	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مقصور	مخبون مسکن مقصور
مفاعلن	فَعِلَاتُن	فَعِلُن	فَعْلُن	فَعِلَان	فَعْلَان

غزل کی بحر

بحرِ مجتث مثمن مخبون، مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون مقصور، مخبون مسکن مقصور

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے   تمہی کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

نہ شعلے میں یہ کرشمہ نہ برق میں یہ ادا   کوئی بتاؤ کہ وہ شوخِ تند خو کیا ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

یہ رشک ہے کہ وہ ہوتا ہے ہم سخن تم سے   وگرنہ خوفِ بدآموزیٔ عدو کیا ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

چپک رہا ہے بدن پر لہو سے پیراہن   ہماری جیب کو اب حاجتِ رفو کیا ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

جلا ہے جسم جہاں دل بھی جل گیا ہوگا   کریدتے ہو جو اب راکھ جستجو کیا ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل — جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلن

وہ چیز جس کے لیے ہم کو ہو بہشت عزیز — سوائے بادۂ گلفام و مشک بو کیا ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلان — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلن

پیوں شراب اگر خم بھی دیکھ لوں دو چار — یہ شیشہ و قدح و کوزہ و سبو کیا ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلان — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلن

رہی نہ طاقتِ گفتار اور اگر ہو بھی — تو کس امید پہ کہیے کہ آرزو کیا ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلن

ہوا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا — وگرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلن

(۱۸۰)

بحر

بحر مرکب۔ بحر خفیف اصلی ارکان فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن — شعر میں دوبار

زحافات فاعلاتن — زحافِ مستفعلن

خبن	خبن و حذف	حذف و قطع یا بتر	خبن
مخبون	مخبون محذوف	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون
فَعِلاتُنْ	فَعِلُنْ	فَعْلُنْ	مَفَاعِلُنْ

غزل کی بحر

بحر خفیف مسدس مخبون، مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر

میں انھیں چھیڑوں اور کچھ نہ کہیں — چل نکلتے جو مے پیے ہوتے

فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن — فاعلاتن مفاعلن فعْلن

قہر ہو یا بلا ہو جو کچھ ہو — کاش کہ تم میرے لیے ہوتے

فاعلاتن مفاعلن فَعْلن — فاعلاتن مفاعلن فعْلن

میری قسمت میں غم گر اتنا تھا — دل بھی یارب کئی دیے ہوتے

فاعلاتن مفاعلن فُعْلن — فاعلاتن مفاعلن فعْلن

آہی جاتا وہ راہ پر غالب — کوئی دن اور بھی جیے ہوتے

فاعلاتن مفاعلن فعلن — فاعلاتن مفاعلن فعْلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل: اصل ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف

محذوف

فاعِلُن

غزل کی بحر

بحر رمل مسدس محذوف

غیر لیں محفل میں بوسے جام کے　　ہم رہیں یوں تشنہ لب پیغام کے

فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

خستگی کا تم سے کیا شکوہ کہ یہ　　ہتھکنڈے ہیں چرخِ نیلی فام کے

فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو　　ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

رات پی زم زم پہ مے اور صبحدم　　دھوئے دھبے جامۂ احرام کے

فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

دل کو آنکھوں نے پھنسایا کیا مگر　　یہ بھی حلقے ہیں تمہارے دام کے

فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

شاہ کے ہے غسلِ صحت کی خبر　　دیکھیے کب دن پھریں حمام کے

فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

عشق نے غالب نکما کر دیا　　ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

بحر

بحر مرکب ہے بحرِ خفیف اصلی ارکان: فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافاتِ فاعلاتن زحافِ مستفعلن

زحاف	خبن	حذف و قطع یا بتر	خبن و حذف	خبن و قصر	خبن و تسکین و قصر	خبن
مزاحف	مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون محذوف	مخبون مقصور	مخبون مسکن مقصور	مخبون
وزن	فَعِلاتُن	فَعْلُنْ	فَعِلُن	فَعِلان	فَعْلان	مفاعلن

غزل کی بحر

بحرِ خفیف مسدس محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون محذوف مخبون مقصور مخبون مسکن مقصور

پھر اس انداز سے بہار آئی کہ ہوئے مہر و مہ تماشائی
فاعلاتن مفاعلن فعلن فاعلاتن مفاعلن فعلن

دیکھو اے ساکنانِ خطۂ خاک اس کو کہتے ہیں عالم آرائی
فاعلاتن مفاعلن فَعِلان فاعلاتن مفاعلن فعلن

کہ زمیں ہو گئی ہے سرتاسر روکشِ سطحِ چرخ مینائی
فاعلاتن مفاعلن فَعْلُن فاعلاتن مفاعلن فعلن

سبزے کو جب کہیں جگہ نہ ملی بن گیا روئے آب پر کائی
فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن فاعلاتن مفاعلن فعلن

سبزہ و گل کے دیکھنے کے لیے چشمِ نرگس کو دی ہے بینائی
فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن فاعلاتن مفاعلن فعلن

ہے ہوا میں شراب کی تاثیر بادہ نوشی ہے بادپیمائی
فاعلاتن مفاعلن فُعْلان فاعلاتن مفاعلن فعلن

کیوں نہ دنیا کو ہو خوشی غالبؔ شاہ دیندار نے شفا پائی
فاعلاتن مفاعلن فُعْلُن فاعلاتن مفاعلن فعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

تغافل دوست ہوں میرا دماغِ عجز عالی ہے   اگر پہلو تہی کیجیے تو جا میری بھی خالی ہے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

رہا آباد عالم اہلِ ہمّت کے نہ ہونے سے   بھرے ہیں جس قدر جام و سبو میخانہ خالی ہے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن   مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل: اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

خبن	خبن و قصر	قطع و حذف یا بتر	خبن و حذف
مخبون	مخبون مقصور	مقطوع محذوف یا ابتر	مخبون محذوف
فَعِلاتُن	فَعِلان	فَعْلُن	فَعِلُن

غزل کی بحر

بحر رمل مسدس مخبون، مخبون مقصور، محذوف مقطوع یا ابتر مخبون محذوف

کب وہ سنتا ہے کہانی میری   اور پھر وہ بھی زبانی میری

فاعلاتن فعلاتن فَعْلُن   فاعلاتن فعلاتن فَعْلُن

خلشِ غمزۂ خونریز نہ پوچھ   دیکھ خوں نابہ فشانی میری

فعلاتن فعلاتن فَعِلان   فاعلاتن فعلاتن فعْلن

کیا بیاں کر کے مرا روئیں گے یار   مگر آشفتہ بیانی میری

فاعلاتن فعلاتن فَعِلان   فاعلاتن فعلاتن فعْلن

ہوں زخود رفتۂ بیدا دِ خیال   بھول جانا ہے نشانی میری

فاعلاتن فعلاتن فَعِلان   فاعلاتن فعلاتن فعْلن

متقابل ہے مقابل میرا   رک گیا دیکھ روانی میری

فاعلاتن فعلاتن فعْلن   فاعلاتن فعلاتن فعْلن

قدرِ سنگِ سرِ رہ رکھتا ہوں سخت ارزاں ہے گرانی میری

فاعلاتن فعلاتن فعلن فاعلاتن فعلاتن فعلن

گردِ بادِ رہِ بیتابی ہوں صرصرِ شوق ہے بانی میری

فاعلاتن فعلاتن فعلن فاعلاتن فعلاتن فعلن

دہن اس کا جو نہ معلوم ہوا کھل گئی ہیچ مدانی میری

فعلاتن فعلاتن فَعِلن فاعلاتن فعلاتن فعلن

کر دیا ضعف نے عاجز غالبؔ ننگِ پیری ہے جوانی میری

فاعلاتن فعلاتن فعلن فاعلاتن فعلاتن فعلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل۔ اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دوبار

زحاف

خبن	خبن و قصر	حذف و قطع یا بتر
مخبون	مخبون مقصور	محذوف مقطوع یا ابتر
فَعِلاتُن	فَعِلاتْ	فَعْلُن

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن، مخبون، مخبون مقصور، محذوف مقطوع یا ابتر

نقش نازِ بتِ طنّاز بآغوشِ رقیب پائے طاؤس پئے خامۂ مانی مانگے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاتْ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

تو وہ بدخو کہ تحیّر کو تماشا جانے غم وہ افسانہ کہ آشفتہ بیانی مانگے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

وہ تپِ عشق تمنا ہے کہ پھر صورتِ شمع شعلہ تا نبضِ جگر ریشہ دوانی مانگے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلاتْ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

خرب

اخرب

مَفعولُ

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن اخرب

گلشن کو تری صحبت از بس کہ خوش آئی ہے   ہر غنچہ کا گل ہونا آغوش کشائی ہے

مفعولُ مفاعیلن مفعولُ مفاعیلن   مفعولُ مفاعیلن مفعولُ مفاعیلن

واں کنگرِ استغنا ہر دم ہے بلندی پر   یاں نالہ کو اور الٹا دعوائے رسائی ہے

مفعولُ مفاعیلن مفعولُ مفاعیلن   مفعولُ مفاعیلن مفعولُ مفاعیلن

از بس کہ سکھاتا ہے غم ضبط کے اندازے   جو داغ نظر آیا اک چشم نمائی ہے

مفعولُ مفاعیلن مفعولُ مفاعیلن   مفعولُ مفاعیلن مفعولُ مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

خذف	کف	خرب
محذوف	مکفوف	اخرب
فَعُولن	مَفاعِیلُ	مَفعولُ

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

جس زخم کی ہو سکتی ہے تدبیر رفو کی   لکھ دیجیو یا رب اسے قسمت میں عدو کی

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

اچھا ہے سرِ انگشتِ حنائی کا تصور   دل میں نظر آتی تو ہے اک بوند لہو کی

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

کیوں ڈرتے ہو عشاق کی بے حوصلگی سے   یاں تو کوئی سنتا نہیں فریاد کسو کی

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

صد حیف وہ ناکام کہ اک عمر سے غالب   حسرت میں رہے ایک بتِ عربدہ جو کی

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

دشنہ نے کبھی منہ نہ لگایا ہو جگر کو   خنجر نے کبھی بات نہ پوچھی ہو گلو کی

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع اصلی ارکان مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن شعر میں دوبار

زحاف

زحافاتِ مفاعیلن زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	کف	حذف
اخرب	مکفوف	مکفوف	محذوف
مَفعُولُ	مَفَاعِیلُ	فَاعِ لَاتُ	فَاعِ لُن

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

سیماب پشت گرمیٔ آئینہ دے ہے ہم حیراں کیے ہوئے ہیں دلِ بے قرار کے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

آغوشِ گُل کشادہ برائے وداع ہے اے عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع : اصلی ارکان: مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن شعر میں دوبار

زحافاتِ مفاعیلن زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	کف	حذف
اخرب	مکفوف	مکفوف	محذوف
مَفعُولُ	مَفَاعِیلُ	فَاعِ لَاتُ	فَاعِ لُن

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب: مکفوف محذوف

ہے وصل ہجر عالمِ تمکین و ضبط میں معشوقِ شوخ و عاشقِ دیوانہ چاہیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

اس لب سے مل ہی جائیگا بوسہ کبھی تو ہاں شوقِ فضول و جرأتِ رندانہ چاہیے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر

بحرِ رمل : اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

قصر	حذف
مقصور	محذوف
فاعِلان	فاعِلن

غزل کی بحر

بحرِ رمل مسدس محذوف یا مقصور

چاہیے اچھوں کو جتنا چاہیے ‏ ‏ ‏ یہ اگر چاہیں تو پھر کیا چاہیے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ‏ ‏ ‏ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

صحبتِ رنداں سے واجب ہے حذر ‏ ‏ ‏ جائے مے اپنے کو کھینچا چاہیے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ‏ ‏ ‏ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

چاہنے کو تیرے کیا سمجھا تھا دل ‏ ‏ ‏ بارے اب اس سے بھی سمجھا چاہیے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ‏ ‏ ‏ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

چاک مت کر جیب بے ایامِ گل ‏ ‏ ‏ کچھ اُدھر کا بھی اشارہ چاہیے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ‏ ‏ ‏ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دوستی کا پردہ ہے بے گانگی ‏ ‏ ‏ منھ چھپانا ہم سے چھوڑا چاہیے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ‏ ‏ ‏ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دشمنی نے میری کھویا غیر کو ‏ ‏ ‏ کس قدر دشمن ہے دیکھا چاہیے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ‏ ‏ ‏ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

اپنی رسوائی میں کیا چلتی ہے سعی ‏ ‏ ‏ یار ہی ہنگامہ آرا چاہیے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ‏ ‏ ‏ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید ‏ ‏ ‏ ناامیدی اس کی دیکھا چاہیے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلان ‏ ‏ ‏ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

غافل ان مہ طلعتوں کے واسطے ‏ ‏ ‏ چاہنے والا بھی اچھا چاہیے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ‏ ‏ ‏ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

چاہتے ہیں خوب رویوں کو اسدؔ ‏ ‏ ‏ آپ کی صورت تو دیکھا چاہیے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ‏ ‏ ‏ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

مفرد بحر ہے بحر رمل اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

خبن	حذف و قطع یا بتر	خبن و قصر	خبن و حذف
مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مقصور	مخبون محذوف
فَعِلاتن	فَعْلُن	فَعِلان	فَعِلُن

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون مقصور، مخبون محذوف

ہر قدم دوریٔ منزل ہے نمایاں مجھ سے — میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلُن

درسِ عنوانِ تماشا بتغافل خوشتر — ہے نگہ رشتۂ شیرازۂ مژگاں مجھ سے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلُن

وحشتِ آتشِ دل سے شبِ تنہائی میں — صورتِ دود رہا سایہ گریزاں مجھ سے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

غمِ عشاق نہ ہو سادگی آموزِ بتاں — کس قدر خانۂ آئینہ ہے ویراں مجھ سے
فعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن

اثرِ آبلہ سے جادۂ صحرائے جنوں — صورتِ رشتۂ گوہر ہے چراغاں مجھ سے
فعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلان — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلُن

بے خودی بسترِ تمہیدِ فراغت ہو جو — پُر ہے سایہ کی طرح میرا شبستاں مجھ سے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلُن

شوقِ دیدار میں گر تو مجھے گردن مارے — ہو نگہ مثلِ گلِ شمع پریشاں مجھ سے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلُن

بیکسی ہائے شبِ ہجر کی وحشت ہے ہے — سایہ خورشیدِ قیامت میں ہے پنہاں مجھ سے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلُن

گردشِ ساغرِ صد جلوۂ رنگیں تجھ سے — آئینہ داریٔ یک دیدۂ حیراں مجھ سے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلُن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلُن

نگہِ گرم سے اک آگ ٹپکتی ہے اسدؔ — ہے چراغاں خس و خاشاکِ گلستاں مجھ سے
فعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن — فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلُن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل۔ اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

خبن ← مخبون ← فَعِلاتُنْ

خبن و حذف ← مخبون محذوف ← فَعِلُنْ

خبن و قصر ← مخبون مقصور ← فَعِلاٰنْ

حذف و قطع ← محذوف مقطوع ← فَعْلُنْ

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن مخبون، مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون مقصور۔

نکتہ چیں ہے غم دل اس کو سنائے نہ بنے　　کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن

میں بلاتا تو ہوں اس کو مگر اے جذبۂ دل　　اس پہ بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن

کھیل سمجھا ہے کہیں چھوڑ نہ دے بھول نہ جائے　　کاش یوں بھی ہو کہ بن میرے ستائے نہ بنے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلان　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن

غیر پھرتا ہے لیے یوں ترے خط کو کہ اگر　　کوئی پوچھے کہ یہ کیا ہے تو چھپائے نہ بنے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن

اس نزاکت کا برا ہو وہ بھلے ہیں تو کیا　　ہاتھ آویں تو انھیں ہاتھ لگائے نہ بنے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلن　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن

کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گری کس کی ہے　　پردہ چھوڑا ہے وہ اس نے کہ اٹھائے نہ بنے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلن　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن

موت کی راہ نہ دیکھوں کہ بن آئے نہ رہے　　تم کو چاہوں کہ نہ آؤ تو بلائے نہ بنے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن

بوجھ وہ سر سے گرا ہے کہ اٹھائے نہ اٹھے　　کام وہ آن پڑا ہے کہ بنائے نہ بنے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالبؔ　　کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن　　فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلن

387 - 386
450

بحر

بحرِ رمل: اصلی ارکان: فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دوبار

زحاف

حذف — محذوف — فَاعِلُن

قصر — مقصور — فَاعِلَان

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن محذوف یا مقصور

چاک کی خواہش اگر وحشت بہ عریانی کرے — صبح کی مانند زخمِ دل گریبانی کرے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

جلوے کا تیرے وہ عالم ہے کہ گر کیجیے خیال — دیدۂ دل کو زیارت گاہِ حیرانی کرے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہے شکستن سے بھی دل مایوس یارب کب تلک — آبگینہ کوہ پر عرضِ گراں جانی کرے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

میکدہ گر چشمِ مستِ ناز سے پائے شکست — موئے شیشہ دیدۂ ساغر کی مژگانی کرے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

خطِّ عارض سے لکھا ہے زلف کو الفت نے خط — یک قلم منظور ہے جو کچھ پریشانی کرے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحرِ مجتث: اصلی ارکان، مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافِ مس تفع لن — زحافاتِ فاعلاتن

خبن — مخبون — مَفَاعِلُن

خبن — مخبون — فَعِلَاتُن

خبن و حذف — مخبون محذوف — فَعِلُن

حذف و قطع یا بتر — محذوف مقطوع یا ابتر — فَعْلُن

غزل کی بحر

بحرِ مجتث مثمن مخبون، مخبون محذوف، مقطوع محذوف یا ابتر

وہ آ کے خواب میں تسکینِ اضطراب تو دے — ولے مجھے تپشِ دل مجالِ خواب تو دے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

کرے ہے قتل لگاوٹ میں تیرا رو دینا — تری طرح کوئی تیغِ نگہ کو آب تو دے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

دکھا کے جنبشِ لب ہی تمام کر ہم کو — نہ دے جو بوسہ تو منہ سے کہیں جواب تو دے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

پلا دے اوک سے ساقی جو ہم سے نفرت ہے — پیالہ گر نہیں دیتا نہ دے شراب تو دے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

اسدؔ خوشی سے مرے ہاتھ پاؤں پھول گئے — کہا جو اس نے ذرا میرے پاؤں داب تو دے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

تپش سے میری وقفِ کشمکش ہر تارِ بستر ہے　　مرا سر رنجِ بالیں ہے مرا تن بارِ بستر ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن　　مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

سرشکِ سر بصحرا دادہ نور العین دامن ہے　　دلِ بے دست و پا افتادہ برخوردارِ بستر ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن　　مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

خوشا اقبالِ رنجوری، عیادت کو تم آئے ہو　　فروغِ شمعِ بالیں طالعِ بیدارِ بستر ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن　　مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بطوفاں گاہِ جوشِ اضطرابِ شامِ تنہائی　　شعاعِ آفتابِ صبحِ محشر تارِ بستر ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن　　مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ابھی آتی ہے بو بالش سے اس کی زلفِ مشکیں کی　　ہماری دید کو خوابِ زلیخا عارِ بستر ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن　　مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کہوں کیا دل کی کیا حالت ہے ہجرِ یار میں غالب　　کہ بے تابی سے ہر اک تارِ بستر خارِ بستر ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن　　مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

خطر ہے رشتۂ الفت رگِ گردن نہ ہو جائے　　غرورِ دوستی آفت ہے تو دشمن نہ ہو جائے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن　　مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

سمجھ اس فصل میں کوتاہئ نشو و نما غالب　　اگر گل سرو کے قامت پہ پیراہن نہ ہو جائے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن　　مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج۔ اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

خرب	قبض	حذف	شتر
اخرب	مقبوض	محذوف	اشتر
مَفعُولُ	مَفَاعِلَن	فَعُولَن	فَاعِلَن

غزل کی بحر

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف ، اشتر

فریاد کی کوئی لَے نہیں ہے — نالہ پابندِ نے نہیں ہے
مفعولُ مفاعلن فعولن — مفعولُ فاعلن فعولن

کیوں بوتے ہیں باغباں تو بنے — گر باغ گدائے مے نہیں ہے
مفعولُ مفاعلن فعولن — مفعولُ مفاعلن فعولن

ہر چند ہر ایک شے میں تو ہے — پر تجھ سی تو کوئی شے نہیں ہے
مفعولُ مفاعلن فعولن — مفعول مفاعلن فعولن

ہاں کھائیو مت فریبِ ہستی — ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہے
مفعول مفاعلن فعولن — مفعول مفاعلن فعولن

شادی سے گذر کہ غم نہ ہووے — اُردی جو نہ ہو تو دَے نہیں ہے
مفعول مفاعلن فعولن — مفعول مفاعلن فعولن

کیوں ردِ قدح کرے ہے زاہد — مے ہے یہ مگس کی قے نہیں ہے
مفعول مفاعلن فعولن — مفعول مفاعلن فعولن

ہستی ہے نہ کچھ عدم ہے غالبؔ — آخر تو کیا ہے اے نہیں ہے
مفعول مفاعلن فعولن — مفعول مفاعلن فعولن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مجتث اصلی ارکان مس تفع لن فا علاتن مس تفع لن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافِ مس تفع لن | زحافاتِ فاعلاتن

خبن	خبن	حذف و قطع یا بتر
مخبون	مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر
مَفَاعِلُن	فَعِلاتُن	فَعْلُن

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن مخبون محذوف مقطوع یا ابتر

نہ پوچھ نسخۂ مرہم جراحتِ دل کا — کہ اس میں ریزۂ الماس جزوِ اعظم ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن

بہت دنوں میں تغافل نے تیرے پیدا کی — وہ اک نگہ کہ بظاہر نگاہ سے کم ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج؛ اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

خرب	کف	حذف
اخرب	مکفوف	محذوف
مَفْعُولُ	مَفَاعِیلُ	فَعُولُن

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

ہم رشک کو بھی اپنے گوارا نہیں کرتے — مرتے ہیں ولے ان کی تمنا نہیں کرتے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

درپردہ انھیں غیب سے ہے ربطِ نہانی — ظاہر کا یہ پردہ ہے کہ پردہ نہیں کرتے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

یہ باعث نومیدئ اربابِ ہوس ہے — غالب کو بُرا کہتے ہو اچھا نہیں کرتے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مجتث: اصلی ارکان مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن شعر میں دوبار

زحافِ مس تفع لن — زحافاتِ فاعلاتن

خبن	خبن	حذف و قطع یا بتر	خبن و حذف	خبن و قصر
مخبون	مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون محذوف	مخبون مقصور
مفاعلن	فَعِلَاتُن	فَعْلُنْ	فَعِلُن	فَعِلَانْ

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون محذوف مخبون مقصور

کرے ہے بادہ ترے لب سے کسب رنگِ فروغ — خطِ پیالہ سراسر نگاہِ گلچیں ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَان — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

کبھی تو اس سرِ شوریدہ کی بھی داد ملے — کہ ایک عمر سے حسرت پرستِ بالیں ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بجا ہے گر نہ سنے نالہ ہائے بلبلِ زار — کہ گوشِ گل نمِ شبنم سے پنبہ آگیں ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلان — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

اسدؔ ہے نزع میں چل بے وفا برائے خدا — مقامِ ترکِ حجاب و وداعِ تمکیں ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل: اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف

محذوف

فَاعِلُنْ

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف

کیوں نہ ہو چشم بتاں محوِ تغافل کیوں نہ ہو — یعنی اس بیمار کو نظارے سے پرہیز ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مرتے مرتے دیکھنے کی آرزو رہ جائے گی — وائے ناکامی کہ اس کافر کا خنجر تیز ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

عارضِ گل دیکھ روئے یار یاد آیا اسدؔ — جوششِ فصلِ بہاری اشتیاق انگیز ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مجتث : اصلی ارکان مس تفع لن، فاعلاتن، مس تفع لن، فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافِ مس تفع لن   زحافاتِ فاعلاتن

خبن	خبن	خبن و حذف	خبن و قصر	حذف و قطع یا بتر
مخبون	مخبون	مخبون محذوف	مخبون مقصور	محذوف مقطوع یا ابتر
مَفَاعِلُن	فَعِلَاتُن	فَعِلُن	فَعِلَان	فَعْلُن

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن مخبون، مخبون محذوف، مخبون مقصور، محذوف مقطوع یا ابتر

دیا ہے دل اگر اس کو بشر ہے کیا کہیے   ہوا رقیب تو ہو نامہ بر ہے کیا کہیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

یہ ضد کہ آج نہ آئے اور آئے بن نہ رہے   قضا سے شکوہ ہمیں کس قدر ہے کیا کہیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

رہے ہے یوں گہ و بے گہ کہ کوئے دوست کو اب   اگر نہ کہیے کہ دشمن کا گھر ہے کیا کہیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

زہے کرشمہ کہ یوں دے رکھا ہے ہم کو فریب   کہ بن کہے ہی انھیں سب خبر ہے کیا کہیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلان   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

سمجھ کے کرتے ہیں بازار میں وہ پرسشِ حال   کہ یہ کہے کہ سرِ رہ گذر ہے کیا کہیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلان   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

تمہیں نہیں ہے سرِ رشتۂ وفا کا خیال   ہمارے ہاتھ میں کچھ ہے مگر ہے کیا کہیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلان   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فُعلن

انھیں سوال پہ زعمِ جنوں ہے کیوں لڑیے   ہمیں جواب سے قطعِ نظر ہے کیا کہیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فُعْلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فُعلن

حسد سزائے کمالِ سخن ہے کیا کیجیے   ستم بہائے متاعِ ہنر ہے کیا کہیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فُعْلن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فُعلن

کہا ہے کس نے کہ غالبؔ برا نہیں، لیکن   سوائے اس کے کہ آشفتہ سر ہے کیا کہیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فُعْلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فُعلن

بحر

مفرد بحر ہے. بحر رمل: اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف

محذوف

فَاعِلُنْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن محذوف

دیکھ کر در پردہ گرمِ دامن افشانی مجھے — کر گئی وابستۂ تن میری عریانی مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بن گیا تیغِ نگاہِ یار کا سنگِ فساں — مرحبا میں کیا مبارک ہے گرانجانی مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

کیوں نہ ہو بے التفاتی اس کی خاطر جمع ہے — جانتا ہے محوِ پرسش ہائے پنہانی مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

میرے غم خانے کی قسمت جب رقم ہونے لگی — لکھ دیا منجملۂ اسبابِ ویرانی مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بدگماں ہوتا ہے وہ کافر نہ ہوتا کاش کے — اس قدر شوقِ نوائے مرغِ بستانی مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

وائے واں بھی شورِ محشر نے نہ دم لینے دیا — لے گیا تھا گور میں ذوقِ تن آسانی مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

وعدہ آنے کا وفا کیجے یہ کیا انداز ہے — تم نے کیوں سونپی ہے میرے گھر کی دربانی مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہاں نشاطِ آمدِ فصلِ بہاری واہ وا — پھر ہوا ہے تازہ سودائے غزل خوانی مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دی مرے بھائی کو حق نے از سرِ نو زندگی — میرزا یوسف ہے غالب یوسفِ ثانی مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل : اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف

محذوف

فاعلن

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف

یاد ہے شادی میں بھی ہنگامۂ یارب مجھے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

سُبحۂ زاہد ہوا ہے خندہ زیر لب مجھے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہے کشادِ خاطرِ وابستہ دررہنِ سخن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

تھا طلسمِ قفلِ ابجد خانۂ مکتب مجھے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

یارب! اس آشفتگی کی داد کس سے چاہیے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

رشک آسائش پہ ہے زندانیوں کی اب مجھے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

طبع ہے مشتاق لذت ہائے حسرت کیا کروں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

آرزو سے ہے شکستِ آرزو مطلب مجھے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دل لگا کر آپ بھی غالبؔ مجھی سے ہو گئے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

عشق سے آتے تھے مانع میرزا صاحب مجھے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج : اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

حضورِ شاہ میں اہلِ سخن کی آزمائش ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

چمن میں خوش نوایانِ چمن کی آزمائش ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

قد و گیسو میں قیس و کوہکن کی آزمائش ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

جہاں ہم ہیں وہاں دار و رسن کی آزمائش ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کریں گے کوہکن کے حوصلے کا امتحاں آخر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہنوز اس خستہ کے نیروئے تن کی آزمائش ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نسیمِ مصر کو کیا پیرِ کنعاں کی ہوا خواہی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اسے یوسفؑ کی بوئے پیرہن کی آزمائش ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

وہ آیا بزم میں دیکھو نہ کہیو پھر کہ غافل تھے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

شکیب و صبرِ اہلِ انجمن کی آزمائش ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

رہے دل ہی میں تیر اچھا جگر کے پار ہو بہتر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

غرض شستِ بتِ ناوک فگن کی آزمائش ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نہیں کچھ سبحہ و زنار کے پھندے میں گیرائی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

وفاداری میں شیخ و برہمن کی آزمائش ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

پڑا رہ اے دلِ وابستہ بیتابی سے کیا حاصل — مگر پھر تابِ زلفِ پُر شکن کی آزمائش ہے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

رگ و پے میں جب اترے زہرِ غم تب دیکھیے کیا ہو — ابھی تو تلخیٔ کام و دہن کی آزمائش ہے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

وہ آئیں گے مرے گھر وعدہ کیسا دیکھنا غالبؔ — نئے فتنوں میں اب چرخِ کہن کی آزمائش ہے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحرِ ہزج مثمن سالم

کبھی نیکی بھی اس کے جی میں گر آ جائے ہے مجھ سے — جفائیں کر کے اپنی یاد شرما جائے ہے مجھ سے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

خدایا جذبۂ دل کی مگر تاثیر الٹی ہے — کہ جتنا کھینچتا ہوں اور کھنچتا جائے ہے مجھ سے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

وہ بدخو اور میری داستانِ عشق طولانی — عبارت مختصر قاصد بھی گھبرا جائے ہے مجھ سے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ادھر وہ بد گمانی ہے ادھر یہ ناتوانی ہے — نہ پوچھا جائے ہے اس سے نہ بولا جائے ہے مجھ سے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

سنبھلنے دے مجھے اے ناامیدی کیا قیامت ہے — کہ دامانِ خیالِ یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

تکلف برطرف نظارگی میں بھی سہی لیکن — وہ دیکھا جائے کب یہ ظلم دیکھا جائے ہے مجھ سے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہوئے ہیں پاؤں ہی پہلے نبردِ عشق میں زخمی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نہ بھاگا جائے ہے مجھ سے نہ ٹھہرا جائے ہے مجھ سے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

قیامت ہے کہ ہووے مدّعی کا ہم سفر غالبؔ
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے مجھ سے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مرکب بحر۔ بحر مجتث۔ اصلی ارکان۔ مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافِ مس تفع لن	زحافاتِ فاعلاتن		
خبن	خبن	حذف وقطع یا بتر	خبن وتسکین وقصر
مخبون	مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مسکن مقصور
مَفَاعِلُن	فَعِلاتُن	فَعْلُن	فَعْلان

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر مخبون مسکن مقصور

زبسکہ مشق تماشا جنوں علامت ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن
کشاد وبستِ مژہ سیلیِ ندامت ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلن

نہ جانوں کیونکہ مٹے داغِ طعنِ بدعہدی
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلن
تجھے کہ آئینہ بھی ورطۂ ملامت ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلن

بہ پیچ وتابِ ہوس سلکِ عافیت مت توڑ
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلان
نگاہ عجز سرِ رشتۂ سلامت ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلن

وفا مقابل ودعوائے عشق بے بنیاد
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلان
جنونِ ساختہ وفصلِ گل قیامت ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر

بحرِ مفرد ہے۔ بحرِ رمل: اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف — محذوف — فاعِلُن

قصر — مقصور — فاعِلان

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن محذوف یا مقصور

لاغر اتنا ہوں کہ گر تو بزم میں جا دے مجھے — میرا ذمہ دیکھ کر گر کوئی بتلا دے مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

کیا تعجب ہے کہ اس کو دیکھ کر آ جائے رحم — واں تلک کوئی کسی حیلے سے پہنچا دے مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

منھ نہ دکھلاوے نہ دکھلا پر بانداز عتاب — کھول کر پردہ ذرا آنکھیں ہی دکھلا دے مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

یاں تلک میری گرفتاری سے وہ خوش ہے کہ میں — زلف گر بن جاؤں تو شانہ میں الجھا دے مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ ہزج: اصلی ارکان۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دوبار

زحاف

خرب — اخرب — مفعولُ

کف — مکفوف — مفاعیلُ

حذف — محذوف — فعولُن

قصر — مقصور — فعولان

غزل کی بحر

بحرِ ہزج مثمن: اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے — ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

اک کھیل ہے اورنگِ سلیماں مرے نزدیک — اک بات ہے اعجازِ مسیحا مرے آگے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

جز نام نہیں صورتِ عالم مجھے منظور — جز وہم نہیں ہستیٔ اشیا مرے آگے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

ہوتا ہے نہاں گرد میں صحرا مرے ہوتے — گھستا ہے جبیں خاک پہ دریا مرے آگے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

مت پوچھ کہ کیا حال ہے میرا ترے پیچھے — تو دیکھ کہ کیا رنگ ہے تیرا مرے آگے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن — مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

سچ کہتے ہو خود بین و خود آرا ہوں نہ کیوں ہوں   بیٹھا ہے بتِ آئینہ سیما مرے آگے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

پھر دیکھیے اندازِ گل افشانئ گفتار   رکھ دے کوئی پیمانہ و صہبا مرے آگے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

نفرت کا گماں گذرے ہے میں رشک سے گذرا   کیوں کر کہوں لو نام نہ ان کا مرے آگے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

ایماں مجھے روکے ہے تو کھینچے ہے مجھے کفر   کعبہ مرے پیچھے ہے کلیسا مرے آگے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

عاشق ہوں پہ معشوق فریبی ہے مرا کام   مجنوں کو برا کہتی ہے لیلیٰ مرے آگے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

خوش ہوتے ہیں پر وصل میں یوں مر نہیں جاتے   آئی شبِ ہجراں کی تمنا مرے آگے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

ہے موجزن اک قلزمِ خوں کاش یہی ہو   آتا ہے ابھی دیکھیے کیا کیا مرے آگے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے   رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

ہم پیشہ و ہم مشرب و ہم راز ہے میرا   غالبؔ کو برا کیوں کہو اچھا مرے آگے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن   مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

بحر

مرکب بحر ہے بحر مجتث ؛ اصلی ارکان مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافِ مس تفع لن   زحافاتِ فاعلاتن

خبن	خبن	خبن و حذف	حذف و قطع یا بتر
مخبون	مخبون	مخبون محذوف	محذوف مقطوع یا ابتر
مفاعلن	فَعِلَاتُن	فَعِلَن	فَعْلَن

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن، مخبون، مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر

کہوں جو حال تو کہتے ہو مدعا کہیے   تمہیں کہو کہ جو تم یوں کہو تو کیا کہیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن

نہ کہیو طعن سے پھر تم کہ ہم ستم گر ہیں   مجھے تو خو ہے کہ جو کچھ کہو بجا کہیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن

وہ نیشتر سہی پر دل میں جب اتر جائے   نگاہِ ناز کو پھر کیوں نہ آشنا کہیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن

جو مدعی بنے اس کے نہ مدعی بنیے   جو ناسزا کہے اس کو نہ ناسزا کہیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن

نہیں ہے ذریعۂ راحت جراحتِ پیکاں   وہ زخم تیغ ہے جس کو کہ دل کشا کہیے
مفاعلن فعلاتن ، مفاعلن فعلان   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن

کہیں حقیقتِ جانکاہیٔ مرض لکھیے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

کہیں مصیبتِ ناسازیٔ دوا کہیے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

کبھی شکایتِ رنجِ گراں نشیں کیجیے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

کبھی حکایتِ صبرِ گریز پا کہیے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

رہے نہ جان تو قاتل کو خوں بہا دیجے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

کٹے زبان تو خنجر کو مرحبا کہیے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

نہیں نگار کو الفت نہ ہو نگار تو ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

روانیٔ روش و مستیٔ ادا کہیے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

نہیں بہار کو فرصت نہ ہو بہار تو ہے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

طراوتِ چمن و خوبیٔ ہوا کہیے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

سفینہ جب کہ کنارے پہ آ لگا غالبؔ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

خدا سے کیا ستم و جورِ ناخدا کہیے

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

بحر

مرکب بحر ہے بحرِ مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن شعر میں دوبار

زحافاتِ مفاعیلن زحافاتِ فاع لاتن

زحاف	خرب	کف	حذف	کف	قصر
مزاحف	اخرب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
وزن	مَفعولُ	مَفاعیلُ	فَاعِ لَاتُ	فَاعِ لُنْ	فَاعِ لَانْ

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

روئے سے اور عشق میں بے باک ہو گئے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

دھوئے گئے ہم اتنے کہ بس پاک ہو گئے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

صرفِ بہائے مے ہوئے آلاتِ مے کشی

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

تھے یہ ہی دو حساب کہ یوں پاک ہو گئے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

رسوائے دہر گو ہوئے آوارگی سے تم

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بارے طبیعتوں کے تو چالاک ہو گئے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

کہتا ہے کون نالۂ بلبل کو بے اثر

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

پردے میں گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

پوچھے ہے کیا وجود و عدم اہلِ شوق کا

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

آپ اپنی آگ کے خس و خاشاک ہو گئے

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

413 - 412
450

کرنے گئے تھے اس سے تغافل کا ہم گلہ　　کی ایک ہی نگاہ کہ بس خاک ہو گئے
مفعولُ　فاع لاتُ　مفاعیلُ　فاع لن　　مفعولُ　فاع لاتُ　مفاعیلُ　فاع لن

اس رنگ سے کل اس نے اٹھائی اسد کی نعش　　دشمن بھی جس کو دیکھ کے غم ناک ہو گئے
مفعولُ　فاع لاتُ　مفاعیلُ　فاع لان　　مفعولُ　فاع لاتُ　مفاعیلُ　فاع لن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحرِ رمل: اصلی ارکان　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن محذوف یا مقصور

نشۂ ہا شاداب رنگ و ساز ہا مستِ طرب　　شیشۂ مے سروِ سبزِ جوئے بارِ نغمہ ہے
فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

ہم نشیں مت کہہ کہ برہم کر نہ بزمِ عیشِ دوست　　واں تو میرے نالے کو بھی اعتبارِ نغمہ ہے
فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلان　　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلاتن　فاعلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل: اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف — محذوف — فاعلن

قصر — مقصور — فاعلان

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف

عرضِ نازِ شوخیٔ دنداں برائے خندہ ہے — دعویٔ جمعیتِ احباب جائے خندہ ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہے عدم میں غنچہ محوِ عبرتِ انجامِ گل — یک جہاں زانو تأمل درخفائے خندہ ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

کلفتِ افسردگی کو عیشِ بے تابی حرام — ورنہ دنداں دردل افشردن، برائے خندہ ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

سوزشِ باطن کے ہیں احباب منکر ورنہ یاں — دل محیطِ گریہ ولب آشنائے خندہ ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل: اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف — محذوف — فاعلن

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف

حسنِ بے پروا خریدارِ متاعِ جلوہ ہے — آئینہ زانوئے فکرِ اختراعِ جلوہ ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

تا کجا اے آگہی رنگِ تماشا باختن — چشمِ واگردیدہ آغوشِ وداعِ جلوہ ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

مرکب بحر ہے بحرِ مضارع : اصلی ارکان مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن — زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	کف	حذف	قصر
اخرب	مکفوف	مکفوف	محذوف	مقصور
مفعولُ	مفاعیلُ	فاعِلاتُ	فاعِلن	فاعِلان

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

جب تک دہانِ زخم نہ پیدا کرے کوئی — مشکل کہ تجھ سے راہِ سخن وا کرے کوئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

عالم غبارِ وحشتِ مجنوں ہے سر بسر — کب تک خیالِ طرّۂ لیلیٰ کرے کوئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

افسردگی نہیں طرب انشائے التفات — ہاں درد بن کے دل میں مگر جا کرے کوئی
مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

رونے سے اے ندیم ملامت نہ کر مجھے — آخر کبھی تو عقدۂ دل وا کرے کوئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

چاکِ جگر سے جب رہِ پرسش نہ وا ہوئی — کیا فائدہ کہ جیب کو رسوا کرے کوئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

لختِ جگر سے ہے رگِ ہر خار شاخِ گل — تا چند باغبانئ صحرا کرے کوئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ناکامیٔ نگاہ ہے۔ برقِ نظارہ سوز — تو وہ نہیں کہ تجھ کو تماشا کرے کوئی
مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ہر سنگ و خشت ہے صدفِ گوہرِ شکست — نقصاں نہیں جنوں سے جو سودا کرے کوئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

سر بر ہوئی نہ وعدۂ صبر آزما سے عمر — فرصت کہاں کہ تیری تمنا کرے کوئی
مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ہے وحشتِ طبیعت ایجاد یاس خیز — یہ درد وہ نہیں ہے کہ پیدا کرے کوئی
مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بے کاریٔ جنوں کو ہے سر پیٹنے کا شغل — جب ہاتھ ٹوٹ جائیں تو پھر کیا کرے کوئی
مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

حسنِ فروغِ شمعِ سخن دور ہے اسدؔ — پہلے دلِ گداختہ پیدا کرے کوئی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحرِ خفیف اصلی ارکان فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافات فاعلاتن   زحافِ مستفعلن

زحاف	نام	وزن
خبن	مخبون	فَعِلاتُن
خبن وحذف	مخبون محذوف	فَعِلُن
حذف وقطع	محذوف مقطوع	فَعْلُن
خبن وتسکین وقصر	مخبون مسکن مقصور	فَعْلَان
خبن	مخبون	مفاعلن

غزل کی بحر

بحرِ خفیف مسدس۔ مخبون، مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر مخبون مسکن مقصور

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی   میرے دکھ کی دوا کرے کوئی
فاعلاتن مفاعلن فعْلُن   فاعلاتن مفاعلن فعْلُن

شرع و آئین پر مدار سہی   ایسے قاتل کا کیا کرے کوئی
فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن   فاعلاتن مفاعلن فعْلُن

چال جیسے کڑی کمان کا تیر   دل میں ایسے کے جا کرے کوئی
فاعلاتن مفاعلن فُعْلَان   فاعلاتن مفاعلن فعْلُن

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ   کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی
فاعلاتن مفاعلن فعْلُن   فاعلاتن مفاعلن فعْلُن

بات پر واں زبان کٹتی ہے   وہ کہیں اور سنا کرے کوئی
فاعلاتن مفاعلن فُعْلُن   فاعلاتن مفاعلن فعْلُن

نہ سنو گر برا کہے کوئی   نہ کہو گر برا کرے کوئی
فعلاتن مفاعلن فعْلُن   فاعلاتن مفاعلن فعْلُن

روک لو گر غلط چلے کوئی   بخش دو گر خطا کرے کوئی
فاعلاتن مفاعلن فعْلُن   فاعلاتن مفاعلن فعْلُن

کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند   کس کی حاجت روا کرے کوئی
فاعلاتن مفاعلن فُعْلَان   فاعلاتن مفاعلن فعْلُن

کیا کیا خضر نے سکندر سے   اب کسے رہنما کرے کوئی
فاعلاتن مفاعلن فعْلُن   فاعلاتن مفاعلن فعْلُن

جب توقع ہی اٹھ گئی غالب   کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی
فاعلاتن مفاعلن فعْلُن   فاعلاتن مفاعلن فعْلُن

بحر

مرکب بحر ہے ۔ بحر مجتث اصلی ارکان مس تفع لن فاع لاتن مس تفع لن فاع لاتن شعر میں دو بار

زحافِ مس تفع لن   زحافاتِ فاع لاتن

خبن	خبن	حذف و قطع یا بتر
مخبون	مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر
مَفَاعِلُن	فَعِلَاتُن	فَعْلُن

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن، مخبون، محذوف مقطوع یا ابتر

بہت سہی غمِ گیتی شراب کیا کم ہے   غلام ساقیٔ کوثر ہوں مجھ کو کیا غم ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

تمھاری طرز و روش جانتے ہیں ہم کیا ہے   رقیب پر ہے اگر لطف تو ستم کیا ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

سخن میں خامۂ غالبؔ کی آتش افشانی   یقین ہے ہم کو بھی لیکن اب اس میں دم کیا ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن   مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن

بحر

مفرد بحر ہے ۔ بحر رمل ۔ اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

خبن	خبن و حذف	خبن تسکین و قصر	حذف و قطع یا بتر
مخبون	مخبون محذوف	مخبون مسکن مقصور	محذوف مقطوع یا ابتر
فَعِلَاتُن	فَعِلُن	فَعْلَان	فَعْلُن

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن ۔ مخبون ۔ مخبون محذوف ۔ مخبون مسکن مقصور   محذوف مقطوع یا ابتر

باغ پاکر خفقانی یہ ڈراتا ہے مجھے   سایۂ شاخِ گل افعی نظر آتا ہے مجھے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

جوہرِ تیغ بہ سرچشمۂ دیگر معلوم   ہوں میں وہ سبزہ کہ زہراب اگاتا ہے مجھے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلان   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

مدعا محوِ تماشائے شکستِ دل ہے   آئینہ خانہ میں کوئی لیے جاتا ہے مجھے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

نالہ سرمایۂ یک عالم و عالم کفِ خاک   آسمان بیضۂ قمری نظر آتا ہے مجھے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلان   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

زندگی میں تو وہ محفل سے اٹھا دیتے تھے   دیکھوں اب مر گئے پر کون اٹھاتا ہے مجھے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن   فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع : اصلی ارکان مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن شعر میں دوبار

زحافاتِ مفاعیلن — زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	کف	حذف	قصر
اخرب	مکفوف	مکفوف	محذوف	مقصور
مَفْعُولُ	مَفَاعِیلُ	فَاعِ لَاتُ	فَاعِ لُنْ	فَاعِ لَانْ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

روندی ہوئی ہے کوکبۂ شہریار کی	اترائے کیوں نہ خاکِ سرِ رہ گذار کی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن	مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
جب اس کے دیکھنے کے لیے آئیں بادشاہ	لوگوں میں کیوں نمود نہ ہو لالہ زار کی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان	مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن
بھوکے نہیں ہیں سیرِ گلستاں کے ہم ولے	کیوں کر نہ کھائیے کہ ہوا ہے بہار کی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن	مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج : اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دوبار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے	بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ڈرے کیوں میرا قاتل کیا رہیگا اس کی گردن پر	وہ خوں جو چشم تر سے عمر بھر یوں دم بدم نکلے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن	بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بھرم کھل جائے ظالم تیرے قامت کی درازی کا	اگر اس طرۂ پر پیچ و خم کا پیچ و خم نکلے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مگر لکھوائے کوئی اس کو خط تو ہم سے لکھوائے	ہوئی صبح اور گھر سے کان پر رکھ کر قلم نکلے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہوئی اس دور میں منسوب مجھ سے بادہ آشامی	پھر آیا وہ زمانہ جب جہاں میں جام جم نکلے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہوئی جن سے توقع خستگی کی داد پانے کی	وہ ہم سے بھی زیادہ خستۂ تیغ ستم نکلے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

محبت میں نہیں ہے فرق مرنے اور جینے کا اسی کو دیکھ کر جیتے ہیں جس کافر پہ دم نکلے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

خدا کے واسطے پردہ نہ کعبہ سے اٹھا واعظ کہیں ایسا نہ ہو یاں بھی وہی کافر صنم نکلے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کہاں مے خانہ کا دروازہ غالبؔ اور کہاں واعظ پر اتنا جانتے ہیں کل وہ جاتا تھا کہ ہم نکلے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مفرد بحر ہے بحرِ رمل۔ اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دوبار

زحاف

حذف

محذوف

فَاعِلُنْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثمن محذوف

کوہ کے ہوں بارِ خاطر گر صدا ہو جائیے بے تکلف اے شرارِ جستہ کیا ہو جائیے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بیضۂ آسا تنگِ بال و پر ہے یہ کنجِ قفس از سرِ نو زندگی ہو گر رہا ہو جائیے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	کف	حذف
اخرب	مکفوف	مکفوف	محذوف
مَفعولُ	مَفَاعِیلُ	فَاعِلَاتُ	فَاعِلُن

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مستی بذوقِ غفلتِ ساقی ہلاک ہے — موجِ شراب یک مژۂ خواب ناک ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

جز زخمِ تیغِ ناز نہیں دل میں آرزو — جیبِ خیال بھی ترے ہاتھوں سے چاک ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

جوشِ جنوں میں کچھ نظر آتا نہیں اسد — صحرا ہماری آنکھ میں اک مشتِ خاک ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج۔ اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن سالم

لبِ عیسیٰ کی جنبش کرتی ہے گہوارہ جنبانی — قیامت کشتۂ لعلِ بتاں کا خوابِ سنگیں ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل۔ اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحاف

حذف
محذوف
فاعلن

غزل کی بحر

بحر رمل مثمن محذوف

آمدِ سیلاب طوفانِ صدائے آب ہے　　نقشِ پا جو کان میں رکھتا ہے انگلی جادہ سے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بزمِ مے وحشت کدہ ہے کس کی چشمِ مست کا　　شیشے میں نبضِ پری پنہاں ہے موجِ بادہ سے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن　　فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج : اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دوبار

زحاف

خرب	کف	حذف
اخرب	مکفوف	محذوف
مفعولُ	مفاعیلُ	فعولن

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

ہوں میں بھی تماشائی نیرنگِ تمنا　　مطلب نہیں کچھ اس سے کہ مطلب ہی بر آئے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن　　مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج۔ اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحرِ ہزج مثمن سالم

سیاہی جیسے گر جائے دمِ تحریر کاغذ پر مری قسمت میں یوں تصویر ہے شب ہائے ہجراں کی

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے بحر ہزج : اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحرِ ہزج مثمن سالم

ہجومِ نالہ حیرت عاجزِ عرضِ یک افغاں ہے خموشی ریشۂ صد نیستاں سے خس بدنداں ہے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

تکلّف برطرف ہے جاں ستاں تر لطفِ بد خوباں نگاہِ بے حجابِ ناز تیغِ تیزِ عریاں ہے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہوئی ہے کثرتِ غم سے تلف کیفیتِ شادی کہ صبحِ عید مجھ کو بدتر از چاکِ گریباں ہے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

دل و دیں نقد لا ساقی سے گر سودا کیا چاہے کہ اس بازار میں ساغر متاعِ دستِ گرداں ہے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

غم آغوشِ بلا میں پرورش دیتا ہے عاشق کو چراغِ روشن اپنا قلزمِ صرصر کا مرجاں ہے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مجتث۔ اصلی ارکان مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافِ مس تفع لن — زحافاتِ فاعلاتن

خبن	خبن	خبن و حذف	خبن و قصر	حذف و قطع یا بتر
مخبون	مخبون	مخبون محذوف	مخبون مقصور	محذوف مقطوع یا ابتر
مَفَاعِلن	فَعِلَاتُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلَانْ	فَعْلن

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن، مخبون، مخبون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر، مخبون مقصور

خموشیوں میں تماشا ادا نکلتی ہے — نگاہ دل سے ترے سرمہ سا نکلتی ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن

فشارِ تنگیٔ خلوت سے بنتی ہے شبنم — صبا جو غنچے کے پردے میں جا نکلتی ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن

نہ پوچھ سینۂ عاشق سے آبِ تیغ نگاہ — کہ زخمِ روزنِ در سے ہوا نکلتی ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَان — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعْلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن — زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	کف	حذف	قصر
اخرب	مکفوف	مکفوف	محذوف	مقصور
مَفْعُولُ	مَفَاعِیلُ	فَاعِ لَاتُ	فَاعِ لُن	فَاعِ لَانْ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

جس جا نسیم شانہ کشِ زلفِ یار ہے — نافہ - دماغ آہوئے دشتِ تتار ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

کس کا سراغِ جلوہ ہے حیرت کو اے خدا — آئینہ فرشِ شش جہتِ انتظار ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

ہے ذرہ ذرہ تنگیٔ جا سے غبارِ شوق — گر دام یہ ہے وسعتِ صحرا شکار ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

دل مدعی و دیدہ بنا مدعا علیہ — نظارہ کا مقدمہ پھر روبکار ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

چھڑکے ہے شبنم آئینۂ برگِ گل پہ آب — اے عندلیب وقتِ وداعِ بہار ہے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان — مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

پیچ آپڑی ہے وعدۂ دلدار کی مجھے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

وہ آئے یا نہ آئے پہ یاں انتظار ہے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

بے پردہ سوئے وادیٔ مجنوں گذر نہ کر
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

ہر ذرہ کے نقاب میں دل بے قرار ہے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

اے عندلیب یک کفِ خس بہرِ آشیاں
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلان

طوفانِ آمد، آمدِ فصلِ بہار ہے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

دل مت گنوا خبر نہ سہی سیر ہی سہی
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

اے بے دماغ آئینہ تمثال دار ہے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

غفلت کفیلِ عمر و اسدؔ ضامنِ نشاط
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلان

اے مرگِ ناگہاں تجھے کیا انتظار ہے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع۔ اصلی ارکان۔ مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن شعر میں دوبار

زحافاتِ مفاعیلن زحافاتِ فاعلاتن

قصر	حذف	کف	کف	خرب
مقصور	محذوف	مکفوف	مکفوف	اخرب
فاعِلان	فاعِلُن	فاعِلاتُ	مَفاعیلُ	مَفعولُ

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

حسرت نے لا رکھا تری بزمِ خیال میں
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

گلدستۂ نگاہ سویدا کہیں جسے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

پھونکا ہے کس نے گوشِ محبت میں اے خدا
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

افسونِ انتظار، تمنا کہیں جسے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

سر پر ہجومِ دردِ غریبی سے ڈالیے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

وہ ایک مشتِ خاک کہ صحرا کہیں جسے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

ہے چشم تر میں حسرتِ دیدار سے نہاں
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلان

شوقِ عنان گسیختہ دریا کہیں جسے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

درکار ہے شگفتنِ گل ہائے عیش کو
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

صبحِ بہار پنبۂ مینا کہیں جسے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

غالب برا نہ مان جو واعظ برا کہے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دوبار

زحاف

خرب	کف	حذف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مقصور
مَفعولُ	مَفاعیلُ	فَعولُن	فَعولان

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

شبنم ز گلِ لالہ نہ خالی زادا ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

داغِ دلِ بے درد نظر گاہِ حیا ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

دل خوں شدۂ کشمکشِ حسرتِ دیدار
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

آئینہ بدستِ بتِ بدستِ حنا ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

شعلے سے نہ ہوتی ہوسِ شعلہ نے جو کی
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

جی کس قدر افسردگیِ دل پہ جلا ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

تمثال میں تیری ہے وہ شوخی کہ بصد ذوق
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

آئینہ بہ اندازِ گل آغوش کشا ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

قمریِ کفِ خاکستر و بلبل قفسی رنگ
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

اے نالہ۔ نشانِ جگرِ سوختہ کیا ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

خونے تری افسردہ کیا وحشتِ دل کو ۔۔۔ معشوقی و بے حوصلگی طرفہ بلا ہے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن ۔۔۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

مجبوری و دعوائے گرفتاریٔ الفت ۔۔۔ دستِ تہ سنگ آمدہ پیمانِ وفا ہے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن ۔۔۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

معلوم ہوا حال شہیدانِ گذشتہ ۔۔۔ تیغِ ستم آئینۂ تصویر نما ہے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن ۔۔۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

اے پرتوِ خورشید جہاں تاب ادھر بھی ۔۔۔ سایہ کی طرح ہم پہ عجب وقت پڑا ہے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن ۔۔۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد ۔۔۔ یارب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان ۔۔۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

بیگانگیٔ خلق سے بے دل نہ ہو غالبؔ ۔۔۔ کوئی نہیں تیرا تو مری جان خدا ہے

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن ۔۔۔ مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع ۔ اصلی ارکان ۔ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن ۔۔۔ زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	کف	حذف	قصر
اخرب	مکفوف	مکفوف	محذوف	مقصور
مَفعولُ	مَفَاعِیلُ	فَاعِ لَاتُ	فَاعِ لُن	فَاعِ لَان

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی ۔۔۔ قسمت کھلی ترے قد و رخ سے ظہور کی

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن ۔۔۔ مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

اک خونچکاں کفن میں کروڑوں بناؤ ہیں ۔۔۔ پڑتی ہے آنکھ تیرے شہیدوں پہ حور کی

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن ۔۔۔ مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

واعظ نہ تم پیو نہ کسی کو پلا سکو ۔۔۔ کیا بات ہے تمہاری شرابِ طہور کی

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن ۔۔۔ مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

لڑتا ہے مجھ سے حشر میں قاتل کہ کیوں اٹھا ۔۔۔ گویا ابھی سنی نہیں آواز صور کی

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن ۔۔۔ مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

آمد بہار کی ہے جو بلبل ہے نغمہ سنج ۔۔۔ اڑتی سی اک خبر ہے زبانی طیور کی

مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان ۔۔۔ مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

گو واں نہیں پہ واں کے نکالے ہوئے تو ہیں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
کعبے سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے دور کی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

گرمی سہی کلام میں لیکن نہ اس قدر
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
کی جس سے بات اس نے شکایت ضرور کی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

غالب گر اس سفر میں مجھے ساتھ لے چلیں
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن
حج کا ثواب نذر کروں گا حضور کی
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

بحر

بحر مفرد ہے بحر ہزج: اصلی ارکان۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دوبار

زحاف

خرب	کف	حذف	قصر
اخرب	مکفوف	محذوف	مقصور
مُفعولُ	مَفَاعِیلُ	فَعُولُن	فَعُولَان

غزل کی بحر

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

غم کھانے میں بودا دلِ ناکام بہت ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
یہ رنج کہ کم ہے مئے گلفام بہت ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

کہتے ہوئے ساقی سے حیا آتی ہے ورنہ
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
ہے یوں کہ مجھے دُردِ تہِ جام بہت ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

نے تیر کماں میں ہے نہ صیاد کمیں میں
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
گوشے میں قفس کے مجھے آرام بہت ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

کیا زہد کو مانوں کہ نہ ہو گرچہ ریائی
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
پاداشِ عمل کی طمعِ خام بہت ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

ہیں اہلِ خرد کس روشِ خاص پہ نازاں
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن
پابستگیِ رسم و رہِ عام بہت ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

زمزم ہی پہ چھوڑو مجھے کیا طوفِ حرم سے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

آلودہ بہ مے جامۂ احرام بہت ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فاع لن

ہے قہر گر اب بھی نہ بنے بات کہ ان کو
مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

انکار نہیں اور مجھے ابرام بہت ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

خوں ہو کہ جگر آنکھ سے ٹپکا نہیں اے مرگ
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولان

رہنے دے مجھے یاں کہ ابھی کام بہت ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

ہوگا کوئی ایسا بھی کہ غالب کو نہ جانے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

شاعر تو وہ اچھا ہے پہ بدنام بہت ہے
مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع : اصلی ارکان : مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن شعر میں دوبار

زحافاتِ مفاعیلن زحافاتِ فاع لاتن

خرب	کف	کف	حذف	قصر
اخرب	مکفوف	مکفوف	محذوف	مقصور
مَفعولُ	مَفاعیلُ	فَاعِ لَاتُ	فَاعِ لُن	فَاعِ لَان

غزل کی بحر

بحرِ مضارع مثمن اخرب، مکفوف۔ محذوف یا مقصور

مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کیے ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

جوشِ قدح سے بزم چراغاں کیے ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

کرتا ہوں جمع پھر جگرِ لخت لخت کو
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

عرصہ ہوا ہے دعوتِ مژگاں کیے ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

پھر وضعِ احتیاط سے رکنے لگا ہے دم
مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

برسوں ہوئے ہیں چاک گریباں کیے ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

پھر گرم نالہ ہائے شرر بار ہے نفس
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

مدت ہوئی ہے سیر چراغاں کیے ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

پھر پرسشِ جراحتِ دل کو چلا ہے عشق
مفعول فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لان

سامانِ صد ہزار نمک داں کیے ہوئے
مفعولُ فاع لاتُ مفاعیلُ فاع لن

پھر بھر رہا ہے خامۂ مژگاں بخونِ دل
مفعولُ فاعلات مفاعیلُ فاعلن
سازِ چمن طرازئ داماں کیے ہوئے
مفعولُ فاعلات مفاعیلُ فاعلن

باہم دگر ہوئے ہیں دل و دیدہ پھر رقیب
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلان
نظارہ و خیال کا ساماں کیے ہوئے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

دل پھر طوافِ کوئے ملامت کو جائے ہے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن
پندار کا صنم کدہ ویراں کیے ہوئے
مفعولُ فاعلات مفاعیلُ فاعلن

پھر شوق کر رہا ہے خریدار کی طلب
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن
عرضِ متاعِ عقل و دل و جاں کیے ہوئے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

دوڑے ہے پھر ہر ایک گل و لالہ پر خیال
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلان
صد گلستاں نگاہ کا ساماں کیے ہوئے
مفعول فاعلاتُ مفاعیلُ (فاع) لن

پھر چاہتا ہوں نامۂ دلدار کھولنا
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن
جاں نذرِ دلفریبیٔ عنواں کیے ہوئے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

مانگے ہے پھر کسی کو لبِ بام پر ہوس
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن
زلفِ سیاہ رخ پہ پریشاں کیے ہوئے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

چاہے ہے پھر کسی کو مقابل میں آرزو
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن
سرمے سے تیز دشنۂ مژگاں کیے ہوئے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

اک نو بہارِ ناز کو تاکے ہے پھر نگاہ
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلان
چہرہ فروغِ مے سے گلستاں کیے ہوئے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

پھر جی میں ہے کہ در پہ کسی کے پڑے رہیں
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن
سر زیرِ بارِ منتِ درباں کیے ہوئے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن
بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کیے ہوئے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

غالبؔ ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوشِ اشک سے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن
بیٹھے ہیں ہم تہیۂ طوفاں کیے ہوئے
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

بحر

مرکب بحر ہے بحر مجتث۔ اصلی ارکان مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن شعر میں دوبار

زحافِ مس تفع لن　　زحافاتِ فاعلاتن

خبن	خبن	خبن و حذف	حذف و قطع یا بتر	خبن و قصر	خبن تسکین و قصر
مخبون	مخبون	مخبون محذوف	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مقصور	مخبون مسکن مقصور
مَفَاعِلُن	فَعِلَاتُن	فَعِلُن	فَعْلُن	فَعِلَان	فَعْلَانْ

غزل کی بحر

بحر مجتث مثمن مخبون ، مخبون محذوف ، محذوف مقطوع یا ابتر ، مخبون مقصور ، مخبون مسکن مقصور

نویدِ امن ہے بیدادِ دوست جاں کے لیے　　رہے نہ طرزِ ستم کوئی آسماں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن　　مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

بلا سے گر مژۂ یار تشنۂ خوں ہے　　رکھوں کچھ اپنی بھی مژگانِ خوں چکاں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن　　مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

وہ زندہ ہم ہیں کہ ہیں روشناسِ خلق اے خضر　　نہ تم کہ چور بنے عمرِ جاوداں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَان　　مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

رہا بلا میں بھی میں مبتلائے آفتِ رشک　　بلائے جاں ہے ادا تیری اک جہاں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَان　　مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

فلک نہ دور رکھ اس سے مجھے کہ میں ہی نہیں　　درازدستیِ خاطر کے امتحاں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن　　مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغِ اسیر　　کرے قفس میں فراہم خس آشیاں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَان　　مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

گدا سمجھ کے وہ چپ تھا مری جو شامت آئے　　اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَانْ　　مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

بقدرِ شوق نہیں ظرفِ تنگنائے غزل　　کچھ اور چاہیے وسعت مرے بیاں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن　　مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

دیا ہے خلق کو بھی تا اسے نظر نہ لگے　　بنا ہے عیش تجمل حسین خاں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن　　مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا　　کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن　　مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

نصیرِ دولت و دیں اور معینِ ملت و ملک　　بنا ہے چرخِ بریں جس کے آستاں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَان　　مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

زمانہ عہد میں اس کے ہے محوِ آرائش　　بنیں گے اور ستارے اب آسماں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن　　مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے　　سفینہ چاہیے اس بحرِ بیکراں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن　　مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

ادائے خاص سے غالبؔ ہوا ہے نکتہ سرا　　صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن　　مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغِ اسیر
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فُعِلان
کرے قفس میں فراہم خس آشیاں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

گدا سمجھ کے وہ چپ تھا مری جو شامت آئے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلَانْ
اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

بقدرِ شوق نہیں ظرف تنگنائے غزل
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن
کچھ اور چاہیے وسعت مرے بیاں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

دیا ہے خلق کو بھی تا اسے نظر نہ لگے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن
بنا ہے عیش تجمل حسین خاں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

زبان پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن
کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

نصیرِ دولت و دیں اور معینِ ملت و ملک
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلَان
بنا ہے چرخِ بریں جس کے آستاں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

زمانہ عہد میں اس کے ہے محوِ آرائش
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن
بنیں گے اور ستارے اب آسماں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعْلُن
سفینہ چاہیے اس بحرِ بیکراں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

ادائے خاص سے غالبؔ ہوا ہے نکتہ سرا
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن
صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلن

دیگر مطبوعات

۱	میسوری اردو ادرنے	ڈاکٹر فہیدہ بیگم	۱۵/۰۰
۲	حیات وجہی	ڈاکٹر محمد نورالدین	۲۰/۰۰
۳	کاروباری خط و کتابت	کے۔ محمد۔ احمد ابن مخدوم	۲۵/۰۰
۴	کتابیات اردو مثنوی	ڈاکٹر فہیدہ بیگم	۱۵/۰۰
۵	زبان اور شعور زبان	ڈاکٹر فہیدہ بیگم	زیر طبع
۶	قدیم مثنویاں۔ ایک مطالعہ	〃	زیر طبع
۷	خواجہ بندہ نوازؒ سے منسوب دکنی رسائل	ڈاکٹر محمد نورالدین	زیر طبع

کتابیں مندرجہ ذیل جگہوں سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

مکتبہ جامعہ جامع مسجد دلی
الیاس ٹریڈرز شاہ علی بنڈا روڈ حیدرآباد
اردو لائبریری سینٹر، سٹی مارکیٹ، بنگلور
ایجوکیشنل پبلی شنگ ہاؤس ۳۱۰۸ عزیز الدین وکیل کوچہ پنڈت دہلی
انجمن ترقی اردو ہند راؤز ایونیو دین دیال اپدھیائے مارگ نئی دہلی
ایجوکیشنل بک ہاؤس مسلم یونیورسٹی مارکیٹ علی گڑھ
دانش محل امین آباد پارک لکھنؤ